Ataunnabi.com

مسلمانان ہند کے مذہبی حالات، تعلیمی پسماندگی، اقتصادی مسائل اور سیاسی صورت حال پر
محققانہ تجزیہ اور فاتحانہ اقدام کے لئے موثر لائحہ عمل

شہزادۂ اعلیٰ حضرت حجۃ الاسلام، شیخ الانام
حضرت علامہ شاہ حامد رضا خان
علیہ الرحمہ والرضوان

کا تحریر کردہ

خطبۂ صدارت

جسے آپ نے آل انڈیا سنی کانفرنس، منعقدہ (مراد آباد)
۲۰-تا-۲۳ شعبان ۱۳۴۳ھ مطابق ۱۶-تا-۱۹ مارچ ۱۹۲۵ء
میں پیش فرمایا

مکتبہ واجدیہ دہلی

ناشر
ادارہ اشاعت تصنیفات رضا
۳۴ سوداگران بریلی شریف

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

مسلمانان ہند کے مذہبی حالات، تعلیمی پسماندگی، اقتصادی مسائل اور سیاسی صورت حال پر
محققانہ تجزیہ اور فاتحانہ اقدام کے لئے مؤثر لائحۂ عمل

شهزادۂ اعلیٰ حضرت حجة الاسلام ،شیخ الانام

حضرت علامہ شاہ حامد رضا خان علیہ الرحمہ والرضوان

کا تحریر کردہ

خطبۂ صدارت

جسے آپ نے آل انڈیا سنی کانفرنس، منعقدہ (مرادآباد)

۲۰-تا-۲۳ شعبان ۱۳۴۳ھ مطابق ۱۶-تا-۱۹ مارچ ۱۹۲۵ء

میں پیش فرمایا

ناشر

ادارہ اشاعت تصنیفات رضا ۳۴ سوداگران بریلی شریف

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب	:	خطبہ صدارت
تصنیف	:	حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان علیہ الرحمہ
پیش لفظ	:	شہزادہ منانی میاں حضرت مولانا عمران رضا خان سمنانی میاں
سوانح حجۃ الاسلام	:	علامہ محمد حنیف خان رضوی بریلی شریف
نظر ثانی و تقدیم	:	ڈاکٹر محمد امجد رضا امجدؔ، پٹنہ
حروف چینی	:	مولانا فیضان الرحمٰن سبحانی ازہری
اشاعت بار سوم	:	عرس رضوی ۱۴۳۵ھ دسمبر ۲۰۱۳ء
صفحات	:	80
ناشر	:	ادارہ اشاعت تصنیفات رضا، ۳۴ سوداگران بریلی شریف
تقسیم کار	:	امام احمد رضا اکیڈمی، صالح نگر بریلی شریف
مطبع	:	مکتبہ واجدیہ، دہلی

ملنے کے پتے

امام احمد رضا اکیڈمی، بریلی شریف — مکتبہ رحمانیہ سوداگران بریلی شریف

القلم فاؤنڈیشن، سلطان گنج پٹنہ — الجامعۃ الواجدیہ، ضلع دربھنگہ

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

پیش لفظ

شہزادۂ شیر رضا حضرت علامہ شاہ عمران رضا خان سمنانی میاں ، بریلی شریف

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ نے علم وفن کا جو گلستان آباد کیا تھا الحمد للہ وہ آج تک ہرا بھرا ہے اور انشاء اللہ ہرا بھرا ہی رہے گا۔ اس علمی گلشن کو حضور حجۃ الاسلام مولانا شاہ حامد رضا خاں، سرکار حضور مفتی اعظم ہند مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خان، مفسر اعظم مولانا شاہ ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے خوب خوب سینچا اور اب اس گلشن کا ہر پھول پوری دنیا میں علم وعمل اور عشق مصطفےٰ ﷺ کی خوشبو بکھیر رہا ہے ہر فرد اپنی جگہ مسلک اعلیٰ حضرت کے فروغ کے لئے کوشاں ہے بالخصوص تاج الشریعہ وارث علوم اعلیحضرت قاضی القضاۃ فی الہند حضرت علامہ شاہ مفتی اختر رضا خاں ازہری مدظلہ العالی تو عالم اسلام کے وہ مذہبی پیشوا ہیں جن کی نظیر مشکل ہے ابھی دنیا میں آپ کے ذریعہ علم وعمل اور اخلاص کی جو تبلیغ ہو رہی ہے وہ دراصل فیضان اعلیٰ حضرت ہی ہے۔

حضور حجۃ الاسلام کی معرکۃ الآرا کتاب ''خطبہ صدارت'' کے نام سے اس سے قبل چھپ چکی تھی ابا حضور شیر رضا حضرت علامہ شاہ منان رضا خاں منانی میاں دام ظلہ کے حکم سے ''ادارہ اشاعت تصنیفات رضا بریلی شریف'' پھر اسے شائع کر رہا ہے۔ حجۃ الاسلام کی سوانح حضرت علامہ حنیف خاں رضوی نے لکھی ہے میں ان کا ممنون ہوں مولانا عزیز الرحمٰن منانی نے اس کی تیاری میں بڑی مخلصانہ محنت کی محقق رضویات ڈاکٹر امجد رضا امجد نے نظر ثانی اور تقدیم کا فریضہ انجام دیا ہے جب کہ مولانا فیضان الرحمٰن سبحانی نے پروف دیکھا ہے یعنی اعلیٰ حضرت اور خانوادۂ اعلیٰ حضرت سے محبت کا بھرپور مظاہرہ اس کی کتاب کی اشاعت میں ہوا خدائے تعالیٰ ان تمام حضرات کی محنتیں اور اخلاص قبول فرمائے۔ انشاء اللہ رضویات پہ کتابیں شائع کرنے والا یہ ادارہ اپنی خدمتیں انجام دیتا رہے گا۔ قارئین سے استدعا کروں گا کہ مطالعہ کے بعد اس پر عمل کرنے ضرور کوشش کریں۔

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

تقدیم

ڈاکٹر مفتی محمد امجد رضا امجدؔ: القلم فاؤنڈیشن سلطان گنج پٹنہ ۶

حضور حجۃ الاسلام مولانا شاہ حامد رضا خان کی ۸۶ سالہ زندگی علم و فضل کے ساتھ جماعت اہل سنت کی تنظیم و قیادت کی ایسی زریں اور گراں قدر تاریخ ہے جسے دنیا کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ نے جماعت اہل سنت کے ایمان وعقائد کے تحفظ کے ساتھ ان کی علمی شان وشوکت، روحانی آسودگی اور سیاسی طور پر آبرومندانہ زندگی گزارنے کا جو پیغام دیا تھا حضور حجۃ الاسلام نے اس پیغام کو ان کے جانشین ہونے کی حیثیت سے عملاً بہت آگے بڑھایا۔ ان کے اندر اعلیٰ حضرت کا علم، عمل، تفقہ، تدبر سب کچھ موجود تھا اور تاریخ شاہد ہے کہ انہوں نے ان اوصاف کو ملی قیادت اور مسلمانان ہند کے عقائد واعمال واملاک کے تحفظ کے لئے استعمال کیا جس کے پائیدار اثرات مرتب ہوئے۔

انگریزوں کے دور اقتدار سے لے کر آزادی کی جنگ تک ہندوستانی مسلمان کیسے کیسے مصائب وآلام کے شکار ہوئے وہ تاریخ کے واقف کاروں سے مخفی نہیں، شدھی تحریک کے ذریعہ مسلمانوں کو ہندو بنانے کی مہم، جگہ جگہ مسلمانوں کے جان مال اور املاک تباہ کرنے کی مسلسل کوشش، تعلیمی نظام کا فقدان، دیہات سے لے کر ضلع اور صوبے تک انتشار کا ماحول، یعنی ایک ہنگامہ محشر تھا جس سے مسلمانان ہند دوچار تھے، تقسیم ہند کے حالات نے مسلمانوں کا جینا دوبھر کر دیا تھا اور کانگریسی علماء، جو دو ایک کو چھوڑ کر بالعموم دیوبند کے فکری نظریہ کے تابع تھے اہل سنت کی مخالفت پر کمربستہ تھے۔ ایسے عالم میں اکابر اہل سنت نے مرادآباد میں ۴ روزہ سنی کانفرنس کا انعقاد کیا جس میں حضور اشرفی میاں قبلہ حضرت صدر الافاضل، حضرت

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

صدرالشریعہ، حضرت برہان ملت، حضرت شیر بیشہ اہل سنت، حضور مفتی اعظم ہند علیہم الرحمہ والرضوان وغیرہ نے شرکت کی۔ اسی اجلاس میں حضور حجۃ الاسلام نے ہندوستان کے حالات کے پیش نظر اپنا خطبہ صدارت پیش فرمایا۔ یہ خطبہ اتنا جامع ہے کہ اس وقت سے لے کر آج تک اس کی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے۔

یہ وہ خطبہ ہے جس میں ہماری ترقی اور تحفظ کا راز مضمر ہے، ہماری جمعیت کا دستور، ہمارے اکائی کا منصوبہ اور متحد ہونے کا ایک ایسا لائحہ عمل جو ہمیں تنزلی سے نکال کر ترقی کی شاہراہ پہ گامزن کرسکتا ہے اور تباہی کے دہانے سے نکال کر تعلیمی، اقتصادی، سماجی اور روحانی سکون عطا کرنے کی حکمت سے بھر پور ہے۔ مگر افسوس کہ جس طرح اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کے ۱۰ رنکاتی منصوبے کو ہم سے زیادہ ہمارے مخالفین نے استعمال کیا اور ہمارے ہی خلاف صف آرا ہوئے، ویسے ہی حضرت حجۃ الاسلام کے اس تاریخی خطبہ صدارت کے نکات کو نہ ہم نے سنجیدگی سے لیا نہ اس پر عمل پیرا ہوئے، اغیار نے اس کا فائدہ اٹھایا اور ہمیں سیاسی واقتصادی اعتبار سے بہت پیچھے چھوڑ دیا۔

حضور حجۃ الاسلام نے ہندوستانی مسلمانوں کے احیا، فروغ، استحکام اور پروقار معاش کے لئے اس خطبہ صدارت میں چار مقاصد بیان فرمائے ہیں

(۱) تبلیغ

(۲) مذہبی تعلیم

(۳) حفظ امن

(۴) اصلاح معاشرت

انہیں چاروں مقاصد کے حصول کے لئے انہوں نے اس کانفرنس کے لئے یہ طویل خطبہ لکھا جو کتابی سائز میں ۶۴ راوراق پر ادارہ سنی رضا نگر سوداگران بریلی شریف نے دوسری بار شائع کیا۔ خطبہ لکھتے وقت ہندوستان کے حالات کیا تھے خود حضرت حجۃ الاسلام نے اس کا نقشہ کھینچا ہے:

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

"دردمندان اسلام کس سوز و گداز میں ہیں اور ان کی راتیں کس بے چینی سے سحر ہوتی ہیں، ان کے دماغ کس پیچ و تاب میں رہتے ہیں، لیل و نہار کی ساعات ان پر کیسے مکدر اور کرب و اضطراب میں گزرتے ہیں، حسرتوں کی تصویریں اور امیدوں کے بن بن بگڑنے والے نقشے ان کے لئے عذاب جاں ہو رہے ہیں میں خود بھی مدتوں سے اس سرگردانی میں ہوں بایں خیال کہ کوئی عالی دماغ دردمند مذہب اس مقصد کے لئے کوئی تدبیر اور مسلمانوں کے فلاح و اصلاح کا کوئی مؤثر و کامیاب طریقہ تجویز فرماتے تو وہ ضرور ان کے حق میں نافع ہوگا۔ میری فکر کیا چیز ہے جو پیش کرنے کے قابل ہو۔ لیکن جب کسی طرف سے صدا نہ اٹھی اور مسلمانوں کے لئے حالات موجودہ کے اعتبار سے کوئی دستور العمل تجویز نہ کیا گیا تو بہ ناچاری میں نے قصد کیا"

ان حالات میں مسلمانوں کے فلاح و اصلاح کے لئے یہ دستور العمل لکھا گیا کاش کل اس پر عمل ہو گیا ہوتا یا آج اس پر عمل ہو جائے تو مسلمانوں کے مذہبی تعلیمی اقتصادی معاشرتی اور معاشی سارے مسئلے حل ہو جائیں۔ یہ دستور العمل ماضی میں جتنا مفید تھا آج بھی اتنا ہی مفید ہے۔ شرط تو صرف عملی اقدام کا ہے۔

(۱-۲) **تبلیغ، مذہبی تعلیم** :- آپ نے اس خطبہ میں پہلا مقصد تبلیغ قرار دیا ہے اور اس پر بھرپور روشنی ڈالی ہے۔ اس وقت کے حالات کا نقشہ کھینچا ہے شدھی تحریک کی نقاب کشائی کی ہے اور بتایا ہے کہ ان حالات میں تبلیغ کا فریضہ انجام دینا انتہائی ضروری ہے مگر ساتھ ہی مبلغین کے تربیت یافتہ نہ ہونے کے سبب جو پریشانیاں ہوئیں اس کا نقشہ کھینچتے ہوئے مدرسۃ التبلیغ قائم کرنے کی تجویز بھی دی ہے فرماتے ہیں:

علاقہ راجپوتانہ میں تبلیغ کے سلسلہ میں معقول تعداد کام کرنے والوں کی دو ڈھائی

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

سال سے مصروف عمل ہے، اس میں بہت سے افراد ناکارہ بلکہ بعض مضر اور سخت مضر ثابت ہوئے، ان سے بجائے فائدے کے ایسے نقصان پہنچے جن کی تلافی دشوار تھی، اس کا باعث اکثر واغلب ان کی ناتجربہ کاری اور کام کی ناواقفیت تھی۔ اس تجربہ کے بعد یہ طرز عمل اختیار کیا گیا کہ نئے آدمیوں کو کارکردہ لوگوں کے ساتھ رکھ کر کچھ دنوں کام سکھا لیا جاتا تب انہیں تنہا کسی مقام پر بھیجا جاتا تھا، لیکن ایسا کہاں تک ممکن ہے اور اس طرح کتنے آدمی کام کے قابل ہو سکتے ہیں، اس لیے ضرورت ہے کہ کم از کم ایک مدرسہ التبلیغ کھولا جائے جس میں مدرس، مبلغ، اور مناظر کے تین امتحان ہوں، اسی مدرسہ کے سند یافتہ سلسلہ تبلیغ میں رکھے جائیں، اس ضرورت پر نظر کر کے انجمن اہل سنت و جماعت مرادآباد نے مدرسہ التبلیغ کی تجویز کی۔

اس مدرسہ کو دیہات، قصبہ، ضلع اور صوبے تک قائم کرنے صلاح دی گئی اور بڑی جگہ کو بڑے مدرسہ کے لئے مختص کیا گیا۔ ساتھ ہی صوبائی مدرسہ کو مدرسہ عالیہ قرار دیتے ہوئے ماتحت کے ضلعی مدارس کو اس کی شاخ قرار دینے کی صلاح دی چنانچہ آپ نے لکھا ہے:

ملک میں ایسے کامل النصاب مدرسے ہونا ضروری ہیں جو جملہ علوم وفنون کی تکمیل کا عمدہ ذریعہ ہوں، بلکہ ہر صوبہ میں کم از کم ایک ایسا مدرسہ ہونا ضروری ہے، ان سب مدارس کو مدرسۂ عالیہ کہنا چاہیے، باقی تمام مدرسے ان کے ماتحت ہوں، اور مدارس عالیہ مدارس ماتحت کی نگرانی کے ذمہ دار قرار دیئے جائیں اور حسب ضرورت ان مدارس کو ان سے مدد بھی ملے، یہ جملہ مدارس ایک جمعیۃ عالیہ کے ماتحت ہوں، ایک محکمۂ تصنیف ہونا چاہیے، جس میں ملک کے منتخب افاضل شامل ہوں، اور وقتی ضروریات کے علاوہ جو دفعتاً پیش آئیں، باقی ہر تصنیف جمعیۃ عالیہ کی پسندیدگی اور منظوری کے بعد قابل رواج سمجھی جائے، یہ بہت فتنوں اور

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

اختلافوں کا سد باب ہے۔

ہر صوبائی مدرسہ میں محکمہ تصنیف قائم کرنے اور اس میں منتخب افاضل رکھنے کا مشورہ کتنا مصلحت آمیز ہے اہل انصاف سمجھ سکتے ہیں پھر" ہر تصنیف جمعیۃ عالیہ کی پسندیدگی اور منظوری کے بعد قابل رواج سمجھی جائے، یہ بہت فتنوں اور اختلافوں کا سد باب ہے" تو رواروی میں پڑھ کے نکل جانے کا نہیں۔ غور کریں تو معلوم ہوگا کہ آج اسی چیز کے فقدان کے سبب ہمارے درمیان اختلافات کی خلیج پیدا ہوئی۔ ان کی مومنانہ فراست نے پہلے ہی اس دروازے کو بند کردینے کی صلاح دی مگر افسوس کہ اس وقت سے لے کر آج تک اس پر عمل نہیں ہو سکا۔

اسی طرح ہر بڑے ادارہ میں دارالافتا قائم کرنے کی بھی آپ نے صلاح دی مگر ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ:

ہر کامل النصاب (صوبائی مدرسہ) مدرسہ میں ایک دار الافتاء بھی ہو مگر اہم فتاویٰ جمعیۃ عالیہ کے ملاحظہ کے لیے بھی بھیجے جائیں اور تا مقدور ہر طبع ہونے والی چیز جمعیۃ عالیہ کے اذن سے طبع کی جائے، واعظ، مدرس، مناظر، مفتی سب کے لیے ایک ضروری نصاب لازمی ہو جس کی تکمیل کے بعد انہیں جمعیۃ عالیہ یا اس کے ماتحت کسی کامل النصاب مجاز مدرسہ سے سند دی جائے، موجودہ اصحاب جو ان عہدوں پر کام کر رہے ہیں سند سے مستثنیٰ کیے جائیں مگر فتویٰ اور تصنیف بہر حال محکمہ تصنیف کی تصدیق و منظوری کے بعد قابل قبول سمجھا جائے۔

اس اقتباس میں "مگر فتویٰ اور تصنیف بہر حال محکمہ تصنیف (مرکزی بورڈ) کی تصدیق و منظوری کے بعد قابل قبول سمجھا جائے" کا ٹکڑا کتنا معنیٰ خیز اور مدبرانہ ہے۔ آج بھی اگر ملکی سطح کا ایک بورڈ قائم ہوتا یا تھا تو برقرار رہتا تو ہمارے درمیان "فاصلے" جنم نہیں لیتے اور دوریاں نہیں بڑھتیں۔

اسی خطبہ میں آپ نے باہمی تعلقات کا عنوان قائم کر کے باہم متحد رہنے کی بھی

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

صلاح دی ہے۔اتحاد کی تین نوعتیں تھیں

- ہنود سے اتحاد
- باطل فرقوں سے اتحاد
- مسلمانوں سے اتحاد

اسی لئے آپ نے پہلے اسے واضح کر دیا ہے کہ اتحاد کس سے ممکن اور مفید ہے اور کس سے مضر ونقصان دہ۔چنانچہ آپ نے اس عنوان کے تحت پہلے یہی لکھا کہ:

''سب سے بڑی اصل جس کو پیش نظر رکھنا تمام مسائل پر مقدم ہے،وہ یہ غور کر لینا ہے کہ کن دو فردوں میں اتفاق ممکن ہے اور ان کے جمع ہونے سے حسب مراد نتیجہ حاصل ہو سکتا ہے،اگر ہم نے یہی غور نہ کیا اور اتفاق کی صدا اٹھاتے رہے تو وہ بے سود ہوگی اور ہماری تمام کوششیں رائیگاں جائیں گی''

آگے لکھا:

اس لیے ہمیں سب سے پہلے یہ تحقیق کر لینا ہے کہ جن دو فردوں کو ہم ملا رہے ہیں ان کا ملنا کوئی اچھا نتیجہ رکھتا ہے یا یہ ملاپ ان دونوں کی یا ان دونوں میں سے کسی ایک کی ہستی کو فنا کر ڈالنے والا ہے۔

پھر آپ نے قرآنی آیات سے یہ ثابت کیا کہ ہنود سے اتحاد کسی طرح مفید نہیں ہو سکتا اس میں مسلمانوں کا نقصان ہوگا اور ہوا۔

فرقہ باطلہ کے ساتھ اتحاد کے حوالہ سے آج بھی وقفہ وقفہ سے آوازیں اٹھتی رہتی ہیں جواز وعدم جواز کے حوالے دئے جاتے ہیں آپ نے اس خطبہ میں اس پہلو بھی تشنہ نہیں چھوڑا۔آپ فرماتے ہیں:

اب یہ مسئلہ اور غور طلب ہے کہ جو فرقے باطل اور اہل ہوا ہیں،بعض ان میں سے گمراہ ہیں،بعض مرتد جو کفر کی سرحد میں داخل ہو چکے ہیں،ان فرقوں کے ساتھ

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

اتحاد کیا جائے، یا نہ کیا جائے، لوگ کہتے ہیں کہ ضرورت کا وقت ہے، کفار کا مقابلہ ہے، آپس کی مخالفتوں پر نظر نہ کرنا چاہیے۔ در اصل یہ بہت بڑی غلطی ہے اور حامیان اتفاق ہمیشہ اس کے مرتکب رہے ہیں اور اسی وجہ سے انہیں کبھی اپنے مقصد میں کامیابی نہ ہو سکی۔

آج ہمارے یہاں اپنے جماعتی حریف کے ساتھ مل کر کام کرنے کا رجحان عام ہوتا جا رہا ہے اور لطف یہ ہے کہ حوالے کے طور پر حضرت حجۃ الاسلام ہی کے ایک واقعہ کو پیش کیا جاتا ہے۔ اگر حجۃ الاسلام کے اس عمل کے ساتھ (جس کی وضاحت بار بار آ چکی ہے) ان کا یہ نظریہ بھی پیش نظر رکھ لیا جاتا تو ان فرقوں کے ساتھ اتحاد کی حقیقت واضح ہو جاتی آپ نے فرماتے ہیں:

ہمارے سنی حضرات کے دل میں جب کبھی اتفاق کی امنگیں پیدا ہوئیں تو انہیں اپنوں سے پہلے مخالف یاد آئے جو رات دن اسلام کی بیخ کنی کے لیے بے چین ہیں اور سنیوں کی جماعت پر طرح طرح کے حملے کر کے اپنی تعداد بڑھانے کے لیے مضطر اور مجبور ہیں۔ ہمارے برادران کی اس روش نے اتحاد و اتفاق کی تحریک کو بھی کامیاب نہ ہونے دیا، کیوں کہ اگر وہ فرقے اپنے دلوں میں اتنی گنجائش رکھتے کہ سنیوں سے مل سکیں تو علاحدہ ڈیڑھ اینٹ کی تعمیر کر کے نیا فرقہ ہی کیوں بناتے اور مسلمانوں کے خلاف ایک جماعت کیوں بناتے وہ تو حقیقتاً مل ہی نہیں سکتے۔ اور صورۃً مل بھی جائیں تو ملنا کسی مطلب سے ہوتا ہے جس کے حصول کے لیے ہر دم تیش زنی جاری رہتی ہے اور اس کا انجام جدال و فساد ہی نکلتا ہے

حضرت حجۃ الاسلام نے ان کے ساتھ مل کر اپنی شناخت ختم کرنے کے بجائے خود کی تنظیم بنانے اور اسے منظم کرنے کا کتنا مدبرانہ مشورہ دیا ہے ملاحظہ کریں:

ہمارے سنی جو بفضلہٖ تعالیٰ تعداد میں تمام فرقوں کے مجموعہ سے قریب قریب آٹھ گنے زیادہ ہیں، نہ ان میں نظم ہے نہ ارتباط، نہ کبھی ان کی کوئی آل انڈیا کانفرنس قائم

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ہوئی نہ اپنی شیرازہ بندی کا خیال آیا۔انہیں اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی ہمت ہی نہیں،اگر کبھی اپنی درستی کا خیال آیا تو اس سے پہلے اغیار پر نظر گئی اور یہ سمجھا کہ وہ شامل نہ ہوئے تو ہم کچھ نہ کر سکیں گے،باوجودیکہ اگر صرف یہی باہم متحد ہو جائیں اور چھ کروڑ کی جماعت میں نظم قائم ہو تو انہیں ان کی کچھ حاجت ہی نہیں بلکہ اس وقت ان کی شوکت دوسرے فرقوں کو ان کی طرف مائل ہونے پر مجبور کرے گی اور یہ اختلافات کی مصیبت سے بچ کر اپنے اتحاد وانتظام میں کامیاب ہو سکیں گے۔

(۳) **حفظ امن** :-حفظ امن کے تعلق سے آپ نے مختلف جہتوں سے حقائق اور واقعات کا جائزہ لیا ہے اور

- ہندو مسلم فساد ایک منظم سازش
- حتی الامکان فساد سے دور رہنے کی کوشش
- اغیار کے ساتھ برتاؤ
- حکومت کے محکمہ تفتیش کے ساتھ تعاون
- تفتیش کے دوران اپنے افراد کھڑے کرنے کا مشورہ

وغیرہ موضوعات پہ سیر حاصل بحث فرمائی ہے۔

(۴) **اصلاح معاشرت** :-چوتھا مسئلہ اصلاح معاشرت تھا جس کا آپ نے محققانہ جائزہ لیا اور سب سے پہلے مسلمانوں کے آپسی عصبیت پر تبصرہ کرتے ہوئے اس لعنت سے باہر نکلنے کی تاکید کی۔آج مسلمان آپس پیشہ حرفت تجارت اور دیگر عصبیت کا شکار ہیں۔برادرانہ تعصب اور علاقائی تقسیم نے انہیں کہاں سے کہاں پہنچا دیا پھر بھی ان کی آنکھیں نہیں کھلیں۔اس ذہنیت کو ختم کرنے کے لئے آپ نے مصلحانہ مشورہ دیا اور فرمایا:

وہ اختلاف جو مسلمانوں کے شیرازہ کو درہم برہم کرتا ہے اور جس کی بنیاد تکبر وغرور اور نفسانیت وخودنمائی کی زمین میں رکھی گئی ہے اس کو دور کرنے کی کبھی کوشش نہیں

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

کی گئی، مسلمانوں کے درمیان شریعت طاہرہ نے عقائد واعمال سے تو امتیاز قائم کیا ہے، لیکن پیشہ اور حرفت ونسب کو ذریعہ جدال نہیں بنایا، آج ایک مسلمان جو بد مذہب بے دین کافر تک کے لیے آغوش محبت روا رکھتا ہے اپنے حقیقی بھائی سے ملنے کے لیے تیار نہیں، اگر وہ سبزی بیچتا ہے، یا کپڑا بنتا ہے تو مسلمانوں کو مختلف قوموں میں تقسیم کرنا اور انہیں حقارت ونفرت کی نگاہوں سے دیکھنا، وہ سلام کریں تو تیوری میں بل ڈالنا، اتفاق کے لیے سم قاتل ہے، اور جب تک تم میں یہ خصلت موجود ہے اس وقت تک اتفاق کی طمع سعی لا حاصل ہے، اسلام کی قدر کرنے والا کب پیشہ اور حرفہ اور شان وصورت اور نسب ونام پر نظر ڈالتا ہے۔

پھر آپ نے یہ پیغام دیا:

اگر آپ اجتماعی قوت حاصل کرنا چاہتے ہیں اور جماعتی طاقت سے زبردست ہوکر دنیا کی قوموں میں عزت ووقار کی زندگی آپ کا مقصود ہے تو اپنے چھوٹوں کو بڑھایئے، چھوٹوں کو ملایئے، گروں کو اٹھایے، ہمارا ہر بھائی خواہ وہ کوئی پیشہ کرتا ہو ہماری نگاہ میں دنیا کے تاجوروں سے زیادہ عزیز اور پیارا ہے، اس کو دیکھتے ہی ہمارا چہرہ شگفتہ ہو جانا چاہیے۔

اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت حجۃ الاسلام کا دل ہندوستانی مسلمانوں کے مسائل کے حل کے لئے کتنا بے چین ومضطرب تھا اور انہوں نے کس طرح امت محمدیہ کو بھنور سے نکالنے کی سعی کی ہے۔ اصلاح معاشرت کے ضمن میں انہوں نے:

- مسجد کو انجمن سمجھنے کا پیغام
- تجارت کو فروغ دینے کی صلاح
- مصارف کم کرنے پر زور
- سودی قرض کی لعنت
- گورنمنٹ سے شرح سود کی حد مقرر کرانے کی کوشش

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

﴿ بیت المال قائم کرنے کا مشورہ

موضوعات پر تفصیل سے لکھا ہے اور جس دردمندانہ لہجہ میں لکھا ہے وہ ایک قائد ہی کا ہو سکتا ہے۔
یہ خطبہ مسلمانان ہند کے وقار و افتخار کے لئے کلیدی حیثیت کا حامل ہے اور یہ اسی طرح مسلمانان ہند کے لئے اہمیت کا حامل ہے جس طرح مسلمانوں کو معاشی اعتبار سے مضبوط و مستحکم کرنے والا امام احمد رضا کا رسالہ ''تدبیر فلاح نجات''—— پاکستان میں ایک صاحب نے اپنے پی ایچ، ڈی کے مقالہ میں اس رسالہ پر فاضلانہ بحث کی ہے، اسی طرح حضرت حجۃ الاسلام کا یہ رسالہ تحقیقی بحث کا متقاضی ہے اور ساتھ ہی کاغذ سے زمیں پر اتارنے کا بھی۔

چند گھنٹوں میں لکھے گئے یہ چند بے ترتیب اور منتشر جملے اس فاضلانہ خطبہ صدارت کے حقیقی خدوخال کو اجاگر کرنے کے لئے کافی نہیں، یہ کتاب واقعی ایسی ہے کہ اس پر خاطر خواہ کام ہونا چاہئے۔ میں اس کتاب کی تازہ اشاعت پر حضرت سمنانی میاں صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور یہ امید کرتا ہوں کہ اہل علم و صاحبان نظر اس کتاب پر فاضلانہ مقالہ ضرور لکھیں گے اور اسے حالات کا تقاضہ سمجھ کر کاغذ سے دلوں میں اتارنے کا فریضہ انجام دیں گے۔

خاکسار

محمد امجد رضا امجد

خادم مرکزی دارالقضا ادارہ شرعیہ بہار پٹنہ

۱۳ر صفر المظفر ۱۴۳۵ھ مطابق ۱۸ر دسمبر ۲۰۱۳

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

حیات حضور حجۃ الاسلام

علیہ الرحمہ والرضوان

حضرت علامہ مولانا محمد حنیف خان رضوی

جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

ولادت: آپ کی ولادت باسعادت شہر بریلی میں ماہ ربیع الاول ۱۲۹۲ھ/مئی ۱۸۷۵ء کو ہوئی۔ خاندانی دستور کے مطابق ''محمد'' نام پر عقیقہ ہوا اور یہ ہی آپ کا تاریخی نام بھی ہو گیا، عرفی نام ''حامد رضا'' تجویز ہوا، اور لقب ''حجۃ الاسلام'' ہے۔ آپ حسن سیرت اور جمال صورت دونوں کے جامع تھے، اپنے عہد کے بے نظیر مدرس، محدث اور مفسر تھے۔ عربی ادب میں انفرادی حیثیت کے مالک اور شعر و ادب میں پاکیزہ ذوق رکھتے تھے، اپنے اسلاف اور آباء و اجداد کے کامل و اکمل نمونہ تھے۔ بزرگوں کا احترام اور چھوٹوں پر شفقت آپ کا شعار دائم تھا۔ زہد و تقوی، توکل و استغناء میں امتیازی شان کے مالک اور اخلاق و کردار کے بادشاہ تھے۔

حسن صورت: ہندوستان کے اکابر علماء کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ نگاہوں نے حجۃ الاسلام سے زیادہ حسین چہرہ نہیں دیکھا۔ پھر اس پر لباس کی سج دھج مزید برآں تھی۔ جو لباس بھی آپ زیب تن فرماتے وہ بھی آپ کے جمال سے جگمگا اٹھتا۔ جس مقام سے گزر ہوتا تو لوگ حسن صوری دیکھ کر انگشت بدنداں رہ جاتے اور سارا ماحول غزل خواں ہوتا۔

ع دم میں جب تک دم ہے دیکھا کیجئے

حسن سیرت: آپ پاکیزہ اخلاق کے مالک تھے۔ متواضع اور خلیق اور بلند پایہ کردار رکھتے تھے۔ شب برأت آتی تو سب سے معافی مانگتے حتی کہ چھوٹے بڑے اور خدام اور

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

مریدوں سے بھی فرماتے کہ اگر میری طرف سے کوئی بات ہوگئی ہو تو معاف کردو اور کسی کا حق رہ گیا ہو تو بتادو۔ آپ " المحب فی اللہ و البغض فی اللہ " اور " اشداء علی الکفار ورحماء بینھم " کی جیتی جاگتی تصویر تھے، آپ اپنے شاگردوں اور مریدوں سے بھی بڑے لطف وکرم اور محبت سے پیش آتے تھے۔ اور ہر مرید اور شاگرد یہی سمجھتا تھا کہ اسی سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔

ایک بار کا واقعہ ہے کہ آپ لمبے سفر سے بریلی واپس ہوئے۔ ابھی گھر پر اترے بھی نہ تھے اور تانگہ پر بیٹھے ہوئے تھے کہ بہاری پور بریلی کے ایک شخص نے (جس کا بڑا بھائی آپ کا مرید تھا اور اس وقت بستر علالت پر پڑا ہوا تھا) آپ سے عرض کیا کہ حضور ہر روز ہی آکر دیکھ جاتا تھا لیکن چونکہ حضور سفر پر تھے اس لئے دولت کدے پر معلوم کر کے ناامید لوٹ جاتا تھا۔ میرے بھائی سرکار کے مرید ہیں اور سخت بیمار ہیں چل پھر نہیں سکتے۔ ان کی بڑی تمنا ہے کہ کسی صورت اپنے مرشد کا دیدار کرلیں۔ اتنا کہنا تھا کہ آپ نے گھر کے سامنے تانگہ رکوا کر اسی پر بیٹھے بیٹھے اپنے چھوٹے صاحبزادے نعمانی میاں صاحب کو آواز دی اور کہا سامان اتروا ؤ میں بیمار کی عیادت کر کے ابھی آتا ہوں اور آپ فوراً اپنے مرید کی عیادت کیلئے چلے گئے۔

بنارس کے ایک مرید آپ کے بہت منہ چڑھے تھے اور آپ سے بے پناہ عقیدت اور محبت کرتے تھے۔ ایک بار انہوں نے دعوت کی۔ مریدوں میں گھرے رہنے کے سبب آپ ان کے یہاں وقت سے کھانے میں نہ پہنچ سکے۔ ان صاحب نے کافی انتظار کیا اور جب آپ نہ پہونچے تو گھر میں تالا لگا کر بچوں کو لیکر کہیں چلے گئے۔ جب آپ ان کے مکان پر پہونچے تو دیکھا کہ تالا بند ہے۔ مسکراتے ہوئے لوٹ آئے۔ بعد میں ملاقات ہونے پر انہوں نے ناراضگی بھی ظاہر کی اور روٹھنے کی وجہ بھی بتائی۔ آپ نے ان پر ناراض ہونے یا اسے اپنی ہتک سمجھنے کے بجائے انہیں الٹا منایا اور دل جوئی کی۔

آپ خلفائے اعلیٰ حضرت اور اپنے ہم عصر علماء سے نہ صرف محبت کرتے تھے بلکہ ان کا

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

احترام بھی کرتے تھے جبکہ بیشتر آپ سے عمر اور علم وفضل میں چھوٹے اور کم پایہ تھے ۔سادات کرام خصوصاً مارہرہ مطہرہ کے مخدوم زادگان کے سامنے تو بچھ جاتے اور آقاؤں کی طرح ان کا احترام کرتے تھے۔

طالب علمی کے زمانہ میں شب وروز مطالعہ و مذاکرہ جاری رہا۔اور ۱۹ رسال کی عمر شریف ۱۳۱۱ھ/۱۸۹۴ میں فارغ التحصیل ہوئے ،جب فارغ ہوئے تو والد ماجد امام احمد رضا نے فرمایا:''ان جیسا عالم اودھ میں نہیں''

فراغت کے بعد مسلسل ۱۵ رسال ۱۳۲۶ھ تک والد ماجد کی خدمت میں حاضر رہے اور تصنیف وتالیف،فتویٰ نویسی اور دیگر مضامین عالیہ سے خدمت دین فرمائی۔

اجازت و خلافت : نور الکاملین خلاصۃ الواصلین سیدنا حضرت مولانا الشاہ ابوالحسین احمد نوری مارہروی قدس سرہ سے آپ کو خلافت واجازت حاصل تھی اور پھر آپ کے حکم سے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ نے بھی حجۃ الاسلام کو جملہ علوم،اذکار واشغال،اوراد واعمال کی اجازت سے نوازا۔

علم وفضل :-

آپ اپنے علم وفضل کے اعتبار سے بلا شبہ نائب امام احمد رضا تھے اہل علم میں آپ کی مقبولیت صرف بڑے باپ کے بیٹے ہونے کی حیثیت سے نہیں بلکہ اس بنیاد پر بھی تھی کہ وہ علوم دینیہ کے بحر بیکراں تھے۔جملہ علوم عقلیہ ونقلیہ میں دستگاہ کامل حاصل تھی اور ایک عرصہ تک آپ نے منظر اسلام میں درس دیا۔تفسیر وحدیث،فقہ واصول فقہ اور کلام و منطق وغیرہا میں آپ کو ید طولیٰ حاصل تھا بالخصوص آپ کا درس بیضاوی،شرح عقائد اور شرح چغمینی بہت مشہور تھا۔

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

حج وزیارت:۔

آپ نے اپنی عمر کے اکیسویں سال ۱۳۲۳ھ میں حج وزیارت کی سعادت حاصل کی ،اور اپنی والدہ ماجدہ، نیز عم محترم حضرت مولانا محمد رضا خانصاحب کے ساتھ روانہ ہوئے ،اس سفر سراپا ظفر میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا جھانسی تک آپ کے ساتھ رہے۔

امام احمد رضا جھانسی سے واپس تشریف لے آئے لیکن گھر آ کر ایک اضطرابی کیفیت طاری تھی۔آخر کار والدہ ماجدہ سے اجازت لیکر خود بھی روانہ ہو گئے اور بمبئی سے سب کے ساتھ جدہ روانہ ہوئے ۔اس طرح حجۃ الاسلام نے یہ حج اپنے والد ماجد کی معیت میں ادا کیا۔

اس حج کی برکات نہایت عظیم وجلیل ہیں ۔ امام احمد رضا نے تفصیل سے ''الملفوظ'' میں ان کو بیان فرمایا ہے۔مختصراً یوں ہے۔حرم مکہ کے پہلے روز کی حاضری کا ذکر اس طرح فرمایا:

پہلے روز جو حاضر ہوا تو حامد رضا ساتھ تھے۔محافظ کتب حرم ایک وجیہہ وجمیل عالم نبیل مولانا سید اسماعیل تھے۔ یہ پہلا دن ان کی زیارت کا تھا۔حضرت مولانا موصوف سے کچھ کتابیں مطالعہ کیلئے نکلوائیں۔حاضرین میں سے کسی نے اس مسئلہ کا ذکر کیا کہ قبل زوال رمی کیسی؟ مولانا نے فرمایا یہاں کے علماء نے جواز کا حکم دیا ہے۔حامد رضا خاں سے اس بارے میں گفتگو ہورہی تھی۔مجھ سے استفسار ہوا، میں نے کہا خلاف مذہب ہے۔مولانا سید صاحب نے ایک متداول کتاب کا نام لیا کہ اس میں جواز کو علیہ الفتوی لکھا ہے۔میں نے کہا کہ ممکن ہے روایت جواز ہو مگر علیہ الفتوی ہر گز نہ ہوگا۔وہ کتاب لے آئے اور مسئلہ نکالا اور اسی صورت سے نکلا جو فقیر نے گزارش کی تھی۔علیہ الفتوی کا لفظ نہ تھا۔حضرت مولانا نے کان میں جھک کر مجھے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟اور حامد رضا کو بھی نہ جانتے تھے مگر اس وقت گفتگو انہیں

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

سے ہورہی تھی لہٰذا ان سے پوچھا۔ انہوں نے میرا نام لیا۔ نام سنتے ہی حضرت مولانا وہاں سے اٹھ کر بے تابانہ دوڑتے ہوئے آکر فقیر سے لپٹ گئے۔ (الملفوظ ص ۱۰،۱۱، جلد دوم)

امام احمد رضا کے حضور وہ بھی ایک مکی عالم نبیل محافظ کتب حرم سید محمد اسماعیل سے رمی قبل زوال کے عدم جواز پر حضرت حجۃ الاسلام نے فصیح عربی میں گفتگو کا حق ادا کر دیا اور "الولد سرّ لابیہ" کا وہ شاندار مظاہرہ پہلی بار حرم مکہ میں کیا کہ معاصر علماء کا یہ قول فیصل قرار پایا۔ "اعلیٰ حضرت (امام احمد رضا) کے بعد اگر واقعی کوئی عالم اور ادیب تھے تو وہ حضرت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں تھے۔"

(مولانا حسنین رضا خاں خلیفۂ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا ارشاد)

امام احمد رضا قدس سرہ کا یہ دوسرا حج مبارک تھا۔ اچانک اس حج کیلئے جانا اور حکمت الٰہیہ کا راز کھلنا یوں بیان فرماتے ہیں:

حکمت الٰہیہ یہاں آکر کھلی۔ سننے میں آیا کہ وہابیہ پہلے سے آئے ہوئے ہیں جن میں خلیل احمد انبیٹھی اور بعض وزراء ریاست و دیگر اہل ثروت بھی ہیں، حضرت شریف تک رسائی پیدا کی ہے اور مسئلہ علم غیب چھیڑا ہے اور اس کے متعلق کچھ سوال اعلم علماء مکہ حضرت مولانا شیخ صالح کمال سابق قاضی مکہ و مفتی حنفیہ کی خدمت میں پیش ہوا ہے۔ میں حضرت موصوف کی خدمت میں گیا۔ میں نے بعد سلام و مصافحہ مسئلہ علم غیب کی تقریر شروع کی اور دو گھنٹہ تک اسے آیات و احادیث و اقوال ائمہ سے ثابت کیا اور مخالفین جو شبہات کیا کرتے ہیں ان کا رد کیا۔ اس دو گھنٹے تک حضرت موصوف محض سکوت کے ساتھ ہمہ تن گوش ہو کر میرا منہ دیکھتے رہے۔ جب میں نے تقریر ختم کی، چپکے سے اٹھتے ہوئے قریب الماری رکھی تھی وہاں تشریف لے گئے اور ایک کاغذ نکال لائے جس میں مولوی سلامت اللہ صاحب رامپوری کے رسالہ "اعلام الاذکیا" کے اس قول کے متعلق کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو "هو الاول و الآخر و الظاهر و الباطن و هو بكل شيء عليم"

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

لکھا، چند سوال تھے اور جواب کی نا تمام سطریں اائے۔

مجھے دیکھا اور فرمایا'' تیرا آنا اللہ کی رحمت تھا ورنہ مولوی سلامت اللہ کے کفر کا فتویٰ یہاں سے جا چکتا'' میں حمد بجالایا اور فرودگاہ پر واپس آیا، مولانا سے مقام قیام کا کوئی تذکرہ نہ آیا تھا۔اب وہ فقیر کے پاس تشریف لانا چاہتے ہیں اور جج کا ہنگامہ اور جائے قیام نامعلوم۔آخر خیال فرمایا کہ ضرور کتب خانے میں آیا کرتا ہوگا۔۲۵ / ذوالحجہ ۱۳۲۳ھ کی تاریخ ہے۔بعد نماز عصر کتب خانے کی سیڑھی پر چڑھ رہا ہوں، پیچھے سے ایک آہٹ معلوم ہوئی دیکھا تو حضرت مولانا شیخ صالح کمال ہیں۔بعد سلام ومصافحہ کتب خانے میں جاکر بیٹھے۔وہاں حضرت مولانا سید اسماعیل اور ان کے نوجوان سعید رشید بھائی سید مصطفیٰ ان کے والد ماجد سید خلیل اور بعض حضرت جن کے اس وقت نام یاد نہیں تشریف فرما ہیں۔حضرت مولانا شیخ صالح کمال نے جیب سے ایک پرچہ نکالا جس پر علم غیب کے متعلق پانچ سوال تھے(وہی سوال جن کا جواب مولانا نے شروع کیا تھا اور تقریر فقیر کے بعد چاک فرمادیا تھا) مجھ سے فرمایا: یہ سوال وہابیہ نے حضرت سیدنا کے ذریعہ سے پیش کئے ہیں اور آپ سے جواب مقصود ہے۔میں نے سید مصطفیٰ سے گزارش کی کہ قلم دوات دیجئے، حضرت مولانا شیخ کمال ومولانا سید اسماعیل ومولانا سید خلیل سب اکابر نے کہ تشریف فرما تھے ارشاد فرمایا کہ ہم ایسا فوری جواب نہیں چاہتے بلکہ ایسا جواب کہ خبیثوں کے دانت کھٹے ہوں۔میں نے عرض کیا کہ اس کیلئے قدرے مہلت چاہیئے۔دو گھڑی دن باقی ہے اس میں کیا ہوسکتا ہے۔حضرت مولانا شیخ صالح کمال نے فرمایا کل سہ شنبہ، پرسوں چہار شنبہ ہے،ان دوروز میں ہو کہ پنجشنبہ کو مجھے مل جائے کہ میں شریف کے سامنے پیش کردوں۔میں نے اپنے رب کی عنایت اور اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اعانت پر بھروسہ کر کے وعدہ کرلیا اور شان الٰہی کہ دوسرے ہی دن بخار نے پھر عود کیا۔اسی حالت میں رسالہ تصنیف کرتا اور حامد رضا خاں تبییض کرتے۔چہار شنبہ کے دن کا بڑا حصہ یوں بالکل خالی

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

نکل گیا اور بخار ساتھ ہے بقیہ دن میں اور بعد عشاء بفضل الٰہی وعنایت رسالت پناہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ کتاب کی تکمیل وتبییض سب پوری کرادی'' الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ " اس کا تاریخی نام ہوا اور پنجشنبہ کی صبح ہی کو حضرت مولانا شیخ صالح کمال کی خدمت میں پہونچادی گئی۔ (الملفوظ،۱۱،۱۲،۱۳، ج ۲)

حجۃ الاسلام علیہ الرحمۃ والرضوان اس علمی شاہکار کے منصۂ شہود پر آنے کا ایک اہم سبب ہیں۔ پوری کتاب کی تبییض آپ ہی نے فرمائی۔ پھر امام احمد رضا کے حکم سے اس پر تمہید قلم برداشتہ تحریر کی جسے امام احمد رضا نے بہت پسند فرمایا۔

تمہید میں حجۃ الاسلام نے پوری کتاب کا خلاصہ چند سطور میں پیش کردیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے الدولۃ المکیۃ کا از اول تا آخر ترجمہ فرمایا جو آپ کی دونوں زبانوں پر قدرت کا مظہر ہے۔

ترجمہ پڑھ کر اصل کتاب کا گمان ہوتا ہے اور مزید خوبی یہ ہے کہ نثر کا ترجمہ نثر میں ہے اور نظم کا نظم میں ہے۔ اس کے علاوہ ''الاجازت المتینہ لعلماء بکۃ والمدینۃ''۔ اور ''کفل الفقیہ الفاہم فی احکام قرطاس الدراہم'' پر بھی آپ نے تمہیدیں تحریر فرمائیں جو آپ کی عربی دانی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

دارالعلوم منظر اسلام کا اہتمام:۔ اس دارالعلوم کا جب قیام عمل میں آیا تو سب سے پہلے اس کا اہتمام آپ کے عم محترم استاذ زمن حضرت مولانا حسن رضا خاں صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ کے سپرد ہوا، جب آپ کا وصال ۱۳۲۶ھ میں ہوگیا تو مستقل اس کا اہتمام حجۃ الاسلام کے سپرد کردیا گیا جو آج بھی ان کی اولاد میں چلا آرہا ہے۔

آپ کے زمانہ میں دارالعلوم منظر اسلام نقطۂ عروج پر تھا اور اس وقت کے مدارس میں امتیازی شان کا مالک ۔ ۱۳۵۳ھ/۱۹۳۴ء کے سالانہ اجلاس میں بیس طلبہ فارغ التحصیل ہوئے تھے جو اس زمانہ کے لحاظ سے ایک خاصی تعداد تھی۔

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

اسفار:۔ آپ نے امام احمد رضا کی معیت میں سفر حج وزیارت تو کیا ہی تھا لیکن دوسرے اہم مواقع پر بھی آپ امام احمد رضا کے ساتھ رہے۔ ندوہ کے رد میں ۱۳۱۸ھ/۱۹۰۰ء میں جلسہ "دربار حق وصداقت" پٹنہ میں منعقد ہوا جس میں ہندوستان کے سیکڑوں علماء ربانیین جمع ہوئے تھے، اس وقت حجۃ الاسلام بھی امام احمد رضا کے ساتھ تھے۔

۱۳۲۲ھ/۱۹۰۵ء میں سفر جبل پور کے لئے جب امام احمد رضا تشریف لے گئے تو بھی آپ ساتھ تھے۔

ان اسفار کے علاوہ آپ کے بے شمار اسفار وہ ہیں جو آپ نے امام احمد رضا قدس سرہ کے وصال کے بعد متحدہ ہندوستان میں کئے۔ پوری زندگی ملی ومسلکی خدمات کی لگن سینہ میں موجزن رہی، سفر لکھنؤ اور سفر لاہور آپ کے ان اسفار میں ہیں جن میں آپ نے حق وباطل کے درمیان خط امتیاز کھینچ دیا تھا۔

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی وہابی سے مناظرہ کے لیے لاہور شہر کا انتخاب ہوا تھا، آپ نے بریلی شریف سے روانہ ہونے سے قبل ہی فرمادیا تھا کہ وہ آئے گا نہیں، لہٰذا ایسا ہی ہوا، اس مناظرہ کے لیے لاہور کی مشہور مسجد "مسجد وزیر خاں" کے بارے میں طے ہو چکا تھا، تاریخ ۱۵ر شوال ۱۳۵۲ھ/۱۹۳۴ء تھی، آپ وقت مقررہ پر لاہور پہونچے اور مسجد وزیر خاں میں رونق افروز ہوئے، مولوی اشرف علی تھانوی جب تھانہ بھون (یوپی) اپنے وطن سے لاہور نہیں پہونچے تو اہل سنت نے اسی مسجد میں جشن فتح منایا اور کسی شاعر نے اس وقت برملا یہ شعر پڑھا:

چل کے ہندوستان سے حامد رضا خاں آگئے

اور تھانہ میں رہا مجرم کہ تھا خوف شکست

راقم الحروف جب ۱۴۳۱ھ میں پاکستان گیا اور مسجد وزیر خاں کی زیارت کے لیے اہل سنت کے مشہور قلم کار اور محقق مولانا منشا تابش قصوری کے ساتھ وہاں پہونچا تو وہاں

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

اس مناظرہ کا ذکر بھی ہوا، اس وقت مولانا موصوف نے ۳۱؍ جمادی الاولی ۱۴۳۱ھ کی صبح کو مسجد میں یہ شعر سنا کر ہمیں نہایت محظوظ فرمایا، اس مناظرہ گاہ میں فتح کے ساتھ مسلمانان لاہور آپ کے حسن و جمال کا مشاہدہ کر کے نہایت مسرور تھے اور ہر طرف شور تھا کہ دیوبندی ہمارے عالم و مناظر کا چہرہ دیکھ کر ہی فیصلہ کر لیں کہ نور کہاں ہے اور حق پر کون ہے۔

اس موقع پر آپ کی ملاقات شاعر مشرق ڈاکٹر اقبال سے بھی ہوئی تھی، حضرت حجۃ الاسلام نے جب دیوبندیوں کی کتابوں کی عبارتیں سنائیں تو ڈاکٹر موصوف نے کہا: واللہ ایسی گستاخانہ عبارات، ان (دیوبندیوں) پر تو آسمان ٹوٹ پڑنا چاہیے تھا۔

(دعوت فکر، مصنفہ مولانا منشا تابش قصوری)

وصال:— آپ ۱۷؍ جمادی الاولی ۱۳۶۲ھ مطابق ۲۲ مئی ۱۹۴۳ء بعمر ۷۰ سال عین حالت نماز میں دوران تشہد دس بجکر ۴۵ منٹ پر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اولاد امجاد:— حضور حجۃ الاسلام قدس سرہ کے دو صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں تھی، صاحبزاگان کے نام یہ ہیں۔

(۱) مفسر اعظم ہند حضرت مولانا ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں

(۲) حضرت مولانا حماد رضا خاں نعمانی میاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما رحمۃ واسعۃ

مشاہیر تلامذہ

حضور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مولانا شاہ محمد مصطفیٰ رضا خاں صاحب سجادہ امام احمد رضا م ۱۴۰۲ھ

علامہ مولانا حسنین رضا خاں صاحب بریلوی خلیفۂ امام احمد رضا (م ۱۴۰۱ھ)

مفسر اعظم ہند مولانا محمد ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں، فرزند اکبر(۱۳۸۵ھ

شاہ عبد الکریم صاحب تاجی ناگپوری پیرو مرشد بابا ذہین شاہ تاجی ، مدفون کراچی

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

م ۱۳۶۶ھ

مولانا مفتی ابرار حسن صدیقی تلہری، مدیر شہیر ماہنامہ یادگار رضا بریلی

محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد شیخ الحدیث جامعہ رضویہ منظر اسلام لائل پور پاکستان۔(م ۱۳۸۲ھ)

مولانا محمد عبدالغفور ہزاروی شیخ القرآن،، وزیرآباد پاکستان۔(م ۱۳۹۰ھ)

مولانا مفتی عبدالحمید قادری (م ۱۳۹۳ھ)

مولانا شاہ رفاقت حسین مفتی اعظم کانپور، امین شریعت، صوبہ بہار (م ۱۴۰۳ھ)

مولانا غلام جیلانی، مانسہرہ پاکستان

صدر المدرسین جامع معقول ومنقول مولانا غلام جیلانی اعظمی

مولانا تقدس علیخاں رضوی سابق مہتمم دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف (م ۱۴۰۳ھ)

مولانا محمد علی آنولوی حامدی نائب مدیر ماہنامہ یادگار رضا

مولانا قاری غلام محی الدین ہلدوانی نینی تال

مشاہیر خلفاء

۱۔ مولانا محمد ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں صاحب سجادہ خلف اکبر۔۱۳۸۵/۱۹۶۵

۲۔ مولانا ظہیر الحسن اعظمی مدفون اودے پور

۳۔ مولانا عنایت محمد خاں غوری فیروز پوری

۴۔ مولانا مفتی ابرار حسن صدیقی تلہری مدفون ضلع شاہجہاں پور

۵۔ مولانا ولی الرحمٰن پوکھریروی مظفر پوری (۱۳۴۰ھ/۱۹۵۱ء)

۶۔ مولانا حماد رضا خان نعمانی میاں بریلی خلف اصغر مدفون کراچی (۱۳۷۵/۱۹۵۶ء)

۷۔ مولانا قاری احمد حسین فیروز پوری مدفون گجرات ۱۳۷۹ھ/۱۹۶۰ء

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

۸۔ مولانا سردار ولی خاں عرف عزو میاں بریلوی مدفون ملتان

۹۔ مولانا حشمت علی خاں لکھنوی، پیلی بھیتی (م ۱۳۸۰/۱۹۶۱ء)

۱۰۔ مولانا سید ابوالحسنات محمد احمد الوری مدفون در بار داتا صاحب لاہور (م ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۱

۱۱۔ محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد لائل پوری م ۱۳۸۲ھ/۱۹۶۲ء

۱۲۔ مولانا شاہ مفتی محمد اجمل سنبھلی ۔م ۱۳۸۳ھ ۱۹۶۳ء

۱۳۔ مولانا حافظ محمد میاں صاحب اشرفی رضوی علیم آباد ضلع دربھنگہ م ۱۳۵۴ھ/۱۹۳۵

۱۴۔ مولانا سید ریاض الحسن صاحب جودھپوری مدفون حیدر آباد سندھ م ۱۳۹۰ھ ۱۹۷۰ء

۱۵۔ مولانا مفتی محمد اعجاز ولی خاں رضوی بریلوی مدفون لاہور۔ م ۱۳۹۳ھ/۱۹۷۳

۱۶۔ مجاہد ملت مولانا شاہ محمد حبیب الرحمٰن قادری دھام نگری، م ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء

۱۷۔ محدث بہاری مولانا محمد احسان علی فیض پوری مظفر پوری، م ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲

۱۸۔ مولانا محمد سعید شبلی فیروز پوری، م ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۲ء

۱۹۔ مداح الرسول صوفی عزیز احمد بریلوی، م ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۴

۲۰۔ مولانا ریحان رضا خاں رحمانی میاں بریلوی نبیرۂ اکبر م ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۴

۲۱۔ مولانا شاہ رفاقت حسین مفتی اعظم کانپور امین شریعت اول بہار م ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳

۲۲۔ مولانا رضی احمد ماہر رضوی مدھوبنی بہار

۲۳۔ مولانا شاہ ابو سہیل انیس عالم امین شریعت دوم بہار

۲۴۔ مولانا قاضی فضل کریم قاضی شریعت بہار

۲۵۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی، م ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶

۲۶۔ یادگار سلف مولانا الحاج تقدس علی خاں رضوی بریلوی مدفون پیر جو گوٹھ سندھ

۲۷۔ مولانا محمد ابراہیم خوشتر صدیقی قادری رضوی بانی و سربراہ سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

۲۸۔ مولانا مفتی ظفر علی نعمانی کراچی۔

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

۲۹۔ مولانا سید محمد علی اجمیری مقیم حیدر آباد۔ سندھ۔

۳۰۔ مولانا محمد علی آنولوی

تصانیف

۱۔ فتاوی حامدیہ مطبوعہ ادارہ اشاعت تصنیفات رضا ۳۴ سوداگران بریلی شریف

۲۔ الصارم الربانی علی اسراف القادیانی (۱۳۱۵ھ) مشمولہ فتاوی حامدیہ

۳۔ تنبیہ العمال عن فتاوی الجہال (مشمولہ فتاوی حامدیہ)

۳۔ نعتیہ دیوان قلمی (کچھ کلام انتخاب کلام حامد کے نام سے بریلی شریف سے شائع ہوا)

۴۔ تمہید اور ترجمہ الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ ۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵

۵۔ تمہید الاجازت المتینہ لعلماء بکۃ والمدینہ ۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء مطبوعہ ادارہ اشاعتِ تصنیفاتِ رضا

۶۔ تمہید کفل الفقیہ الفاہم ۱۳۲۴ھ

۷۔ تاریخی نام، خطبۃ الوظیفۃ الکریمہ ۱۳۲۸

۸۔ سدالفرار

۹۔ سلامۃ اللہ لاہل السنۃ من سبیل العناد والفتنۃ ۱۳۳۲ھ/۱۹۱۳

۱۰۔ حاشیہ ملا جلال قلمی

۱۱۔ کنز المصلی پر حاشیہ ۱۳۳۲ھ/۱۹۰۵

۱۲۔ اجلی انوار الرضا ۱۳۳۴ھ/۱۹۱۵ء

۱۳۔ حبل اللہ المتین لہدم اثار المبتدعین

۱۴۔ وقایہ اہل سنت

۱۵۔ تعلیقات فتاوی رضویہ

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام علىٰ أفضل رسوله وسيد أنبيائه محمد واله أجمعين.

عہد حاضر

اگرچہ اسلام کی نشو ونما ہی مخالفتوں میں ہوئی اور ہر زمانہ میں مخالفین کی زبردست طاقتیں اس کے درپے استیصال رہیں، لیکن عہد حاضر کے مصائب اور دور موجودہ کے فتنے بہت زیادہ مہیب اور بھیانک نظر آرہے ہیں، ایک طرف تو مختلف قسم کے دشمنوں کا اسلام اور مسلمانوں کو مٹاڈالنے کے لیے ٹوٹ پڑنا اور اس خیال میں مجنونانہ کوششیں کرنا اور شب روز مصروف ایذا وآزار رہنا اور مسلمانوں کی تباہی وبربادی کو اپنی زندگی کا بہترین مقصد قرار دینا۔ دوسری طرف مسلمانوں کی ہر طرح کی کمزوری، اپنے مال سے غفلت، اپنی حفاظت سے بے پرواہی، مذہب سے ناواقفیت، باہمی مناقشات، تھوڑی سی طمع پر دشمنان اسلام کی تائید اور غداری پر آمادہ ہوجانا، اپنے اوپر اعتماد نہ کرنا، دشمنوں کو دوست سمجھنا اور اپنے آپ کو ان کے ہاتھ میں دے دینا، دوست نما دشمنوں اور مسلم نما بد خواہوں کو نہ پہچاننا، امراء کا غرباء سے نفرت کرنا، اپنے اسلامی بھائیوں کو ان کی غریبی یا ناداری کی وجہ سے بہ نظر حقارت دیکھنا، پیہم پیش آنے والے حوادث سے عبرت پذیر نہ ہونا، بار بار اہل غرض کے فریب میں آجانا اور کمال بدعقلی سے پھر بھی ہوشیار نہ ہونا اور ان کے دام تزویر کے شکار ہوتے رہنا، یہ وہ حالات ہیں جن پر نظر کرکے کہا جاسکتا ہے کہ پچھلے ادوار میں مسلمانوں کو جن مصائب سے سامنا پڑتا رہا ہے وہ ان عبرت انگیز حالات کے

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

مقابل ہیچ ہیں، بہت سے ملت فروش مسلمانوں کے نمائشی ہمدرد بن کر ان کی رہنمائی کے دعاوی کے ساتھ دشمنان اسلام سے دولت حاصل کرنے کے لالچ میں مسلمانوں کی بد خواہی اور اغیار کی خدمت گزاری کر رہے ہیں۔ مسلمان ان کے اسلامی نام اور دعوی اسلام سے دھوکے کھاتے اور غلطی کا شکار ہوتے جاتے ہیں۔

سبز رنگ بخط سبز مرا کرد اسیر　　　دام ہمرنگ زمین بود گرفتار شدم

دردمندان اسلام!

دردمندان اسلام کس سوز و گداز میں ہیں اور ان کی راتیں کس بے چینی سے سحر ہوتی ہیں، ان کے دماغ کس پیچ و تاب میں رہتے ہیں۔ لیل و نہار کی ساعات ان پر کیسے مکدر اور کرب و اضطراب میں گزرتے ہیں۔ حسرتوں کی تصویریں اور امیدوں کے بن بن کر بگڑنے والے نقشے ان کے لیے عذاب جان ہو رہے ہیں۔ میں خود بھی مدتوں سے اس سر گردانی میں ہوں، بایں خیال کہ کوئی عالی دماغ، دردمند مذہب، اس مقصد کے لیے کوئی تدبیر اور مسلمانوں کے فلاح و اصلاح کا کوئی موثر و کامیاب طریقہ تجویز فرمائے تو وہ ان کے حق میں نافع ہوگا، میری فکر کیا چیز ہے جو پیش کرنے کے قابل ہو۔ لیکن جب کسی طرف سے صدا نہ اٹھی، کسی بزرگ نے کوئی کافی رہنمائی نہ کی اور مسلمانوں کے لیے حالات موجودہ کے اعتبار سے کوئی دستور العمل تجویز نہ کیا گیا، تو بہ مجبوری میں نے قصد کیا کہ اپنے خیالات کو قلم بند کر کے حاضر کروں، اہل علم اور اہل رائے اس میں جو تدبیر مناسب اختیار فرمائیں براہ کرم خاکسار کو اس سے مطلع فرمائیں۔

مقاصد

مسلمانوں کی درستی اور کامیابی کے لیے جو اہم مقاصد اس وقت نصب العین اور فوری جدوجہد کے طالب ہیں وہ کم از کم یہ چار ہیں: (۱) تبلیغ (۲) مذہبی تعلیم (۳) حفظ امن (۴) اصلاح معاشرت۔

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

پہلا مقصد

ہمارا پہلا مقصد تبلیغ ہے۔جس دن سے اسلام دنیا میں چمکا اسی روز سے اس کی
شعاعوں نے دشت وجبل، بر و بحر کو اپنا فیض پہونچانا شروع کیا۔داعی اسلام علیہ الصلاۃ
والسلام کی پہلی صدا دین کی تبلیغ تھی اور تمام عمر شریعت، کا لمحہ لمحہ تبلیغ میں صرف ہوا۔حضور سے
پہلے جو ربانی ہادی وانبیاء علیہم الصلاۃ والسلام تشریف لاتے رہے وہ بھی ہمیشہ تبلیغ فرماتے
رہے اور اسی وجہ سے انہیں بے شمار جانکاہ اور خطرناک مصیبتیں اور ایذائیں برداشت کرنا
پڑیں جن کو رضائے الٰہی کے لیے وہ بخوبی برداشت فرماتے رہے۔حضور علیہ الصلاۃ والسلام
کے صحابہ (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) اور تابعین کا ہر فرد اسلام کا مبلغ تھا اور ایسا مبلغ کہ
اس کی زندگی کا مقصد تنہا اسلام کی تبلیغ تھی اور بس۔اس تبلیغ کے لیے انہوں نے کیسی کیسی
محنتیں اٹھائیں، مشقتیں برداشت فرمائیں، جانیں نذر کیں، مال فدا کیے، یہ ان کے
کارناموں پہ نظر ڈالنے سے ظاہر ہے، ان کے بعد کے مسلمان بھی اسی طرح اس میں
مصروف رہے کہ ان کے احوال کا مطالعہ انسان کو حیرت میں ڈالتا ہے۔اقالیم وممالک کے
فاتحین وسیع اور زرخیز ملکوں پر قابض ہو کر دولت و مال اور حکومت و سلطنت کی پرواہ نہ کرتے
تھے، دین کا اعلان اور اسلام کی تبلیغ وہ چیز تھی جو ان کا نصب العین رہتی تھی۔جب تو ان کے
غلاموں نے سلطنتیں کیں، اور ایسی سلطنتیں کہ تاجداری کا عہدہ درویشی اور دین داری کی
زندگی کا اعلیٰ نمونہ ہے، وہ تخت سلطنت پر متمکن رہ کر ایک نادار فقیر کی طرح بسر اوقات کرتے
تھے، سلطنت کے معمور خزانوں کے باوجود ان کی معاش ان کے اپنے ہاتھ کے کسب پر
موقوف تھی، ان کا طرز عمل دینداری و پاکبازی کا بہترین معلم تھا۔غرض مسلمانوں کے جس
طبقہ پر نظر ڈالیے وہ اسلام کا مبلغ نظر آتا ہے۔بادشاہ ہے تو مبلغ، وزیر ہے تو مبلغ، امیر ہے تو
مبلغ، بینوا فقیر ہے تو مبلغ، حضر و سفر میں تبلیغ، بر و بحر میں تبلیغ، دنیا میں دھوم مچادی، غلغلے ڈال

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

دیئے، زمانہ معمور کردیا، جہاں رنگ ڈالا عالم کو اسلام کا متوالہ بنادیا، سرزمین کفر میں توحید کی صدائیں بلند کیں، گنگا اور جمنا کے کنارے برج اور کاشی کے میدان پرستاران توحید اور علمبرداران اسلام سے بھر دیئے، جو قومیں صدیوں سے تاریکی میں تھیں، جن کی پشتہا پشت سے بت پرستی آبائی ترکہ چلی آتی تھی، ان کے دل منور کیے، اللہ واحد لاشریک لہ کے حضور ان کی گردنیں جھکائیں، جہاں ناقوس بجتے تھے وہاں سے قرآن پاک کی آوازیں گونجنے لگیں، غرض ہر قرن میں مسلمان مصروف تبلیغ رہے، اور یہی انہیں حکم تھا۔

موجودہ زمانہ

موجودہ زمانہ میں ہمسایہ قوم نے مسلم آزاری کی جو پیہم کوششیں جاری کر رکھی ہیں ان میں شدھی کا فتنہ سب سے اہم ہے، شدھی مسلمانوں کو مرتد کرنے اور معاذ اللہ مشرک بنانے کا نام ہے جس کے لیے ہندو دو برس سے سالہا سال کی منظم کوششوں اور تیاریوں کے بعد پوری قوت کے ساتھ ٹوٹ پڑے ہیں، ہر طبقہ کے ہندو اس میں سرگرم ہیں۔ والیان ریاست اور راجگان ان سبھاؤں میں شرکت کرتے رہے ہیں، مدتوں کی پر اطمینان کوششوں سے وہ ہندوستان بھر میں ایک نظم قائم کر چکے ہیں، گاؤں گاؤں میں سبھائیں قائم ہیں، کثیر التعداد مناظرین ملک بھر میں دورے کرتے پھر رہے ہیں، جابجا مسلمانوں کو چھیڑنا پریشان کرنا، جاہلوں اور دیہاتیوں کو بہکانا، شاہان اسلام اور بزرگان دین کی شان میں گالیاں دینا، گستاخیاں کرنا، اسلام کی توہین کے ٹریکٹ چھاپنا اوران میں حضرت پروردگار عالم تک کو گالیاں دینا، یہ ان کا شیوہ ہے، طمع اور دباؤ سے مسلمانوں کو مرتد کرنے کی کوششیں کر رہے ہیں، یہی ان کے دین کی تبلیغ کا ذریعہ ہے، بہت سے نادار اور جاہل ان کے اس دام فریب میں پھنس کر ایمان کھو بیٹھے۔ ان حالات پر نظر کرتے ہوئے تبلیغ وحفاظت اسلام کا مسئلہ اور بھی اہم ہو جاتا ہے، اب تک تو شدھی کی کوششیں راجپوتانہ ہی میں تھیں، لیکن اب انہوں نے اپنا میدان عمل وسیع کر دیا ہے اور تمام ہندوستان میں جہاں موقع ملتا ہے گھات مارتے ہیں، قومیں کی قومیں ان کی

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

دستبرد سے تباہ ہو رہی ہیں، "مسلمانوں کی مذہبی انجمنیں ہر جگہ نہیں ہیں، جو ہیں ان میں کوئی رابطہ نہیں" جس سرزمین کو خالی دیکھا وہاں آریہ دوڑ پڑے، جب تک علمائے اسلام کو کسی حصہ ملک سے بلاتے تب تک کتنے غریب شکار ہو چکے ہیں، راجپوتانہ میں ہمیں تجربہ ہو چکا ہے کہ آریوں کے زر، زور، طمع اور دباؤ وغیرہ کی تمام قوتیں اسلامی فضلا کی دعوت حق کے مقابل بیکار ہو جاتی ہیں اور حقانیت کے جذب قوی کی تاثیر کو اس قسم کے جادو کم نہیں کر سکتے جو جاہل ناداروں کے سامنے ہزار ہا روپیہ پیش کیا جاتا تھا اور انہیں مرتد ہو جانے پر بہت ولولہ انگیز مژدے سنائے جاتے تھے، نوجوانوں کے جذبات مشتعل کرنے والے مناظر سے تسخیر کرنے کی کوششیں ہوتی تھیں اور وہ ان دلفریبیوں پر وارفتہ ہو جاتے تھے، جوانی کا جنون انہیں اندھا کر دیتا تھا اور ان کی عقل سرشار مخمور کی طرح نکمی ہو جاتی تھی، وہاں ہمارے پاس اسلامی زہد اور بزرگوں کے ذکر کے سوا کوئی نسخہ نہ تھا جو ایسے مریض پر کارگر ہوتا اور یہ نسخہ ایسا بے خطا اثر کرتا تھا کہ دیہاتی نوجوان اپنی سرمستی سے ہوش میں آکر دل لبھانے والی صورت کی چاہت اور مال و منال کے لالچ دونوں کو نفرت کے ساتھ ٹھوکر مار کر طاعت الٰہی کے لیے کمربستہ ہو جاتا تھا، غریب محتاج لوگوں کا ملتی دولت سے متنفر ہونا، نوخیز جوانوں کا خوبصورتی کے بتوں کو لات مار دینا اور فقر و فاقہ کی مصیبت اور کنج غربت وزوایا عبادت کو شوق کے ساتھ اختیار کرنا، موسم گرما میں روزے رکھنا، نمازیں پڑھنا اور پچھلی رات سے اٹھ کر یاد خدا کرنا اور اس سے لطف اٹھانا، اسلام کی حقانیت کی وہ زبردست تاثیر تھی جس نے دشمنوں کی تمام تدبیریں اور جملہ سامان بیکار کر دیئے۔ اب ان کے پاس روپیہ ہے لیکن وہ اس روپیہ کو ہاتھ لگانا گناہ سمجھتا ہے، ان کے ساتھ خوش لباس خوب رو ہیں مگر وہ ان کی طرف نظر کرنے سے نفرت کرتا ہے، صیادوں کے حوصلے پست ہو گئے۔

قریب کے زمانہ کا ایک تذکرہ ہے، ایک بوڑھا صدر تبلیغ میں آیا اور کہنے لگا: آریہ ہم سے شدھی ہونے کو کہتے ہیں اور روپیہ بھی دیتے ہیں اور ہمارے مقدمات میں پیروی کرنے کا وعدہ بھی کرتے ہیں، اگر تم ان سے زیادہ ہمدردی کرو تو ہم آریوں کو نکال دیں نہیں تو شدھی

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ہو جائیں، دفتر نے اس کو محبت سے بٹھایا اور کہا کہ مسلمانوں کا تو یہ عقیدہ ہے کہ کوئی قوم کسی شخص کے افلاس ومصیبت کو دور نہیں کرسکتی، خدا ورسول کے دینے سے بھلا ہوتا ہے، ہم ان کے سوا کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانا نہیں چاہتے، مسلمان اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو عزت دی ہے، ان کی غیرت کا تقاضا ہے کہ چاہے بھوک سے دم نکل جائے، چاہے کنبہ مر جائے مگر وہ منگتا نہ بنے، لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا نہ پھرے، بادشاہ کا غلام چاہے بھوکا مرے مانگنا گوارہ نہیں کرتا، تو اللہ کا بندہ کیا اللہ کے دشمن کے سامنے ہاتھ پھیلانا گوارہ کرے گا۔ اس قسم کی باتیں سن کر یک لخت اس بوڑھے کے خیالات بدل گئے اور جوش میں کھڑا ہو کر کہنے لگا مولوی صاحب! اب ہم کسی کے پاس نہ جائیں گے اور اپنے خدا ہی سے فریاد کریں گے، تم نے ہمیں ٹھیک راستہ بتادیا اور اس نے اپنی زبان سے بہت شکر گزاری کی اور الحمد للہ کہ اسلامی عقیدہ پر مستقل ہو گیا، غرض تعلیم اسلام قلوب میں زبردست تاثیر کرتی ہے، لیکن ملک میں کہاں کہاں یہ تعلیم اور اس کے دلائل ہیں، علاقے کے علاقے وہ ہیں جہاں کے مسلمان اسلام کی تعلیم دینے والے لوگوں کی صورت سے ناآشنا ہیں۔

مدتیں جہل و نادانی میں گزر چکی ہیں، ایسی حالت میں آریوں کے زبردست منظم نظام کا مقابلہ صرف راجستھان میں چند افراد کو بھیج کر نہیں ہوسکتا، جب تک کہ تمام ملک میں دینی تعلیم کا ایک سلسلہ ایسا عام نہ کیا جائے کہ ایک ایک گاؤں کے مسلمانوں کی مذہبی تربیت کا سہل انتظام ہو سکے، اس لیے ضرورت ہے کہ ہم ملک کے دردمندان اسلام اور ہر صوبے کے علمائے کرام اور حامیان ملت کو حرکت دیں اور ایک مشترک نظام سے تمام ملک میں دینیات کی تعلیم کا سلسلہ قائم کریں۔

مدرسۃ التبلیغ

یہ عرض کرنا بھی بے محل نہ ہوگا کہ علاقہ راجپوتانہ میں تبلیغ کے سلسلہ میں معقول تعداد کا

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

م کرنے والوں کی دوڈھائی سال سے مصروف عمل ہے، اس میں بہت سے افراد ناکارہ بلکہ بعض مضر اور سخت مضر ثابت ہوئے، ان سے بجائے فائدے کے ایسے نقصان پہنچے جن کی تلافی دشوار تھی، اس کا باعث اکثر واغلب ان کی ناتجربہ کاری اور کام کی ناواقفیت تھی۔ اس تجربہ کے بعد یہ طرز عمل اختیار کیا گیا کہ نئے آدمیوں کو کارکردہ لوگوں کے ساتھ رکھ کر کچھ دنوں کام سکھالیا جاتا تب انہیں تنہا کسی مقام پر بھیجا جاتا تھا، لیکن ایسا کہاں تک ممکن ہے اور اس طرح کتنے آدمی کام کے قابل ہو سکتے ہیں، اس لیے ضرورت ہے کہ کم از کم ایک مدرسہ التبلیغ کھولا جائے جس میں مدرس، مبلغ، اور مناظر کے تین امتحان ہوں، اسی مدرسہ کے سند یافتہ سلسلہ تبلیغ میں رکھے جائیں، اس ضرورت پر نظر کر کے انجمن اہل سنت و جماعت مراد آباد نے مدرسہ التبلیغ کی تجویز کی جس کے قواعد وضوابط اور نصاب اور مدت تعلیم آپ کے ملاحظہ کے لیے آخر میں درج کی جائے گی، اس مدرسہ کے لیے اور ملک کے عام تبلیغی مدارس کے لیے اور مسلمانوں کی اعانت وحفاظت کے لیے بہت سی جدید تصانیف کی بھی ضرورت ہے جس کو قابل اور واقف کار لوگوں کی ایک جماعت اپنے ذمہ لے، پھر اس کی طبع واشاعت، یہ خود ایک مستقل کام ہے جو تبلیغ کے ماتحت انجام دینا ضروری ہے، اس کے لیے جو ضروری امور ہیں ان کو میں اس وقت بحث میں نہیں لانا چاہتا، میں اس طرف بھی آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ یہ تمام کام کوئی ایک شخص یا جماعت ہندوستان کے کسی ایک مقام پر بیٹھ کر انجام نہیں دے سکتی، نہ کوئی وفد تمام ملک کا دورہ کر کے اس مقصد میں کامیابی کا ذمہ لے سکتا ہے، میدان عمل کی وسعت عقل کو حیران کرتی ہے، دشمن کی سبھائیں اور تعلیم گاہیں ملک کے گوشے گوشے میں کام کر رہی ہیں، ایسی حالت میں بجز اس کے کوئی صورت نہیں ہے کہ ملک کے اطراف وجوانب اور صوبہ صوبہ سے باا ثر علما اور حامیان ملت کو حرکت دی جائے اور انہیں ان ضروریات سے باخبر کر کے تمام ملک کی ایک متحد مشترک جماعت اس کام کی سرپرست بنائی جائے، اس جماعت کے وفود ملک میں اپنے مقاصد کی تکمیل کے لیے پھیل پڑیں اور جس صوبہ میں وفد جائے وہاں کے مقامی علماء اس

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

کے ساتھ کام کریں، اس طرح جا بجا اضلاع وقصبات میں تبلیغی جماعتیں اور دینیات کے مدارس اور دیہات میں اسلامی مکاتب جاری کر دیئے جائیں۔

یہ تمام مدارس و مکاتب ایک سلسلہ میں مربوط ہوں اور ایک نظم محکم کے ماتحت کام کرتے رہیں، اس کی سہل تدبیر میرے خیال میں یہ ہے کہ اضلاع و قصبہ جات میں تبلیغی جماعتیں قائم کی جائیں، یہ ہوش مند شائستہ نیک چلن ہمدردان ملت ان کے ممبر بنائے جائیں، ہفتہ وار ان مجلسوں کا جلسہ ہوتا رہے، جس میں ہفتہ بھر کے کام کی جانچ اور آئندہ ہفتہ کے کام پر رائے زنی کی جائے۔

ان جماعتوں میں دو قسم کے ممبر ہوں، ایک وہ جو مالی اعانت کریں، ان کا نام اراکین ہو، دوسرے وہ جو علمی خدمات کے لیے اپنا وقت پیش کریں، ان کا نام عاملین، ہر پرگنہ کے متعلقہ دیہات حلقوں پر تقسیم کر دیئے جائیں، پانچ پانچ چار چار دیہات کا جیسا جہاں مناسب ہو حلقہ مقرر کر دیا جائے، پرگنہ کی تبلیغی انجمن کے عاملین میں سے ان کی تعداد کے لحاظ سے دو دو یا تین تین ممبروں کو ایک ایک حلقہ دیا جائے، یہ ممبر اپنے حلقہ کے دورے کرتے رہیں اور اس حلقہ کے مسلمانوں کی تعداد میں وہ تمام مساعی صرف کریں جن کی انہیں انجمن سے ہدایت ملے، انجمن کے دفتر میں ان حلقوں کی ایسی فہرستیں مکمل رہنا چاہیے جن کا نقشہ ذیل میں درج ہے۔

یہی ممبران دیہات میں مسلمانوں کی تعلیم کا انتظام بھی کریں، جہاں قریب قریب چھوٹے چھوٹے کئی گاؤں ہوں وہاں دو یا چار گاؤں کے لیے کسی ایک ایسے گاؤں میں مدرسہ قائم کر دیا جائے، جس میں قریب کے دیہات کے لڑکے بآسانی پہونچ سکیں، اور بڑے گاؤں میں جداگانہ مدرسہ کھولا جائے، ان مدارس میں بچوں کی تعلیم کے لیے وقت معین ہو اور ایک وقت جوانوں اور بوڑھوں کو دینیات کی تعلیم دینے کے لیے رکھا جائے اور یہ تعلیم تقریر کے ذریعہ سے ہو تا کہ ناخواندہ لوگ بھی اس سے فائدہ اٹھائیں

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

مدرسہ قائم کرتے وقت سب سے پہلے گاؤں کا ایسا شخص تلاش کرنا چاہیے جو تعلیم دینے کی صلاحیت رکھتا ہو، اگر وہ لوجہ اللہ اس خدمت کو قبول کرے بہت بہتر ورنہ کوئی قلیل معاوضہ اس کے لیے مقرر کردیا جائے، اور جہاں دیہات میں پڑھے ہوئے لوگ نہ ملیں وہاں لامحالہ باہر سے انتظام کرنا پڑے گا۔

بچوں کی تعلیم

ابتداء میں بچوں کو اسلامی قاعدہ (مصنفہ مولانا مولوی امجد علی صاحب اعظمی) یا اور کوئی قاعدہ جو انجمن اہل سنت یا مدرسہ التبلیغ نے منظور کیا ہو شروع کیا جائے، قرآن پاک کی تعلیم لازمی ہے، اس کے ساتھ ساتھ دینیات کے لیے بہار شریعت پڑھائی جائے۔

جب اردو کی کچھ استعداد ہو جائے تو تاریخ حبیب الہ پڑھائی جائے، اس کے ساتھ ہی بقدر ضرورت حساب بھی سکھایا جائے، لکھنے پر خاص توجہ مبذول رہے، لڑکیوں کی تعلیم کا انتظام بھی نہایت ضروری ہے اور اس میں دینیات کے علاوہ سوزن کاری اور معمولی خانہ داری کی تعلیم تا بحد امکان لازمی ہے، پردہ کا خاص اہتمام کرنا چاہیے، بوڑھے جوان کاشتکار، مزدور محنتی لوگ جو پڑھنے کا وقت نہیں پاتے انہیں روزانہ ایک وقت مقرر کر کے بہار شریعت کے مسئلے سمجھا کر سنائے جائیں اور کوشش کی جائے کہ اس پر عمل بھی کریں۔

اس طرح قصبات میں محلہ وار مدرسے کھولے جائیں اور نصاب مسطور پڑھایا جائے، ایک مدرسہ ان چھوٹے مدرسوں سے زیادہ نصاب کا بھی کھول دیا جائے جن میں چھوٹے مدرسوں کے طلباء اپنی تعلیم پوری کرنے کے بعد زائد تعلیم حاصل کرنے کے لیے داخل ہوں۔

علاوہ بریں انگریزی مدارس کے طلبہ کے لیے مدرسۃ اللیل کھولا جائے جس میں ایک گھنٹہ انہیں دینیات کی تعلیم دی جائے، قصبات کے مدرسوں میں ممکن ہو سکے تو عربی فارسی کا محدود نصاب بھی داخل کر دیا جائے، اور اگر دیہات کا کوئی طالب علم چاہے تو اس کو

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

اپنے مقامی مدرسہ سے سند حاصل کرنے کے بعد قصبہ کے مدرسہ میں اس سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے داخلہ کی اجازت دی جائے۔

ضلع کا مدرسہ اس سے اور زیادہ بڑا ہونا چاہیے اور وہاں ایک عالم کم از کم رہنا ضروری ہے، اگر بالفعل ممکن نہ ہو سکے تو معمولی مدرسہ کھول کر بتدریج ترقی کی جائے، اگر کسی ضلع میں مسلمانوں کی تعداد کم ہو اور وہاں کے تمام مصارف برداشت نہ کر سکیں تو صدر دفتر صوبہ سے استدعا کی جائے کہ وہاں کی تعلیم کی اعانت کرے، ملک میں ایسے کامل النصاب مدرسے ہونا ضروری ہیں جو جملہ علوم وفنون کی تکمیل کا عمدہ ذریعہ ہوں، بلکہ ہر صوبہ میں کم از کم ایک ایسا مدرسہ ہونا ضروری ہے، ان سب مدارس کو مدرسۂ عالیہ کہنا چاہیے، باقی تمام مدرسے ان کے ماتحت ہوں، اور مدارس عالیہ مدارس ماتحت کی نگرانی کے ذمہ دار قرار دیئے جائیں اور حسب ضرورت ان مدارس کو ان سے مدد بھی ملے، یہ جملہ مدارس ایک جمعیۃ عالیہ کے ماتحت ہوں، ایک محکمۂ تصنیف ہونا چاہیے، جس میں ملک کے منتخب افاضل شامل ہوں، اور وقتی ضروریات کے علاوہ جو دفعتاً پیش آئیں، باقی ہر تصنیف جمعیۃ عالیہ کی پسندیدگی اور منظوری کے بعد قابل رواج سمجھی جائے، یہ بہت فتنوں اور اختلافوں کا سدباب ہے۔

ہر کامل النصاب مدرسہ میں ایک دارالافتاء بھی ہو مگر اہم فتاوی جمعیۃ عالیہ کے ملاحظہ کے لیے بھی بھیجے جائیں اور تا مقدور ہر طبع ہونے والی چیز جمعیۃ عالیہ کے اذن سے طبع کی جائے، واعظ، مدرس، مناظر، مفتی سب کے لیے ایک ضروری نصاب لازمی ہو جس کی تکمیل کے بعد انہیں جمعیۃ عالیہ یا اس کے ماتحت کسی کامل النصاب مجاز مدرسہ سے سند دی جائے، موجودہ اصحاب جو ان عہدوں پر کام کر رہے ہیں سند سے مستثنیٰ کیے جائیں مگر فتوئی اور تصنیف بہر حال محکمہ تصنیف کی تصدیق و منظوری کے بعد قابل قبول سمجھا جائے۔

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

تبلیغ کا کام

ہر مدرسہ کا مقصد تبلیغ ہے اور اس کو اس میں سعی بلیغ لازم، تمام مدارس بالخصوص قصبوں اور ضلعوں کے طلبہ کو تبلیغ کے اصول سکھائے جائیں اور ہر مدرسہ میں منتخب طلبہ ہفتہ میں دو روز تبلیغ کا کام کریں، مدرسوں کے مدرس بھی دورے کریں، تبلیغی کاروائیوں کی اصلاح صدر دفتر میں اور اہم امور کی اس کے علاوہ دفتر جمعیۃ عالیہ میں ضروری جائے، ان دوروں میں دیہات کے مدرسین کو ان کے حلقہ میں ساتھ رکھیں، ہر ضلع میں کم از کم ایک مدرس مدرسۃ التبلیغ کا سند یافتہ ہونا ضروری ہے جو مناظر کی سند رکھتا ہو۔

علاوہ بریں واعظین کی ایک معقول تعداد ہر صوبہ میں رہنا چاہیے جو برابر دورے کر کے اشاعت اور تبلیغ کی خدمت انجام دے اور مسلمانوں کی علمی اصلاح کرے، ہر صوبے کی جماعت واعظین وہاں کے مدرسہ عالیہ کے صدر مدرس کی زیر نگرانی کام کرے اور اپنی مفصل کارگزاری کا ہفتہ وار نقشہ مدرسہ عالیہ کے محکمہ تبلیغ میں بھیجا کرے، ہر مدرسہ عالیہ کا صدر مدرس محکمہ تبلیغ کا صدر ہوگا، محکمہ تبلیغ کے صدر کا فرض ہے کہ صوبہ کے واعظین کے کام کی نگرانی اور جانچ میں ہر امکانی سعی کام میں لائے۔

مناظرہ

مناظرہ وہی لوگ کریں جنہیں جمعیۃ عالیہ نے مناظرہ کی سند دی ہو، مناظرہ کے لیے مدرسہ عالیہ کے صدر مدرس کی منظوری ضروری ہے، اگر خاص حالت میں اس کا موقع نہ مل سکے تو مجبوری کی کافی وجہ کے ساتھ فوراً صدر محکمہ تبلیغ کو اطلاع دی جائے۔ پھر مناظرہ سے قبل اس کا کافی اطمینان کر لینا ضروری ہے، مناظرہ میں گفتگو نتیجہ خیز اور مفید کرنے کی کوشش کی جائے۔

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

تمدن

اگر چہ تمدن کا مسئلہ عرصہ دراز سے مسلمانوں کے زیر بحث ہے مگر ابھی تک بہت زیادہ غور طلب ہے، یہ امر عقلا کا تسلیم شدہ ہے کہ انسان مدنی الطبع ہے اور اس کے کام باہمی اعانت کے بغیر پورے نہیں ہو سکتے، دنیا کی قوموں پر مسلمانوں کو قیاس کرنا اور ان کے لیے ان کی تقلید لازم کر دینا بالکل غیر صحیح ہے، یہی وہ غلطی ہے جس کا عرصۂ دراز سے ارتکاب کیا جاتا رہا ہے، دنیا کی قومیں مذہبی حیثیت میں مسلمانوں سے کچھ نسبت نہیں رکھتیں اور مسلمان مذہب کی رو سے بالکل ان سے مبائن ہیں، پھر انہیں ان پر قیاس کرنا اور ان کے لیے وہ راہ تجویز کرنا جس پر کفار عامل ہیں اندھی تقلید اور بالکل غیر مفید ہے۔

اسلام نے مسلمانوں کو کسی لیڈر کی رائے یا کسی دوسری قوم کا محتاج نہیں چھوڑا، مسلمانوں کی تمام ضروریات کو خود سر انجام فرما دیا، دنیا کی دوسری قومیں کمیٹیاں کرنے اور انجمنیں بنانے پر مجبور ہیں تاکہ باہمی مشورہ سے اپنے لیے کوئی مفید راہ پیدا کر سکیں، بسا اوقات ان کی تجاویز کے تمام دفاتر نکمے اور مضر ثابت ہو جاتے ہیں اور پھر انہیں اپنی تمام دماغ سوزیاں رد کر کے اس کے خلاف تدبیر سوچنا پڑتی ہے، یہ تمام مصیبت اسی لیے ہے کہ ان کے تمام کاموں کا دارومدار اپنے دماغوں پر ہے جو انسانی کمزوری سے خالی نہیں ہو سکتے۔

مسلمان اگر اسلام کی دستگیری سے فائدہ اٹھائیں تو وہ ان تمام زحمتوں سے بری ہیں، ان کا ہر قانون مکمل اور خطا سے پاک ہے، ان کی ہر دینی و دنیوی ضرورت کو ان کے دین نے پورا کر دیا ہے۔

تمدن کے مسئلہ کا حل شریعت محمدیہ نے ایسا فرمایا ہے کہ جس پر عامل ہو کر ہمارے اسلاف نے عالم کی رہنمائی کی اور جہان کو حیرت میں ڈال دیا، مگر ہمارے ملک کے بعض وہ اصحاب جنہیں دینی علوم سے بہرہ نہ تھا وہ دل میں مسلمانوں کی رہنمائی کا شوق رکھتے تھے

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

،نصاریٰ سے ان کے تعلقات گہرے تھے، جب انہوں نے مسلمانوں کے تمدن کی طرف نظر کی تو اپنے پاس وہ اسلامی تعلیم کا کوئی سروسامان نہ رکھتے تھے، نہ علماء سے صحبت واستفادہ کا موقع انہیں حاصل ہوا تھا، نصرانیوں کی صحبت میں زندگی گزاری تھی، ان کی خو وطبیعت ثانیہ ہوگئی تھی، مسلمانوں کو اسی سانچے میں ڈھالنے اور نصاریٰ کے تمدن کے رنگ میں رنگنے کے درپے ہوگئے حتی کہ جو جوان ان کے ہاتھ آئے ان کی زندگی کا طرز انہوں نے نصاریٰ کے مطابق کر دیا، مسلمانوں کو نصرانی تمدن کیا فائدہ دیتا، تباہی و بربادی کی رفتار روز افزوں ترقی کرنے لگی اور ان نئے پیشواؤں نے اس کو محسوس بھی کر لیا، مگر دین سے ناواقفیت کی وجہ سے وہ اس طریق زندگی میں تبدیلی کرنے سے تو مجبور تھے بناچاری اپنے سکھائے ہوئے تمدن کو مفید بنانے کے لیے انہوں نے اسلام سے مخالفت شروع کر دی اور مسلمانوں سے اسلامی عادات چھڑانے اور نصاریٰ کے رنگ میں رنگنے کے درپے ہوگئے اور ایک حد تک مسلمانوں پر یہ زہریلا اثر ہوا بھی، ہمیں اس غلطی کی تقلید کر کے اپنی ہستی مٹانا منظور نہیں، اس لیے ہم اسی نہج اور انہیں اصول پر کاربند ہوں گے جن پر ہمارے اسلاف عامل تھے اور جن کی بدولت انہوں نے دنیا سے اپنی حیرت انگیز قوت وسطوت تسلیم کرالی تھی، وہ اصول وہی ہیں جو ہمیں شریعت طاہرہ نے تعلیم فرمائے، تو ہمارا تمدن وہی ہونا چاہیے جو ہمیں شریعت نے تعلیم فرمایا، ہم کسی لیڈر کی رائے پر اپنی زندگی فدا کرنا نہیں چاہتے، ہمارا دستور العمل ہماری شریعت کا قانون ہے، اب میں سب سے پہلے باہمی تعلقات کے مسئلہ پر تھوڑی بحث کرنا چاہتا ہوں جو اہم ترین مسائل میں سے ہے۔

باہمی تعلقات

اول باہمی تعلقات کا مسئلہ زیادہ غور طلب ہے، اس مسئلہ پر مدت ہائے دراز سے ارباب خرد اور رہنمایان قوم نے دماغ سوزیاں کی ہیں، مگر اب تک کوئی کارآمد نتیجہ نہیں نکلا

CS Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

اور ایسی راہ ہاتھ نہیں آئی جس پر چل کر منزل مقصود تک پہونچ سکتے ، اتفاق واتحاد کی صدائیں ہمیشہ بلند کی جاتی ہیں ، منبروں اور اسٹیجوں پر علما اور لیڈر سب اتحاد کی ترانہ سنجیاں کیا کرتے ہیں مگر وہ ایک دل خوش کن تقریر ہوتی ہے ، اس پر تھوڑی دیر کے لیے مجمع واہ واہ تو کہہ دیتا ہے ، مگر اس کا نتیجہ اگر نکلتا ہے تو جنگ جوئی اور مناقشت یعنی اتحاد کی تحریکوں کا تخم اختلاف بلکہ عناد کا پھل لایا کرتا ہے ، اب مسلمانوں کی حالت پر نظر ڈالئے اور پچھلے زمانہ کو سامنے لائیے تو یہ حقیقت بے حجاب روشن ہو جائے گی ، نصف صدی سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے جب سے لیکچرار بلند آہنگوں کے ساتھ اتحاد واتفاق کے لیکچر دے رہے ہیں ۔ مگر جس اسٹیج پر اتفاق کی مدح سرائی کی جاتی ہے اسی پلیٹ فارم پر دلدوز اور جگر شگاف الفاظ کے تیر وسنان سے ملک وقوم کے مقتدر اور با اثر پیشواؤں کو ہدف ونشانہ بنایا جاتا ہے ، انگریزی دان طبقہ نے بہت سے اتحاد کے وعظ کہے ، مگر ان کے ساتھ ساتھ علماء کو مسجد کے بدھنے اور صدقہ خوار نکمے بنا کر ان کو اور ان کی جماعتوں کو اپنی نوک زبان سے بہت ستایا ، ان کے وقار کم کرنے کی پوری کوششیں کیں ، اتفاق کا وعظ کہہ کر جلسے سے باہر آئے عام مسلمانوں کے سلام کا جواب دینا ان کو اپنی کسر شان معلوم ہوتا تھا ، پھر وہ اتفاق کا وعظ کیا اثر کرتا ، اس کا ثمرہ یہی ہوا کہ علماء کے عقیدت مند ان کی بدگوئی اور بے جا حملوں سے آزردہ خاطر ہو کر ان سے متنفر ہو گئے اور قوم میں اس اتفاق کی صدا نے بجائے اتحاد کے ایک نئے تفرقہ کا اور اضافہ کیا ۔

خلافت کمیٹی کے عروج واقبال کے زمانہ میں جب اتحاد کو اتنا ضروری سمجھا گیا کہ اس کے حدود وسیع کرنے کے لیے مذہب کی شہر پناہ کو منہدم کرنا ناگزیر خیال کیا گیا اور اس اتحاد کے لیے ہندوؤں کی طرف سے اس طرح ہاتھ بڑھایا گیا جس سے اپنے مذہبی امتیازات چھوڑنا پڑے ، سورت کے ایک پیر نے اپنے مریدوں سے ساٹھ ہزار گائیں چھین کر گئو رکشا کی تھی ، نام آور لیڈروں نے قشقے لگائے ، گلال اڑائے ، ہولیاں کھیلیں ، جے پکاری ، آرتھی اٹھائی ، ہنود کے سرغنہ متعصبوں کو مسجدوں میں منبروں پر بٹھایا

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

گیا، گائے کے گوشت کے خلاف کتابیں لکھیں، رسالے تصنیف کیے۔

ناکردہ گناہ میں مسلمانوں کو ہندوؤں کی خاطر مجرم قرار دیا گیا تو مسلمانوں کو ان کی مرضی کے خلاف دوبارہ کافر ہو جانے پر زور دیا، یہ اور اس سے زیادہ بہت کچھ ہوا، ہندوؤں کی یہاں تک خاطر کی گئی، لیکن مسلمانوں کے پیشواؤں اور اسلام کے مقتدر اور بااثر علماء وافاضل کو بالخصوص ایسی ہستیوں کو جن کی تمام عمر اعلیٰ درجہ کے زہد وریاضت میں بسر ہوئی، لحہ لحہ خدمت دین میں گذرا، ان کو گورنمنٹ کا آدمی اور ترکوں کا بدخواہ کہا گیا، تقریروں میں اور تحریروں میں ان پر پھبتیاں پھینکی گئیں، آوازے کسے گئے، پبلک کو ان کی مخالفت پر ابھارا گیا، ان کی عافیت تنگ کردی گئی، ان کی زندگی تلخ کرڈالی گئی، ان پر طرح طرح کے بہتان باندھ کران کی آبروریزی کی کوششیں کی گئیں، مسلمانوں کی جماعتیں جو ان کے ساتھ تھیں ان کو انگشت نماں بنایا گیا، ان کی اہانتیں کی گئیں، اخباروں میں ان کے خلاف ہتک آمیز مضامین لکھے گئے، غرض کہ ان کے لیے پناہ کی جگہ نہ چھوڑی گئی۔ ہر عالم اور شیخ جو اپنے دین پر مستقل تھا یہ سمجھتا تھا کہ اس کو دین پر قائم رہ کرآبرو بچالینا اور اپنی جان و مال کی حفاظت کرنا سخت دشوار ہے، ان علماء کے ساتھ جو جماعتیں تھیں ان کے قلوب کو کتنے صدمے پہونچے، کیسی تکلیفیں ہوئیں، پھر بتائیے کہ جہاں ہندوؤں کو ملانے کے لیے مذہبی شعار و امتیازات کو قربان کردیا جائے اور مسلمانوں اور ان کے پیشواؤں کے ساتھ یہ معاندانہ طرز عمل ہو وہاں اتفاق کا پودا کبھی نشو ونما پاسکتا ہے؟ ایک فریق سے جنگ ٹھان لینا اور اس پر تبرا ولعنت اپنا مذہب قرار دے لینا جس قوم کے اصول میں داخل ہو وہ اتفاق میں کسی طرح کامیاب ہوسکتی ہے۔

انگریزوں کے مقابلہ کا تو نام مگر مخالفت علماء سے تھی، مسلمانوں کے کالجوں اور اسکولوں سے تھی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے تھی، خان بہادروں پر لعنتیں تھیں، آنریری مجسٹریٹوں پر تبرے تھے، تو کیا یہی طرز عمل ان لوگوں کے قلوب کو اپنی طرف مائل کرسکتے

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

تھے؟ اس پر نظر کرنا تو ان صاحبوں کے مقاصد ہی میں نہ تھا کہ کون سا اتحاد جائز ہے اور کون سا ناجائز، مگر دوش بدوش کام کرنے والی ہندو قوم کو دیکھ کر بھی وہ اس نتیجہ تک نہ پہونچ سکے کہ آپس کا اتفاق ضروری چیز ہے اور وہی ممکن بھی ہے اور اسی پر کوئی ثمرہ مرتب ہو سکتا ہے۔

ہندوؤں میں بھی فرقے ہیں، ان میں کو آپریٹر بھی ہیں، حکام رس گورنمنٹ کے خطاب یافتہ اور کونسل کے ممبر بھی ہیں، ہندوؤں نے ان سے جنگ نہ کی، نہ ان کو سب وشتم کیا، نہ ان کے ساتھ وہ طرز عمل اختیار کیا جو ہمارے لیڈروں اور کمیٹی کے مولویوں اور جمعیۃ العلما کے اراکین نے کیا، شیعوں کے یہاں خاص مجلس میں بند مکان میں تبرا کیا جاتا ہے، لیکن ان صاحبوں کی مجالس اعلان کے ساتھ عام جلسوں میں، پبلک تقریروں میں، اخباری تحریروں میں، علماء اسلام اور پیشوایان دین اور امراء ورؤسا پر تبرے کیے جاتے ہیں، اب اس قدر اور غور کر لینا ہے کہ مسلمانوں کے اس طبقہ کو چھوڑ کر جس جمعیۃ العلماء اور خلافت کمیٹی نے لعن طعن کرنا اپنا شیوا بنالیا تھا، باقی وہ طبقے جن کو ان جماعتوں نے اپنے ساتھ شریک عمل کیا تھا ان میں بھی باہم اتفاق واتحاد ہو سکا یا نہیں، جو لوگ ان جماعتوں کے حالات سے باخبر ہیں انہیں خوب معلوم ہے کہ ان جماعتوں میں بھی بہت سی فرقہ بندیاں ہیں اور ایک گروہ دوسرے کو شکست دینے کی فکر میں رہتا ہے، ہر ایک کو اپنا تفوق اور اپنا ہی اثر مقصود ہے اور درحقیقت بہت سے فرقوں کا اس میں رسوخ پانا ہی اس فساد کا موجب ہوا، ہر ایک نے اپنے مخالف کو نقصان پہونچانے کے لیے بہت اچھا موقع سمجھا اور وقت کو غنیمت جان کر خوب دل کے بخار نکالے۔

الحاصل: اتفاق کے علم کے نیچے بہت سے نئے اختلاف پیدا ہوئے، خلافت کمیٹی اور جمعیۃ العلما کا اعتبار جاتا رہا، اب ہمیں یہ غور کرنا ہے کہ وہ کونسی غلطی ہے جس نے گذشتہ زمانہ میں مدعیان اتحاد کو منزل مقصود تک نہ پہونچنے دیا، تاکہ اس سے اجتناب کریں اور حقیقی اتحاد سے فائدہ اٹھا سکیں۔

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

تھے؟ اس پر نظر کرنا تو ان صاحبوں کے مقاصد ہی میں نہ تھا کہ کون سا اتحاد جائز ہے اور کون سا ناجائز، مگر دوش بدوش کام کرنے والی ہندو قوم کو دیکھ کر بھی وہ اس نتیجہ تک نہ پہونچ سکے کہ آپس کا اتفاق ضروری چیز ہے اور وہی ممکن بھی ہے اور اسی پر کوئی ثمرہ مرتب ہو سکتا ہے۔

ہندوؤں میں بھی فرقے ہیں، ان میں کوآپریٹر بھی ہیں، حکام رس گورنمنٹ کے خطاب یافتہ اور کونسل کے ممبر بھی ہیں، ہندوؤں نے ان سے جنگ نہ کی، نہ ان کو سب وشتم کیا، نہ ان کے ساتھ وہ طرز عمل اختیار کیا جو ہمارے لیڈروں اور کمیٹی کے مولویوں اور جمعیۃ العلما کے اراکین نے کیا، شیعوں کے یہاں خاص مجلس میں بند مکان میں تبرا کیا جاتا ہے، لیکن ان صاحبوں کی مجالس اعلان کے ساتھ عام جلسوں میں، پبلک تقریروں میں، اخباری تحریروں میں، علماء اسلام اور پیشوایان دین اور امراء ورؤسا پر تبرے کیے جاتے ہیں، اب اس قدر اور غور کر لینا ہے کہ مسلمانوں کے اس طبقہ کو چھوڑ کر جس جمعیۃ العلماء اور خلافت کمیٹی نے لعن طعن کرنا اپنا شیوا بنالیا تھا، باقی وہ طبقے جن کو ان جماعتوں نے اپنے ساتھ شریک عمل کیا تھا ان میں بھی باہم اتفاق واتحاد ہو سکا یا نہیں، جو لوگ ان جماعتوں کے حالات سے باخبر ہیں انہیں خوب معلوم ہے کہ ان جماعتوں میں بھی بہت سی فرقہ بندیاں ہیں اور ایک گروہ دوسرے کو شکست دینے کی فکر میں رہتا ہے، ہر ایک کو اپنا تفوق اور اپنا ہی اثر مقصود ہے اور درحقیقت بہت سے فرقوں کا اس میں رسوخ پانا ہی اس فساد کا موجب ہوا، ہر ایک نے اپنے مخالف کو نقصان پہونچانے کے لیے بہت اچھا موقع سمجھا اور وقت کو غنیمت جان کر خوب دل کے بخار نکالے۔

الحاصل: اتفاق کے علم کے نیچے بہت سے نئے اختلاف پیدا ہوئے، خلافت کمیٹی اور جمعیۃ العلما کا اعتبار جاتا رہا، اب ہمیں یہ غور کرنا ہے کہ وہ کونسی غلطی ہے جس نے گذشتہ زمانہ میں مدعیان اتحاد کو منزل مقصود تک نہ پہونچنے دیا، تاکہ اس سے اجتناب کریں اور حقیقی اتحاد سے فائدہ اٹھا سکیں۔

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

اتفاق کا اصل الاصول

سب سے بڑی اصل جس کو پیش نظر رکھنا تمام مسائل پر مقدم ہے، وہ یہ غور کر لینا ہے کہ کن دو فردوں میں اتفاق ممکن ہے اور ان کے جمع ہونے سے حسب مراد نتیجہ حاصل ہو سکتا ہے، اگر ہم نے یہی غور نہ کیا اور اتفاق کی صدا اٹھاتے رہے تو وہ بے سود ہو گی اور ہماری تمام کوششیں رائیگاں جائیں گی۔ جن دو فرقوں میں منافات یا مضادت تامہ ہو ان کے جمع کرنے کی ہوس فحش اغلاط اور ناممکن کو ممکن بنانے کی سعی ہے، بیشک دو گھوڑوں کو ایک گاڑی میں جوڑ کر زیادہ وزن کھینچا جا سکتا ہے، لیکن بکری اور بھیڑیئے کو ایک جگہ جمع کر کے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا، چاول اور دال ملا کر ایک تیسری چیز بنائی جا سکتی ہے، اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ ہر دو چیزیں ملا کر تیسری چیز کا وجود مفید ہوتا ہے، اور ان دونوں کی ہستی تنہا جو فائدہ پہونچا سکتی تھی، یہ مرکب اس سے زیادہ منافع بخش ہو سکتا ہے، بیشک جہاں مضادۃ و منافات نہ ہو وہاں یہ فائدہ حاصل ہو سکتا ہے اور جہاں یہ ہو وہاں ایک ایک چیز تنہا جیسا کام دے سکتی ہے جمع کرنے سے وہ بھی باطل ہو جاتا ہے، ایک خرمن کو آگ کے ساتھ جمع کیجئے تو ان دونوں کے ملنے سے کوئی کارآمد ہستی پیدا نہیں ہو گی بلکہ غلہ کی کارآمد ہستی بگڑ جائے گی اور وہ خاکستر ہو جائے گا، اس لیے ہمیں سب سے پہلے یہ تحقیق کر لینا ہے کہ جن دو فردوں کو ہم ملا رہے ہیں ان کا ملنا کوئی اچھا نتیجہ رکھتا ہے یا یہ ملاپ ان دونوں کی یا ان دونوں میں سے کسی ایک کی ہستی کو فنا کر ڈالنے والا ہے۔

ہندوؤں کے ساتھ اتحاد و اتفاق کے جواز پر ایک آیت پڑھنا شروع کر دی اور آیت قرآنیہ کو اپنے مدعا کے لیے بے محل پیش کیا، باوجودیکہ قرآن پاک میں صراحت تھی کہ یہ اتحاد ممکن نہیں اور اس کا نتیجہ مسلمانوں کے حق میں تباہ کن ہے:

﴿یا یها الذین آمنوا لا تتخذوا بطانة من دونکم﴾

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

اے ایمان والو! اپنے غیروں کو راز دار نہ بناؤ
(کیا یہ پاکیزہ اور کارآمد نصیحت نہ تھی، کاش ہم عمل کرتے)

﴿لا یالونکم خبالا﴾
وہ تمہاری نقصان رسانی میں درگزر نہ کریں گے۔
(ملاحظہ فرمالیجئے ایسا ہی ہوا)

﴿ودوا ما عنتم﴾
تمہاری ایذا رسانی انکی آرزو ہے۔
(اب تو تجربہ ہوا)

﴿قد بدت البغضاء من أفواههم﴾
ان کی دشمنی انکی باتوں سے ظاہر ہو چکی
(یاد کرو گاندھی کا قول کہ ہندو بزدل نہ بنیں اور یہ قول کہ ہندوؤں کا غصہ انگریزوں کی تلوار کے نیچے دبا ہوا ہے ورنہ گائے بزور شمشیر چھڑائی جاسکتی ہے)

﴿وما تخفی صدورهم أكبر﴾
اور جو ان کے سینے چھپا رہے ہیں وہ اور بڑا ہے
(اب دیکھئے جو اس وقت سینوں میں چھپی ہوئی تھی وہ کیسی بڑی نکلی، اب ہزارہا مسلمانوں کا خون کرا کر بھی سمجھ جاؤ تو غنیمت)

﴿قد بینالکم الأیات ان کنتم تعقلون﴾
ہم نے تمہارے لیے نشانیاں واضح کر دیں، اگر تم عقل رکھو،
(مگر اس وقت آپ کچھ نہ سمجھ پائے، ہندوؤں کی محبت ہی کے گیت گاتے رہے۔ کہیے آپ عاقلوں میں تھے یا نادانوں میں اب تو عاقل بنو)

﴿ها أنتم أولاء تحبونهم﴾

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

یہ تو تم ہو کہ ان سے محبت کرتے ہو،
(اور ان کی محبت میں اپنے حقیقی بھائی مسلمانوں کو چھوڑتے ہو اور دین کے شعائر
ترک کرتے ہو اور اپنے کو لالہ اور پنڈت تک کہلواتے ہو،

﴿ولا یحبونکم﴾
اور وہ تم سے محبت نہیں کرتے
(اب دیکھ لیا قرآن پاک کا ارشاد کہ وہ خون کے پیاسے اور جان کے دشمن نکلے)

﴿وتومنون بالکتاب کلہ﴾
حالانکہ تم پوری کتاب پر ایمان رکھتے ہو۔

﴿واذا لقوکم قالوا امنا واذا خلوا عضوا علیکم الأنامل من الغیظ﴾
جب تم سے ملیں کہیں کہ ہم ایمان لائے اور جب تنہائیوں میں جائیں تو تم پر
غصہ سے پورے چبادیں۔
(یہ چال اور باقی رہ گئی ہے کہ اپنے آپ کو مومن بتا کر پھر تمہیں دھوکا دیں، اور
سنتے ہیں کہ بعضے کفار نے اسی زمانہ میں ایسا کیا بھی)

﴿قل موتوا بغیضکم ان اللہ علیم بذات الصدور﴾
کہہ دیجئے کہ تم اپنے غصہ میں مرو اللہ دلوں کے بھید جانتا ہے
(کاش مسلمان اس تعلیم الٰہی پر یقین کرتے تو یقیناً ہندوؤں کی مراد پوری نہ ہوتی
اور آج انہیں اپنے غصہ میں جل کر مرنا ہی نصیب ہوتا)

﴿ان تمسسکم حسنۃ تسوھم﴾
اگر تمہیں بہتری چھو بھی جائے تو انہیں ناگوار ہو،
(دیکھ نہ لیا مصطفیٰ کمال پاشا کی کامیابی پر کسی ہندو نے دو کوڑی کا چراغ نہ جلایا
اور ظاہری ملمع کاری کے طور پر بھی اظہار سرور گوارا نہ کیا)

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

﴿وان تصبکم سیئة یفرحوا بها﴾
اگر تمہیں کوئی برائی پہونچے اس سے خوش ہوں
(آج دیکھئے آپ کے بیٹے مارے جانے اور سزا پانے پر کس قدر خوشیاں منائی
جارہی ہیں۔)
آیات قرآنیہ میں جو کچھ فرمایا گیا تھا ہو بہو ہو رہا ہے،
ایک آیت میں یہ ارشاد فرمایا:
﴿ودوا تکفرون کما کفروا﴾
ان کی تمنا ہے کہ ان کی طرح تم بھی کافر ہو جاؤ
(دیکھئے شدھی کی سرگرمیاں کہیں بھی کسی خبر کو واقعات سے کچھ بھی تفاوت ہوا اور
کیوں کر ہوسکتا ہے) اللہ تعالیٰ علیم وخبیر ہے، مگر افسوس مشرکین کو لوگ پیشوا بناتے رہے اور ان
کی ہر بات کے سامنے سر نیاز جھکایا اور قرآن پاک کی آواز پر کان نہ رکھا ورنہ کیوں یہ روز بد
دیکھنا نصیب ہوتا، قرآن پاک نے بتادیا تھا کفار سے اتحاد ووداد ناممکن ہے اور ان پر اعتبار
واعتماد تباہی و بربادی کا سبب ہے، تو اتحاد کی راہ میں یہ سخت غلطی تھی جس کی پاداش میں ان
نتائج کا مرتب ہونا ناگزیر تھا جو آج سامنے ہے، اب ثابت ہو گیا کہ اتحاد واتفاق کی کوششوں
میں کفار کے ملانے کا خیال ایسا ہی ہے جیسا روئی کے ساتھ آگ جمع کرنے کا ارادہ، اس غلطی
سے تو ہوشیار ہونا چاہیے اور عقل درست ہو تو اس تجربہ کے بعد کبھی ایسی خطا میں مبتلا نہ ہوں۔

حدیث شریف میں وارد ہوا: لا یلدغ المومن من جحر واحد مرتین.
مسلمان ایک سوراخ سے دوبارہ نہیں ڈسا جاتا،
یعنی مومن کو ایک مرتبہ دھوکا کھانے کے بعد ایسی بیداری ہو جانی چاہیے کہ پھر وہ
اس قسم کی غلطی میں مبتلا نہ ہو۔

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

مختلف مذاہب اور مدعی اسلام فرقوں کے ساتھ اتحاد

اب یہ مسئلہ اور غور طلب ہے کہ جو فرقے باطل اور اہل ہوا ہیں، بعض ان میں سے گمراہ ہیں، بعض مرتد جو کفر کی سرحد میں داخل ہو چکے ہیں، ان فرقوں کے ساتھ اتحاد کیا جائے، یا نہ کیا جائے، لوگ کہتے ہیں کہ ضرورت کا وقت ہے، کفار کا مقابلہ ہے، آپس کی مخالفتوں پر نظر نہ کرنا چاہیے۔ دراصل یہ بہت بڑی غلطی ہے اور حامیان اتفاق ہمیشہ اس کے مرتکب رہے ہیں اور اسی وجہ سے انہیں کبھی اپنے مقصد میں کامیابی نہ ہو سکی۔

شیعہ باہم متفق ہو جاتے ہیں اور ان کی آل انڈیا کانفرنسیں کام کرتی ہیں اور وہ اپنا شیرازہ درست کر لیتے ہیں اور اس وقت سنی یا کسی اور فرقہ کی طرف نظر بھی نہیں کرتے، غیر مقلد متحد ہوتے ہیں ان کی آل انڈیا اہل حدیث کانفرنسیں قائم ہوتی ہیں وہ آپس میں نظم وارتباط کے رشتے مضبوط کرتے ہیں اور دوسرے کسی گروہ کی پرواہ بھی نہیں کرتے، دیوبندی، وہابی اپنی جماعتیں بنا کر اپنا کام کرتے ہیں۔ قادیانی باہم متحد ہو کر ایک مرکز پر مجتمع رہتے ہیں، یہ سب اپنے کام میں چست اور اپنے نظام کو استوار کرنے میں مصروف رہتے ہیں اور اپنے پاؤں پر کھڑے ہوتے ہیں، کسی کا سہارا نہیں تکتے۔ ہمارے سنی جو بفضلہٖ تعالیٰ تعداد میں تمام فرقوں کے مجموعہ سے قریب قریب آٹھ گنے زیادہ ہیں، نہ ان میں نظم ہے نہ ارتباط، نہ کبھی ان کی کوئی آل انڈیا کانفرنس قائم ہوئی نہ اپنی شیرازہ بندی کا خیال آیا۔ انہیں اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی ہمت ہی نہیں، اگر کبھی اپنی درستی کا خیال آیا تو اس سے پہلے اغیار پر نظر گئی اور یہ سمجھا کہ وہ شامل نہ ہوئے تو ہم کچھ نہ کر سکیں گے، باوجود یکہ اگر صرف یہی باہم متحد ہو جائیں اور چھ کروڑ کی جماعت میں نظم قائم ہو تو انہیں ان کی کچھ حاجت ہی نہیں بلکہ اس وقت ان کی شوکت دوسرے فرقوں کو ان کی طرف مائل ہونے پر مجبور کرے گی اور یہ اختلافات کی مصیبت سے بچ کر اپنے اتحاد و انتظام میں کامیاب ہو سکیں

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

گے، لیکن افسوس تمام چھوٹے چھوٹے قلیل التعداد فرقوں نے اپنے اپنے حدود محفوظ کر لیے اور اپنی شیرازہ بندی و اجتماع سے دنیا میں اپنی ہستی اور زندگی کا ثبوت دے دیا۔

غیر ممالک میں ان کی آوازیں پہونچنے لگیں مگر ہمارے سنی حضرات کے دل میں جب کبھی اتفاق کی امنگیں پیدا ہوئیں تو انہیں اپنوں سے پہلے مخالف یاد آئے جو رات دن اسلام کی بیخ کنی کے لیے بے چین ہیں اور سنیوں کی جماعت پر طرح طرح کے حملے کر کے اپنی تعداد بڑھانے کے لیے مضطر اور مجبور ہیں۔ ہمارے برادران کی اس روش نے اتحاد و اتفاق کی تحریک کو بھی کامیاب نہ ہونے دیا، کیوں کہ اگر وہ فرقے اپنے دلوں میں اتنی گنجائش رکھتے کہ سنیوں سے مل سکیں تو علاحدہ ڈیڑھ اینٹ کی تعمیر کر کے نیا فرقہ ہی کیوں بناتے اور مسلمانوں کے خلاف ایک جماعت کیوں بناتے وہ تو حقیقتاً مل ہی نہیں سکتے۔ اور صورۃ مل بھی جائیں تو ملنا کسی مطلب سے ہوتا ہے جس کے حصول کے لیے ہر دم تیشہ زنی جاری رہتی ہے اور اس کا انجام جدال و فساد ہی نکلتا ہے۔

یہ تو تازہ تجربہ ہے کہ خلافت کمیٹی کے ساتھ ایک جماعت جمعیۃ العلما کے نام سے شامل ہوئی جس میں تقریباً سب کے سب یا بہت زیادہ وہابی اور غیر مقلد ہیں نادر ہی کوئی دوسرا شخص ہو تو ہو، اس جماعت نے خلافت کی تائید کو تو عنوان بنایا، عوام کے سامنے نمائش کے لیے تو یہ مقصد پیش کیا، مگر کام اہل سنت کے رد اوران کی بیخ کنی کا انجام دیا، اپنے مذہب کی ترویج اس پردہ میں خوب کی، میرے پاس جناب مولوی احمد مختار صاحب صدر جمعیۃ العلما صوبہ بمبئی کا ایک خط آیا ہے جو انہوں نے مدارس کا دورہ کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے، اس میں لکھتے ہیں کہ وہابی اس صوبہ میں اس قومی روپیہ سے جو ترکوں کے دردناک حالات بیان کر کے وصول کیا گیا تھا، اب تک دو لاکھ تقویۃ الایمان چھپا کر مفت تقسیم کر چکے ہیں۔ اب بتائیے کہ ان جماعتوں کا ملانا زر دادن درد سر خریدن ہوا یا نہیں، اپنے ہی روپے سے اپنے ہی مذہب کا نقصان ہوا۔

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

الغرض: دوسرے فرقے ہم سے کسی طرح نہیں مل سکتے، ملیں تو دھوکا ہے، جس سے ہمیں اور ہمارے مذہب کو سخت مضرت ونقصان پہونچتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ کتنا بڑا نقصان ہے کہ ان کی بدولت کروڑوں سنی چھوٹ جاتے ہیں جو ان کے شامل ہونے کی وجہ سے علاحدہ رہتے ہیں، مگر اب تک یہی رہا کہ سنیوں کی کثیر تعداد کو چھوڑا گیا اور ان مختلف فرقوں کے ملانے کی کوشش کی گئی جس میں مختلف قسم کے درندے ہیں کہ ان کے جمع کرنے سے بجز فتنہ اور فساد کے کچھ حاصل نہیں، اتفاق کی کوششوں میں ناکامی کا اصل راز یہی ہے اور اسی وجہ سے حامیان اتحاد سات کروڑ مسلمانوں کے اجتماع سے اب تک محروم رہے۔ شریعت طاہرہ نے ان گمراہ فرقوں کے ساتھ اتحاد کی اجازت نہیں دی بلکہ ان سے جدا رہنے اور اجتناب کرنے کا حکم دیا ہے۔

حدیث شریف میں ہے: قال النبی ﷺ: من وقر صاحب بدعة فقد أعان على هدم الاسلام.

جو مبتدع کی توقیر کرے وہ اسلام کے ڈھانے پر مدد کرتا ہے۔

دوسری حدیث شریف میں ہے: لا تجالسوهم ولا تشاربوهم ولا تواكلوهم.

ان کے ساتھ مجالست وہم نشینی نہ کرو نہ ان کے ساتھ مواکلت ومشاربت کھانا پینا کرو۔

اور ایک حدیث پاک میں ہے: من جاهلهم بيده فهو مومن ومن جاهد بلسانه فهو مومن ومن جاهد بقلبه فهو مومن وليس وراء ذلك من الايمان حبة خردل.

جس نے ان سے اپنے ہاتھ سے جہاد کیا وہ مومن ہے اور جس نے ان سے اپنی زبان سے جہاد کیا وہ مومن ہے اور جس نے ان پر اپنے دل سے جہاد کیا وہ مومن ہے اور اس کے ماسوا رائی کے دانہ برابر ایمان نہیں۔

قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظّٰلمین.

یاد آنے پر ظالم قوم کے ساتھ مت بیٹھو۔

تفسیر احمدی میں ہے: ان القوم الظّٰلمین یعم المبتدع والفاسق والفاجر والقعود مع کلھم ممتنع.

کہ قوم ظالم بدعتی، فاسق، فاجر، سب کو عام ہے اور سب کے ساتھ ہم نشینی ممنوع۔

علاوہ بریں صدہا نصوص سے بصراحت ثابت ہے کہ فرق ضالہ اور مبتدعہ کے ساتھ اتفاق وارتباط ممنوع اور ناجائز ہے۔

حضور انور علیہ الصلاۃ والسلام کے پردہ فرمانے کا وقت ایسا نازک وقت تھا کہ پھر ایسا نازک وقت قیامت تک کبھی نہ آئے گا۔ خود حضور اقدس ﷺ کی مفارقت اتنا بڑا صدمہ تھا جس نے صحابہ میں تاب وتواں باقی نہ چھوڑی تھی، شب وروز رونا اور بے قرار رہنا ان کا معمول تھا، ابتلائے غم کی یہ کیفیت کہ رفقاء سامنے آئیں سلام کریں اور انہیں مطلق خبر نہ ہو، ادھر دشمنان اسلام نے سمجھ لیا کہ اب وقت ہے اور وہ تیغ وسنان سنبھال کر تیار ہوگئے۔ دنیا کے تمام کفار اسلام کے ساتھ عداوت کی موجیں مارنے والا دل سینوں میں رکھتے تھے، غیظ وغضب میں آپے سے باہر ہوگئے، اس وقت ایک جماعت نے زکاۃ دینے سے انکار کردیا۔ اسلام نوعمر ہے، اس کے مربی پیشوا نے ابھی پردہ فرمایا ہے، رفقاء غم سے بے تاب ہیں، دشمن شمشیر بکف ہیں، اس سے بڑھ کر اور کیا نازک وقت ہوگا، اس وقت صدیق اکبر اس پالیسی پر عمل نہیں کرتے کہ سب کو ملالیں یا غلط کاریوں پر صبر کر کے خاموش ہوجائیں اور دشمنوں کی قوت کے اندیشہ سے کسی سے کوئی باز پرس اور دارو گیر نہ کریں، بلکہ پیغمبر اسلام ﷺ کا یہ پہلا جانشین اس حالت سے ذرا مرعوب نہیں ہوتا اور نہایت ہمت واستقلال اور جرأت وشجاعت کے ساتھ اس قوم کے خلاف جہاد وقتال کا اعلان فرمادیتا ہے جس نے زکاۃ دینے سے انکار کیا تھا، اس کا یہ اثر ہوتا ہے کہ صدیق اکبر رضی

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

اللہ تعالیٰ عنہ کو اس قوم پر غلبہ حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ کفار پر بھی اقتدار حاصل ہوتا ہے اور خلیفۂ رسول کا یہ استقلال کفار کی ہمتیں توڑ دیتا ہے۔

آخر کار صحابۂ کرام کو تسلیم کرنا پڑتا ہے اور واقعات ثابت کرتے ہیں کہ خلیفۂ رسول ﷺ حق پر ہیں۔ تو آج مسلمان شریعت طاہرہ اور پیشوایان دین کا اتباع چھوڑ کر ان کے خلاف راہ چل کر کس طرح منزل مقصود تک پہونچ سکتے ہیں، جس چیز کو شریعت نے ناجائز کر دیا اس سے کوئی فائدہ کیوں کر مقصود ہو سکتا ہے اور کوئی موافق مدعا نتیجہ کیسے حاصل ہو سکتا ہے، لہذا اتفاق کی کوشش کے لیے ہمیں سب سے پہلے اس اصل اعظم کو اپنے پیش نظر رکھنا چاہیے کہ ہمیں اہل سنت کے ساتھ اتفاق کرنا اور انہیں ایک رشتہ میں مربوط کر کے ان کی منتشر قوت کو یکجا کر لینا ہے، یہی ہمیں مفید ہے اور خدا میسر کرے اور ہم اس مقصد میں کامیاب ہو جائیں تو آج سات کروڑ مسلمانوں کی کثیر تعداد ایک متحد قوت نظر آئے اور دوسرے چھوٹے چھوٹے فرقے اس کی شوکت وقوت دیکھ کر خود اس میں ملنے کی کوشش کریں اور ہماری اکثریت انہیں مفسدانہ خیالات سے باز آنے پر مجبور کر دے اور حقیقی اتحاد اور اس کے نفیس برکات دنیا کی قوموں کو نظر آ جائیں۔

اس لیے سب سے پہلے یہ اصل اعظم مدنظر ہونا چاہیے، اب میں اس اختلافات پر بھی تھوڑی بحث کرنا چاہتا ہوں جن سے چشم پوشی کرنا اتفاق کے لیے لازمی اور ضروری ہے۔

تفرقہ واقوام

مختلف مذاہب ملا کر ہرگز ایک نہیں کئے جا سکتے، مذہبی جذبات کو بالکل دبا دینا ممکن نہیں، کسی قوم کا اپنے مذہبی خصوصیات وامتیازات کو آپ کے اتفاق پر فدا کر دینا بالکل نامتصور، ایسی ناممکن بات کے لیے تو بارہا کوششیں کی گئیں، وہ اختلاف جو مسلمانوں کے شیرازہ کو درہم برہم کرتا ہے اور جس کی بنیاد تکبر وغرور اور نفسانیت وخودنمائی کی زمین میں

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

رکھی گئی ہے اس کو دور کرنے کی کبھی کوشش نہیں کی گئی، مسلمانوں کے درمیان شریعت طاہرہ نے عقائد و اعمال سے تو امتیاز قائم کیا ہے، لیکن پیشہ اور حرفت و نسب کو ذریعہ جدال نہیں بنایا، آج ایک مسلمان جو بد مذہب بے دین کافر تک کے لیے آغوش محبت روا رکھتا ہے اپنے حقیقی بھائی سے ملنے کے لیے تیار نہیں، اگر وہ سبزی بیچتا ہے، یا کپڑا بنتا ہے تو مسلمانوں کو مختلف قوموں میں تقسیم کرنا اور انہیں حقارت و نفرت کی نگاہوں سے دیکھنا، وہ سلام کریں تو تیوری میں بل ڈالنا، اتفاق کے لیے سم قاتل ہے، اور جب تک تم میں یہ خصلت موجود ہے اس وقت تک اتفاق کی طمع سعی لا حاصل ہے، اسلام کی قدر کرنے والا کب پیشہ اور حرفہ اور شان و صورت اور نسب و نام پر نظر ڈالتا ہے۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رومی حسین کو بلال حبشی کے قدموں پر نثار کر دیتے ہیں، اور سید عالم ﷺ کے دربار میں متکبر رسائی سے محروم رہتے ہیں جو غریبوں کے ساتھ بیٹھنے میں عار کرتے تھے، مگر مسلمانوں نے ہندوستان میں آکر ہندوؤں کی خصلت اختیار کی، جیسے ان میں قومی تفرقے تھے اور وہ چھوٹی قوموں کو کتوں سے زیادہ ذلیل جانتے ہیں، کتا ان کے چوکے میں آجائے تو چوکا ناپاک نہ ہوگا مگر چھوٹی قوم کا آدمی چوکے میں آنا تو درکنار اس قابل بھی نہیں کہ صبح انہیں منہ دکھا سکے، سفر کے وقت دھوبی کا سامنے آنا ان کے اعتقاد میں سفر کی ناکامی کی دلیل اور فال بد ہے، اسی کی نقل مسلمان کر رہے ہیں کہ پابند شریعت راسخ العقیدہ مسلمان غربت و افلاس کی وجہ سے ذلیل و خوار سمجھے جاتے ہیں، ان کا نام کمین رکھا جاتا ہے۔ ان کو مجلس بلکہ بعض انسانی حقوق تک سے محروم کیا جاتا ہے، ان متکبران نخوت شعار کا عمل ان اسلامی بھائیوں کے دلوں پر نوک نشتر سے زیادہ الم ناک گھاؤ کرتا ہے، ان کا دل اس برتاؤ سے پھٹ جاتا ہے، یہ انہیں حقیر و ذلیل دیکھتے ہیں، وہ ان سے ٹوٹ جاتے ہیں، نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ان کے دلوں میں ان کی ہم دردی نہیں رہتی۔

قرآن پاک میں ارشاد ہوا: ان أكرمكم عند الله أتقاكم.

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

تم میں زیادہ کرامت والا اللہ کے نزدیک تمہارا بڑا پرہیزگار ہے۔

قرآن پاک تو پرہیزگاروں کو اشرف واکرم، خدا کا دوست، اس کا ولی بتاتا ہے مگر آج مسلمانوں کی یہ حالت ہے کہ خدا کے پرہیزگار متقی نیک بندوں کو ان کے حرفہ اور پیشہ کی وجہ سے کمین اور ذلیل کہتے ہیں، اور فاسقوں فاجروں کو، بدکاروں رشوت لینے اور سود کھانے والے ظالموں کو شریف مان لیتے ہیں، اقوام کے یہ تفرقے اور اہل حرفت کو حقارت کی نظر سے دیکھنا مسلمانوں کے اجتماع واتحاد کے لیے زہر ہلاہل ہے، اور اگر آپ اجتماعی قوت حاصل کرنا چاہتے ہیں اور جماعتی طاقت سے زبردست ہو کر دنیا کی قوموں میں عزت ووقار کی زندگی آپ کا مقصود ہے تو اپنے چھوٹوں کو بڑھایئے، چھوٹوں کو ملایئے، گروں کو اٹھایئے، ہمارا ہر بھائی خواہ وہ کوئی پیشہ کرتا ہو ہماری نگاہ میں دنیا کے تاجوروں سے زیادہ عزیز اور پیارا ہے، اس کو دیکھتے ہی ہمارا چہرہ شگفتہ ہو جانا چاہیے۔

یہ کس قدر افسوس ناک ہے کہ ایک مسلمان کے پاس دوسری قوم کا کوئی شخص آتا ہے تو وہ اس کا اکرام اور اکرام میں یہ مبالغہ کرتا ہے کہ اپنی جگہ اس کے لیے چھوڑ دیتا ہے، لیکن اگر ایک غریب مسلمان اس کے پاس پہونچتا ہے تو اس کو ان کی مجلس میں باریابی حاصل نہیں ہوسکتی، اپنوں کو جو قوم اغیار سمجھتی ہو اور اغیار کے ساتھ یگانوں سے زیادہ سلوک کرتی ہو وہ کس طرح دنیا میں کامیاب زندگی بسر کرسکتی ہے، ہمیں تو یہ کرنا چاہیے اور اس منافرت کو جلد سے جلد دور کرنا چاہیے جو ہماری بربادی کا باعث ہے، اگر آپ ان سے محبت کا برتاؤ کریں گے تو وہ آپ پر دل وجان قربان کردیں گے۔

حرفے اور پیشہ کو ذلیل نہ سمجھو، یہ تمہاری کامیابی کا راز ہے، اگر آج ہم میں یہ بات نہ ہوتی تو ہم میں صدہا گداگر اور چوراچکے بھی نہ ہوتے، پیشہ کرنا عیب قرار دیا جاتا ہے، اس سے شرم آتی ہے تو نوکری اور غلامی کی زندگی اختیار کرتے ہیں، نوکری اور خدمت گاری میسر نہیں آتی تو چوری اور گداگری کے سوا چارہ ہی کیا ہے، خدارا ہوش میں آؤ اور تباہ کر ڈالنے والے غرور ترک کرو۔

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

باہمی سلوک

اس کے علاوہ مسلمانوں کے باہمی سلوک اس قدر خراب ہیں جو ان کا شیرازہ درست نہیں ہونے دیتے، جو عنایتیں اور مختنیں اپنے بھائیوں کے ساتھ لازم تھیں وہ سب اغیار کے لیے بہ منت حاضر ہیں، دوسرے کی دعوت اور اپنے گھر فاقہ، درگذر ایسی چیز ہے جو کریم النفس آدمی کی بہترین خصلت شمار کی جاتی ہے، چھوٹی سی خطا پر گرفت نہ کر کے دوسرے کی غلطی یا زیادتی سے چشم پوشی کر کے اخوت ومحبت کو محفوظ رکھئے اور غیظ وغضب کی آگ میں انس ومحبت کا سرمایہ نہ پھونکئے، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ مسلمانوں میں یہ صفت نہیں ہے۔ عفو درگذر اور فروگذاشت کی خصلت ان سے کنارہ کرگئی ہے، ایسا نہیں، یہ خصلتیں سب ہیں اور ضرور ہیں اور دنیا کی قوموں سے زائد ہیں لیکن بے محل صرف ہوتی ہیں، عفو درگذر ہندوؤں کے ساتھ صرف کی جاتی ہے، یہاں تک کہ خون معاف کردیئے جاتے ہیں، لوٹ مار تاخت وتاراج سے چشم پوشی کرلی جاتی ہے اور حد سے گزر کر یہاں تک نوبت پہونچ جاتی ہے کہ جوش محبت میں مذہبی حقوق سے دستبرداری کرلی جاتی ہے، وہ ظلم کرتے ہیں اور یہ بشوق ناز بردار کی طرح اس کو خوش دلی سے برداشت کرتے ہیں اور یہ اعلان کردیتے ہیں کہ تم جو چاہو کرو ہم کبھی تم سے پھرنے والے نہیں، ان کے لیے ان کی آغوش محبت واہی رہتی ہے، لیکن حقیقی بھائی سے تن جاتے ہیں، تو ایک پرنالہ پر اور چار انگشت زمین پر مقدمہ چل پڑتا ہے اور ہائی کورٹ سے ادھر ختم نہیں ہوتا، کوئی پنچایت اس کو طے نہیں کرسکتی، صدہا نظیریں ہیں کہ دو بھائی ایک درخت پر لڑے اور جائداد ہندوؤں کے پاس پہونچ گئی دونوں نادار ہوگئے، مگر اب ریاست کی جگہ باہمی عداوت ہے، دولت کھوچکے تو ایک دوسرے کی آبروریزی ہے، خود کچھ نہیں کرسکتے تو چاہتے ہیں کہ دوسروں ہی سے بھائی کو ذلیل کرادیں۔

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

اب ان اغیار کی جرأت ہوتی ہے اور خود یہ بھائی صاحب بھی اغیار کی نظر میں وہی حیثیت رکھتے ہیں، مال بھی گیا، دونوں کی آبرو بھی گئی۔ اس طرح مسلمان اپنے سرمایہ اور اپنی آبرو کھو چکے ہیں۔ مگر افسوس کوئی تباہی موجب عبرت نہیں ہوتی، کوئی مصیبت بیدار نہیں کر سکتی، اگر اتفاق کی خواہش ہے تو طبیعتوں کے طیش کم کیجئے، غصہ پر اختیار پیدا کر کے آپس میں درگذر اور فروگذاشت کی عادت ڈالئے، اور اگر آپ کو اپنی طبیعت پر قابو نہ ہو تو اپنے معاملات دیندار مسلمانوں یا دین کے عالموں کو تفویض کیجئے اور ان کے فیصلہ پر کہ درحقیقت وہ شرع مطہرہ کا فیصلہ ہوگا رضامند ہو جایئے اور نزاع ختم کر ڈالئے۔

مسلمانوں کی منازعت میں دوسرے مسلمانوں کو مصالحت کی انتہائی کوشش لازم ہے، اگر دو مسلمان آپس میں لڑیں تو چاہیے کہ اس درد سے محلّہ کا محلّہ بے چین ہو جائے اور جب تک ان میں صلح نہ کرا لے چین سے نہ بیٹھے۔

باہمی اصلاح کی تدابیر

نماز کی پابندی کرو، جماعتوں میں حاضر ہو، اس سے تمہیں اپنے بھائیوں کے ساتھ ملنے اور ان کے حالات دریافت کرنے کا موقع ملے گا اور باہمی محبت زیادہ ہوگی، اس پنج وقتہ اجتماع میں یہ لحاظ رکھو کہ اگر محلّہ کے کسی مسلمان کو دوسرے سے ادنیٰ شکایت ہو تو دوسرے مسلمان درمیان میں پڑ کر اس کو فوراً رفع کر دیں اور اس کے لیے اپنے تمام اثر کام میں لائیں۔ ہر مسلمان دوسرے کا خیر خواہ، مداح، ثناگر بھی ہو اور محتسب بھی، اپنے بھائی کی ہر طرح حفاظت کرے، دوسروں کی نظر میں ذلیل نہ ہونے دے، کسی بدی میں مبتلا پائے تو پوری قوت سے بچائے، اخلاقی دباؤ اور محبت کی تاثیر وہ کام کرتی ہے جو سخت ترین سزاؤں سے نہیں ہو سکتا۔

سمجھانے کے لیے محبت کے لہجے اور خوشگوار طرز گفتگو اختیار کرو، وہ انداز کلام بالکل ترک کر دو جو دوست کو ناگوار ہو، تمہاری زبانیں شیریں ہوں، تمہاری باتیں پیاری

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ہوں، تمہارا طرز عمل محبت پیدا کرنے والا ہو، یہ تعلیم ہے جو اسلام دیتا ہے۔
حدیث شریف میں وارد ہے: المسلم من سلم المسلمون من لسانه ویده۔
حضور علیہ الصلاۃ والسلام فرماتے ہیں: مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان
سے مسلمانوں کو ایذا نہ پہونچے۔
دوسری حدیث پاک میں ارشاد فرمایا: قلت: ما الاسلام؟ قال: طیب
الکلام واطعام الطعام.
حضور ﷺ سے دریافت کیا گیا اسلام کی شان کیا ہے، فرمایا خوش کلامی اور میزبانی۔
ایک اور حدیث شریف میں ارشاد فرمایا: ان تحب للناس ما تحب لنفسك
وتكره لهم ما تكره لنفسك.
یعنی فضائل ایمان میں سے ہے کہ تو اور لوگوں کے لیے وہ پسند کرے جو اپنے
لیے پسند کرتا ہے اور دوسروں کے لیے وہ چیز ناگوار رکھ جو اپنے لیے ناگوار ہو۔
ایک اور حدیث پاک میں وارد ہوا: ان تلق أخاك بوجه طليق.
اپنے بھائی سے ملے تو کشادہ دلی کے ساتھ۔
اسلامی اخلاق پیدا کیجئے، اس خوشبو میں بس جایئے تو آپ پھول کی طرح سر
چڑھائے جائیں گے اور یوں اتفاق کے لیے خالی لیکچر تھوڑی دیر کی واہ واہ اور زینت بزم
کے سوا کچھ نفع نہیں رکھتے۔

مساجد کی انجمنیں

اب ضرورت ہے کہ ہم مساجد کی جماعت کو اپنی بہترین انجمن سمجھیں اور اس
میں شریک ہو کر آپس کی محبت بڑھائیں، ستودہ اخلاق پسندیدہ خصائل پیدا کر کے عملاً
اتحاد و اتفاق کو نشو و نما دیں، امام ہمارا صدر مجلس ہو، تمام نمازی ارا کین انجمن، ہم تن واحد

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

کے اعضاء کی طرح باہم مربوط اور ایک دوسرے کے ہمدرد وغم خوار اور معین ومددگار ہوں۔اپنی دادرسی اور اپنے بھائیوں کی اعانت ہماری انجمن کا مقصد ہوتو انشاء اللہ تعالیٰ اسلامی شوکت کا لطف آجائے، مسجدوں میں جماعتوں کے بعد اس پر غور کیا جائے کہ محلّہ کا کون کون شخص نماز کے لیے حاضر نہیں ہوتا، اس کو حاضر کرنے کی کوشش کی جائے، اور محلّہ کا ہر شخص اس سے ملے، اخلاق ومحبت کے ساتھ مسجد میں حاضر نہ ہونے کا سبب دریافت کرے اور عدم حاضری پر اظہار افسوس کے ساتھ محبت آمیز لہجہ میں پابندی جماعت کی درخواست کرے اور یہ عمل جاری رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو پابندی کی توفیق دے، مگر یہ ملحوظ رہنا چاہیے کہ اس ترغیب میں اپنی تعلے اور اس کی حقارت کا پہلو نہ نکلتا ہو، اماموں کی عظمت کی جائے، محلّہ کے رہنے والے اپنی شادی وغمی کے کام باہم مشورہ سے کریں، اور محلّہ کا ہر شخص اخلاص کے ساتھ دوسرے کی شرکت وامداد کرے، غیبت اور بد گوئی ترک کردی جائے کہ یہ نفاق وعداوت کی بنیاد ہے، ہر مسلمان اپنے مذہبی فرائض ضروریات زندگی میں سب سے اہم وافضل سمجھے۔

اغیار کے ساتھ ہمارا برتاؤ

اس موقع پر میں یہ بات بھی صاف کردینا چاہتا ہوں کہ دیگر مذاہب، مختلف فرقوں اور دوسرے دین والوں کے ساتھ ہمیں کس طرح برتاؤ کرنا چاہیے، اس وقت ہمیں اپنی دوستی اور اپنے تحفظ کی فکر دامن گیر ہے، ہماری تمام کوششیں اسی امر پر مبذول ہیں کہ ہم اپنی بگڑی حالت کو بنالیں اور اپنی روز افزوں ہلاکت کے سیلاب کو کس طرح روکیں، ہمیں جس طرح بھی ممکن ہو امن کی زندگی بسر کرنا چاہیے، جھگڑے اور نزاع کا جس راہ میں خطرہ اور اندیشہ ہو اس سے اجتناب کرنا چاہیے، مسلمان اس کے حامی ہیں، خدا کا شکر ہے جہاں تک مجھے علم ہے کہ اب تک مسلمان ہند کے ہر مقام پر امن کے حامی رہے ہیں اور کہیں ان کی طرف سے

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

فساد نہیں ہوا، واقعات پر بے رعایت رائے قائم کرنے والے ہندو بھی اس سے متفق ہیں گو بعض ہندو پرست لیڈر جن کی زبان ہندوؤں کا خریدا ہوا پریس ہے، مسلمانوں کو بے وجہ مورد الزام قرار دے کر اور ان پر وہ غلط و بے بنیاد الزام لگاتے ہیں، جو ہندوؤں نے حربی حملوں کے ساتھ قلمی اور زبانی حملوں کے طور پر مسلمانوں پر کیے ہیں اور جو بالکل واقع کے خلاف اور محض بے اصل ہیں، میں نے اپنے مقدور تک تحقیقات بھی کیں اور فساد کے مقامات پر خود بھی اس غرض کے لیے گیا اور اپنے عزیز قائم مقاموں کو بھی بھیجا، جہاں تک تفتیش و تحقیق کے ذرائع میسر آ سکے جستجو کی گئی، یہی ثابت ہوا کہ مسلمان جنگ کے لیے تیار نہیں تھے اور انہوں نے لڑائی نہیں لڑی، ہندوؤں نے پوری تیاری اور آمادگی کے ساتھ رائے اور مشورے کر کے ایک منظم مقابلہ کی تیاری کے بعد مسلمانوں پر حملہ کیا اور چونکہ وہ کام ایک مشورت کے ساتھ ہوتا تھا، ان کی مجلسیں اس کام کے لیے ایک وقت معین کر لیتی تھیں، اسی وقت تمام شہر میں مختلف مقامات پر ہندوؤں کے حملے شروع ہو جاتے تھے اور ہر مسلمان مباح الدم اور واجب القتل سمجھا جاتا تھا، مسافر، بچے، عورتیں، بوڑھے، کمزور، بہادری کی مشق کے لیے سورماؤں کے تیر ستم کا نشانہ ہیں۔

مسلمان ایسے اچانک حملوں کی مدافعت بھی نہیں کر سکتے لامحالہ مسلمانوں کو جانی مالی ہر طرح کے نقصان اٹھانا پڑتے ہیں، ہندو چونکہ پہلے سے تیار ہیں، حملے کرنے سے پہلے ہی قانونی کاروائی کرنے کے لیے ایک مستقل جماعت تیار رہتی ہے، وہ مارتے بھی ہیں اور مسلمانوں کو مقدمہ میں ماخوذ بھی کرا لیتے ہیں۔

طبقۂ لیڈران تو ان کا حق نمک ادا کرنا فرض ہی جانتا ہے، اس کے علاوہ سودی قرض کے دباؤ جن پر ہیں وہ مسلمانوں کے خلاف جھوٹی شہادتیں دے کر مسلمانوں کو پھنسوایا کرتے ہیں، ہندوؤں کے اخبار ستم ایجاد خوں خواروں کو مظلوم اور بے گناہ مظلوم مسلمانوں کو جفا کار ثابت کرنے کی پوری پوری کوشش کرتے ہیں، یہ ان کا قلمی حملہ ہوتا

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ہے، ہندوؤں کی ہر ایک جماعت مسلمانوں کو ختم کر ڈالنے کے خیال میں وقف ہوگئی ہے، جسے لٹھ چلانا آتا ہے وہ لٹھ سے، جو آتشیں اسلحہ رکھتا ہے وہ ان سے، جو جھوٹی شہادت دے سکتا ہے وہ اپنی زبان سے، جو حکام رس ہے وہ غلط بیانیوں اور جھوٹی شکایتوں سے، قانون پیشہ مفت وکالت سے، اہل قلم اور ایڈیٹر خلاف واقع خبروں اور شورش انگیز مضمونوں سے، ہندوؤں کی چیرہ دستی اور ستم گاری انتہا تک پہونچا دینا چاہتے ہیں۔ اس کو اپنے مذہب کی اور اہل مذہب کی بہترین خدمت سمجھتے ہیں، اس مذہب کی جس کی دوکان کا نمائشی سائن بورڈ اہنسا (بے آزاری) ہے۔

مسلمانوں کا حکام رس طبقہ کچھ ہندوؤں کے میل جول رعایت مروت سے، کچھ ان کی اکثریت وقوت کے رعب سے کچھ اپنی مالی کمزوری سے ہندوؤں کے خلاف مسلمانوں کی تائید میں حکام تک سچے واقعات پہونچانے سے بالکل مجبور ہے، وہ عام مسلمانوں کے ساتھ اپنی بے تعلقی کا اظہار اور مصیبت زدہ ستم رسیدہ غریبوں کے دکھ درد کا بیان اپنے لیے خطرۂ آبرو سمجھتا ہے، مسلمان وکیل مفت تو کیا مقدمات کی پیروی کریں کافی محنتانہ لے کر بھی بے پروائی کر جاتے ہیں اور اپنی بداخلاقیوں سے ستم کش مسلمانوں کو اور زیادہ پریشان کرتے ہیں، غرض کوئی صورت نہیں ہوتی کہ مسلمان قانون سے بھی فائدہ اٹھا سکیں اور حکومت کی حمایت بھی کچھ ان کے کام آسکے۔

ایسی مجبور قوم کیا لڑائی کا ارادہ کرے گی اور کیا اس میں جنگ کی امنگیں پیدا ہوں گی، اس کو ہندوستان میں رہنے والی تمام قومیں جانتی ہیں کہ فساد انگیزی میں مسلمانوں کا ذرا حصہ نہیں گو کہ ملک کے لیڈران (جو ہندو یا ہندو پرست ہیں) مظلوم اور پامال ستم مسلمانوں کو مجرم قرار دیں، مگر حقیقت یہ ہے کہ ہر مسلمان ہر جگہ لڑائی کے موقعوں سے طرح دیتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ ہندوؤں کے تمام تیوہار نہایت اطمینان کے ساتھ ادا ہو جاتے ہیں، کوئی مسلمان کہیں مزاحم نہیں ہوتا، لیکن جب مسلمانوں کی کوئی تقریب آتی ہے تو ہندو جھگڑے

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

پیدا کرنے کے لیے خلاف معمول نئی نئی رسمیں نکالتے ہیں اور شورشیں پھیلاتے ہیں، ہندوؤں کے معابد کے سامنے مسلمان کہیں کوئی شور وغوغا نہیں کرتے، ان کے کسی کام میں مخل نہیں ہوتے لیکن مسجد کے سامنے سنکھ بجا بجا کر فساد کی بنیادیں پیدا کی جاتی ہیں، ان تمام واقعات سے یہ حقیقت نا قابل انکار ہو جاتی ہے کہ ان خونریزیوں میں مسلمانوں کا قصد وارادہ بالکل شامل نہیں ہے، یہ تنہا ہندوؤں کے جوش وغضب کا نتیجہ ہے۔

مگر اس کے باوجود میں پھر برادران اسلام سے یہی عرض کرتا ہوں کہ وہ امن پر مضبوطی سے قائم رہیں اور اپنے آپ کو جنگ سے بچانے کی کوشش کریں، اس جنگ میں مصروف ہو جانا ہماری قومی اور مذہبی زندگی کے لیے نہایت خطرناک ہے، ہمیں جہاں تک ممکن ہو اور جس طرح ممکن ہو لڑائی کے موقعوں سے طرح دینا چاہیے لیکن ساتھ ہی ہمیں اپنے جان ومال دین وملت کے تحفظ کے لیے ان کی چالوں سے ہوشیار وآگاہ بھی رہنا چاہیے اور یہ سمجھتے رہنا چاہیے کہ یہ دشمن موقع کی تاک میں ہے اور موقع مل جائے تو ہمارے ساتھ کمی کرنے والا نہیں، ہم اپنے آپ کو اس موقع سے بچاتے رہیں، ایسا نہ ہو کہ پچھلے زمانہ کی طرح دشمنوں پر اعتماد کیا جائے، اپنی باگ ان کے ہاتھ میں دے دی جائے، اپنی کشتی کا ناخدا ان کو اپنے کو اپنے ہاتھوں موت کے منہ میں ڈالا جائے، آنکھیں بند کر کے ان کی تقلید کرنے لگیں، جس راہ ہمیں وہ لے چلیں ہم وہ راہ چل کھڑے ہوں، ماضی قریب کی سیاسی جماعتوں اور کمیٹیوں کے غواء سے مسلمان ان غلطیوں کا شکار ہو چکے ہیں جن کے نتائج آج یہ رونما ہو رہے ہیں کہ ہندوؤں نے مسلمانوں کے استیصال پر کمر باندھ لی ہے، کہیں مرتد کرنے کی کوششیں ہیں، کہیں تیغ وتفنگ سے حملے، کہیں قانونی شکنجوں میں کسا جاتا ہے، یہ سب اسی ہندو پرستی کا صدقہ ہے جو پچھلے چار پانچ سال میں مسلمان کر چکے ہیں۔

اب بہت احتیاط کرنا چاہیے کہ کبھی کسی غلطی میں مبتلا نہ ہوں، کبھی اپنے امور ان کے اختیار میں نہ دیں، جس طرح وہ مقابل ہو کر ہماری جان ومال، عزت وآبرو اور دین

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ومذہب کو برباد کرتے ہیں، اس سے زیادہ اعتماد حاصل کر کے دوستی کے پیرایہ میں ہمارے ہاتھوں سے ہم کو نقصان پہونچوا دیتے ہیں، پچھلے دور میں جب مسلمان ہندوؤں پر اعتماد رکھتے تھے انہوں نے طرح طرح کے نقصان ہمیں ان مسلم نما ملت فروشوں سے پہونچائے جو بندۂ طمع ہندوؤں کے کارندے اور کارکن اور ان کی آواز ان کے آرگن تھے اور کٹھ پتلی کی طرح ان کے اشاروں پر ناچا کرتے تھے، ان کے جوش غضب و مسلم آزاری کے لیے یہ مسلمانوں پر چل جانے والے ہتھیار تھے جنہوں نے ہندوؤں کی ٹکٹیاں کاندھوں پر اٹھائیں، پیشانیوں پر قشقے لگائے، سیوا سمتی کے پرتلے گلوں میں ڈالے، اپنے ناموں کے ساتھ پنڈت، لالہ لکھوایا، جے پکاریں، ہندوؤں میں مٹ گئے، یایوں کہیے کہ ہندوان میں حلول ہو گئے، مجمعوں میں اپنے مسلمان ہونے کا انکار کیا، طرح طرح کی خرافات کیں، لیکن ہندوؤں سے ناجائز منفعت کی توقع میں اور ناپاک مال کے لالچ میں مسلم کشی پر کمر باندھی، اسلامی خصوصیات وامتیازات کو مٹایا۔

اسلامی شعائر بند کرنے کی کوششیں کیں، شردھانند جیسے دشمن اسلام کو دلی کی جامع مسجد میں منبر پر بٹھایا، وہاں اس کی تصویریں کھنچوائیں، گنگا جمنا کی سرزمین کو مقدس بتلایا اور مسلمانوں کو طرح طرح کے نقصان پہنچائے، مسلمان انہیں مسلمان سمجھتے تھے، یقیناً اگر ہندوان کا واسطہ اختیار نہ کرتے تو مسلمان ان کے جال میں نہ پھنستے، ان پر اعتماد تھا بھروسہ تھا۔ ترکی کی حمایت اور حرمین طیبین کی اعانت کے نمائشی مرثیے پڑھ پڑھ کر مسلمانوں کو اپنی طرف سے خیر خواہی اسلام اور دردمند ملت کا یقین دلاتے اور ان کی نوا میں اعتبار حاصل کر کے ہندوؤں کی خواہشیں پوری کرتے رہے، ایسے لوگ انگریزی دان طبقات کے بھی تھے، علماء کی وضع بھی تعداد میں کثیر نظر آتی تھی، کہاں تک مسلمان نہ بہکتے اور فریب میں نہ آتے۔ مگر بارے الحمدللہ وہ ظلم ٹوٹا اور اس مکروفریب کے راز فاش ہوئے اور مسلمانوں نے آنکھوں سے دیکھ لیا کہ وہ خیرخواہی کے مدعی دشمن دوست نما تھے، اب

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

مسلمانوں کے لیے اپنے آپ کو ایسے خود غرض ملت فروش مسلم کش دشمنوں سے بچنا نہایت اہم اور بہت ضروری ہے۔

برادران ملت! بہت حزم و احتیاط نہایت دانائی اور بیدار دماغی کا وقت ہے۔ اگر آپ نے غفلت کی سہل نگاری سے کام لیا، ان دوست نما دشمنوں کو پھر ایک مرتبہ موقع دیا اور ان کے ذریعہ سے ہندو سورماؤں کو پھر تم پر تسلط پانے کا موقع مل گیا تو آئندہ پھر آپ کی حالت ہرگز اس قابل نہ رہے گی کہ آپ اپنے آپ کو سنبھال سکو اور کسی قسم کی تدبیر و تنظیم تمہیں فائدہ پہنچا سکے۔ اس لیے اس مصیبت عظمیٰ سے پہلے ہوشیار رہو، دوست دشمن میں امتیاز کرو، اب موقع ہے کہ میں اشارہ کنایہ پر اکتفا نہ کروں اور صاف کہہ دوں کہ تمہاری دشمن ہندوؤں کی کارکن جماعتیں خلافت کمیٹی اور جمعیۃ العلماء ہیں، مجھے ان کے کارناموں کی تفاصیل پر ایک حد تک عبور ہے، لیکن میں وہ تمام لکھوں تو طوالت ہو اور اخبار بیں اصحاب اس سے خوب واقف بھی ہیں، اس لیے اس اجمال پر اکتفا کرتا ہوں اور آپ سے کہتا ہوں کہ تم ہرگز کبھی ایسی جماعت پر اعتبار و اعتماد نہ کرو جو تم سے اسلام کی کوئی خصوصیت، کوئی امتیاز، کوئی ادنیٰ رسم، یا تمہارا کوئی جائز شرعی عرفی یا قانونی حق چھوڑنے کے لیے اشارہ بھی کرے۔ الحذر الحذر ۔

در بہائے بوسہ جانے طلب
میکنند ایں داستانان الغیاث

الحاصل: مسلمان ہندو اور ہندو پرستوں سے پرہیز کریں، اپنے امور ان کے ہاتھ میں نہ دیں، اپنے آپ کو ان کی رائے کے سپرد نہ کریں، رہزنوں کو رہنما نہ بنائیں، ان کی مجالس میں شرکت نہ کریں، ان کی چکنی چپڑی باتوں اور درد اسلام کے دعاوی سے دھوکہ نہ کھائیں، حریفان چابک فن سے بچیں۔

بھاگ ان بردہ فروشوں سے کہاں کے بھائی

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

پیچ ہی ڈالیں جو یوسف سے برادر ہو کر

ہندوؤں کے میلوں میں، مذہبی رسموں میں، کھیلوں تماشوں سانگوں میں جانے سے احتراز اور پرہیز لازم سمجھیں، اسی طرح ان کے جلسوں میں شرکت سے اجتناب کریں، ہندوؤں کے ٹریکٹ اور اخبار جو مسلمانوں اور ان کے مذہبی پیشواؤں اور اسلامی بادشاہوں کی ہجو سے پر ہوتے ہیں ہرگز نہ دیکھیں کہ اس کے دیکھنے سے رنج اور صدمہ اور طبیعت میں اشتعال پیدا ہوتا ہے اور کوئی فائدہ مرتب نہیں ہوتا، باقی معاملات میں جہاں تک وہ اخلاق سے برتاؤ کریں ان کے ساتھ اخلاق برتا جائے، مگر جہاں سے مذہب کی سرحد شروع ہو اس میں ہر غیر مذہب والے سے کنارہ کیا جائے۔

ہندو حملہ آور ہوں تو کیا کرنا چاہیے

اسی سلسلہ میں یہ عرض کر دینا بھی ضروری ہے کہ جہاں ہندوؤں میں حملے کی تیاریاں پائی جائیں وہاں فوراً حکام کو مطلع کر کے فساد روکنے اور امن قائم رکھنے اور اپنی جان و مال کی حفاظت کی استدعا کی جائے۔

نیز یہ کوشش کی جائے کہ بازاروں اور سڑکوں میں گانے اور باجے کے ساتھ ہر جلوس ممنوع قرار دیا جائے خواہ وہ ہندوؤں کا ہو یا مسلمانوں کا، اگرچہ مسلمانوں کا کوئی جلوس دل آزار نظموں اور توہین آمیز گیتوں پر مشتمل نہیں ہوتا، لیکن چونکہ ہندوؤں کے جلوس جو آئے دن نکلتے رہتے ہیں ان میں ایسی اشتعال انگیزیاں ہوتی ہیں، اس لیے ہم یہ چاہتے ہیں کہ فتنہ کی بنیاد ہی قطع کی جائے، گو اس میں ہم پر بھی ایک پابندی عائد ہو۔

ہندو سنگٹھن

ہندو سنگٹھن اور مہا سبھا اور سیوا اسمتی کی جماعتیں جنہوں نے ملک کی فضا میں شرر

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

افشاں کر کے جنگ وجدل کی آگ بھڑکا دی ہے اور ان کی وجہ سے ہم جانی اور مالی بہت سے نقصان اٹھا چکے ہیں اور ہماری امن خطرہ میں پڑ گئی ہے، ان کی کارگزاریوں کو غور کے ساتھ دیکھ کر حسب موقع گورنمنٹ کو اس سے آگاہ کرتے رہنا چاہیے اور کافی ثبوت بہم پہنچا کر گورنمنٹ سے چارہ جوئی کرنا چاہیے۔

ہندو کثیر التعداد، کثیر المال، حکومت کے ایوان و دفاتر میں دخیل باریاب، ہر جگہ انہیں کی کثرت، وہی صاحب اسلحہ، باوجود اس کے وہ رات دن جن سرگرمیوں اور تیاریوں میں مصروف ہیں وہ ہمارے لیے سخت خطرہ ہیں، اور جب سے یہ تیاریاں شروع ہوئی ہیں ملک کی امن کس خدشہ کی حالت میں ہے، گورنمنٹ کو اس پر توجہ دلائی جائے، غرض واقعات پیش آنے سے پہلے مسلمان حکومت کو حالات سے باخبر کریں اور اپنی حفاظت کی تدابیر دریافت کریں، اگر کہیں حفظ ماتقدم کی تدابیر کام نہ دیں اور دشمن حملہ آور ہو جائے تو تمام کوشش اور کامل جدوجہد اور اتفاق کے ساتھ قانونی چارہ جوئی کر کے ظالم کو سزا دلانا چاہیے۔

ایسی حالت میں ہندو اور ہندوؤں کے زیر اثر وکلا سے کام نہ لیا جائے، اور حکام کو واقعات کی اطلاع دینے میں پوری کوشش کی جائے، پٹے ہوئے مسلمان گھر میں چھپ کر نہ بیٹھیں، دادخواہی کے لیے حکومت کے دروازہ پر پہونچیں۔

حکومت کا محکمہ تفتیش

حکومت کا محکمہ تفتیش بیشتر ہندو اور مسلمان افراد ہی پر مشتمل ہے اور ہندوؤں کی تعداد ہر صیغہ میں زیادہ ہے اور وہ خواہ کسی صیغہ میں مذہبی اور قومی جذبات میں دوسرے ہندوؤں سے کچھ کم نہیں، ایسی حالت میں جب تفتیش ان کے ہاتھ میں ہو تو انہیں ہمارے نقصان رسانی کے بہت سے مواقع مل سکتے ہیں، اس کے لیے مسلمانوں کو ہر مقام پر خواہ وہاں ہندوؤں سے جنگ کا خطرہ ہو یا نہ ہو ایسے افراد کی ایک جماعت بنالینا چاہیے جس کا چال چلن

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

قابل اعتراض نہ ہو، ذی وجاہت ہوں، ہمدرد اسلام ہوں، ہندوؤں کے قرض وغیرہ کا دباؤ ان پر نہ ہو، جماعت تفتیش کنندہ کے نام سے موسوم ہو، اس جماعت کا یہ فرض ہو کہ ہندو مسلمانوں کے ہر معاملہ میں فوراً پہونچے اور تفتیش کے وقت پولس کے ساتھ رہ کر نگرانی کرے اور اپنے مقدور تک واقعات کی اصل وحقیقت دریافت کرنے میں پولس کو مدد دے، اور بہت دانائی کے ساتھ تفتیش کے کام پر غور کرے اور انہیں غلطی میں مبتلا ہونے سے بچائے، اور مظلوم مسلمانوں کو جو عادتاً گھروں میں چھپ کر بیٹھا کرتے ہیں اور اس خوف سے کہ بدنی اور مالی نقصان اٹھانے کے بعد ہندوؤں کی چالاکیوں سے ہمیں قانون کا شکار بھی بنیں گے وہ چھپتے اور بچتے پھرا کرتے ہیں، ایسے لوگوں کو تسلی دے کر سامنے لائے اور ان سے ان کی حالتوں کا اظہار کرائے، اور مقدمات میں نہایت خوبی کے ساتھ پیروی کرے، یہ انتظام ناگزیر ہے، اگر یہ انتظام کرلیا گیا تو ممکن ہے کہ مسلمان ایک حد تک حریفوں کے ظلم سے محفوظ رہ سکیں۔

مسلمانو! بیدار ہو اپنے کام خود سنبھالو، اپنے آپ کو ہمسایہ قوم کی بے رحمی کے حوالے نہ کرو، خود ہی حفاظت کی تیاری کرو، آخر خواب غفلت تا کے۔

سوراج

آج کل سوراج کی تجویز درپیش ہے اور جس سبز باغ کی طمع میں مسلمانوں نے بہت نقصان اٹھائے ہیں وہ درحقیقت ہندو راج ہے، خدانخواستہ اگر اس تمنا میں ہندو کامیاب ہوگئے تو یہ اسباب ظاہر یہ مسلمانوں کے استیصال کی بنیاد ہے، ابھی سوراج نہیں ملا ہے تو ہندوؤں کے ظلم وستم کا یہ حال ہے کہ ہمیں جان ومال اور سب سے زیادہ عزیز اور پیارے مذہب کے لالے پڑ رہے ہیں، خدا نہ کرے سوراج مل گیا تو پھر ہندو مسلمان کو لقمہ ہی کر جائیں گے۔

واقعات نے پردہ کھول دیا ہے، اس لیے میں اس ضمنی بحث کو صرف یہ کہہ کر ختم کرتا ہوں کہ ہم سوراج کو مسلمانوں کے حق میں ایک تباہ کن مصیبت سمجھتے ہیں، اب میں مسلمانوں کی معاشرت کے متعلق اجمالی گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ہماری معاشرت

ہماری معاشرت اس وقت جیسی خراب ہے اور ہم جس نازک حالت کو پہونچ گئے ہیں وہ ظاہر ہے، ہمارے پاس زمینیں نہیں رہی ہیں، بودوباش کے لیے جھونپڑے تک نہیں ہیں، مسلمان قصبوں اور ضلعوں میں اکثر کرایہ کے مکانوں میں رہتے ہیں اور جو کسی مکان کو اپنا بناتے ہیں وہ مجازاً بناتے ہیں، حقیقتاً وہ مکان کسی ہندو کا ہوتا ہے جو ابھی تک ان کے نام سے تو موسوم ہے لیکن قرضہ میں مکفول ہے اوران کی استطاعت سے باہر ہے کہ اسے واگذاشت کراسکیں۔

بہت نادرلوگ ہوں گے جو اس مصیبت میں گرفتار نہ ہوں، ملک میں ہماری ایک مسافر کرایہ دار کی سی حیثیت رہ گئی ہے، یہاں کی زمینوں سے ہماری ملک اٹھ چکی، اسی وجہ سے اب ہندوؤں کا یہ خیال ہے کہ ان خانہ بدوشوں کو ملک بدر کردینا چاہیے جو نہ کسی حصہ زمین کے مالک ہیں، نہ معاش کا کوئی ذریعہ رکھتے ہیں اور بظاہر جو حصہ ہائے آبادی ان کے قبضہ میں ہیں قریب قریب ان کے برابر ہندوؤں کے سودی قرضے بھی ہیں تو اب ملک خالص ہندوؤں کا ہے، کیا وجہ ہے کہ ان خانہ بدوشوں کو اس ملک میں رہنے دیا جائے، ہمارا ذریعہ معاش صرف نوکری اور غلامی ہے اور اس کی بھی یہ حالت ہے کہ ہندو تو اب مسلمان کو ملازم رکھنے سے بھی پرہیز کرتے ہیں، رہیں گورنمنٹی ملازمتیں ان کا حصول طول امل ہے، اگر رات دن کی تگ ودو اور ان تھک کوششوں سے کوئی معقول سفارش بھی پہونچی تو کہیں امیدواروں میں نام درج ہونے کی نوبت آتی ہے، برسوں بعد جگہ ملنے کی امید پر روزانہ خدمت مفت انجام دیا کرو، اگر بہت بلند ہمت ہوئے اور قرض پر بسر اوقات کرکے برسوں کے بعد کوئی ملازمت حاصل بھی کی تو اس وقت تک قرض کا اتنا انبار ہوجاتا ہے جس کو ملازمت کی آمدنی سے ادا نہیں کرسکتے، پھر ہندوؤں کی اکثریت کے باعث آنکھوں میں

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

کھٹکتے رہتے ہیں اوران کے ساتھ گذارا کرنے کے لیے مجبوری ان کی خوشامد اور مسلمانوں کے ساتھ بدسلوکی کرنا پڑتی ہے، یہی وجہ ہے کہ مسلمان اہل معاملہ مسلمان اہلکاروں کے عموماً شاکی ملتے ہیں، ہمیں یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ ہماری روزی نوکری میں منحصر ہے، ہمیں حرفے اور پیشے سیکھنا چاہیے اور حرفتوں کے عیب ہونے کا خیال درحقیقت ہندوؤں کی صحبت کا اثر ہے، اپنے دماغوں سے نکال ڈالنا چاہیے۔

اعلیٰ اہل کار ادنیٰ فروگذاشت پر برخاست ہوکر نان شبینہ کامحتاج ہوجاتا ہے، اور اس کی متوسط حیثیت افسر کی ایک گردش چشم سے خاک میں مل جاتی ہے، پھر وہ عمر بھر شکستہ حال در بدر پھرا کرتا ہے، جولوگ کل تک اس کی عزت بلکہ خوشامد کرتے تھے وہی اسے حقارت کی نظر سے دیکھنے لگتے ہیں، اب اس کی تمام قابلیتیں ہیچ ہیں، سندیں بیکار ہیں، زندگی وبال ہے، اولاد کی تربیت اس ناداری میں کیوں کر ہوسکے، خودتباہ اورنسل برباد لیکن اگر وہ پیشہ ور ہوتا، ہاتھ میں کوئی ہنر رکھتا تو اس طرح محتاج نہ ہوجاتا، نوکری گئی بلا سے، اس کا ذریعہ معاش اس کے ساتھ ہوتا، ہمیں نوکری کا خیال ہی چھوڑ دینا چاہیے، نوکری کسی قوم کو معراج ترقی تک نہیں پہونچا سکتی، دستکاری اور پیشے اور ہنر سے تعلق پیدا کرنا چاہیے، یہ وہ دولت ہے جو نہ دشمن چھین سکتا ہے نہ کہیں رہن یا مکفول ہوسکتی ہے، بے منت روزی کا ذریعہ ہے، جن قوموں کے ساتھ ہاتھ میں حرفت یا پیشہ ہے وہ ان نوکری کرنے والوں سے بدرجہا بہتر زندگی بسر کرتے ہیں۔

دوسرا کام تجارت ہے جس کو ایک نا معلوم مدت سے مسلمانوں نے عیب قرار دے رکھا ہے، حریف قوم تجارت ہی کی بدولت صاحب ثروت ہوگئی، آج ہماری زندگی کے ضروریات انہیں قوموں کے ہاتھ میں ہیں جنہوں نے ہمیں اعلان جنگ دے دیا ہے، ہر قسم کی تجارت میں وہ دخیل ہیں اور مسلمانوں کی دولتیں روز بروز ان کے قبضہ میں آتی چلی جاتی ہیں، ہر بڑی سے بڑی چیز ابتداء میں بہت چھوٹی ہوتی ہے اور وہ بتدریج بڑھتی

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ہے، مسلمان یہ خیال چھوڑ دیں کہ جب تک ہزار ہاروپیہ کا سرمایہ نہ ہو تجارت نہ کریں گے۔
تھوڑے سرمایہ سے کام شروع کریں اور مستعدی و نیک نیتی سے کرتے رہیں
، انشاء اللہ تعالیٰ کچھ عرصہ میں یہ چھوٹا کام ہی بڑھ کر بڑا ہو جائے گا، میں اکثر اپنی تحریروں میں تجارت پر زیادہ زور دیتا ہوں، کئی صاحبوں نے میری تحریک سے تجارت شروع کی، ان کا سرمایہ نہایت قلیل تھا مگر اب تھوڑے ہی دنوں میں انہوں نے اپنا کام بہت بڑھالیا، روزانہ کے خرچ اسی دوکان سے نکالتے ہیں اور دوکان میں بھی زیادہ کرتے جاتے ہیں، کچھ پس انداز بھی کر لیتے ہیں، جس قدر روپیہ لگایا تھا اس سے زیادہ مال اس وقت دوکان میں موجود ہے، اتنا ہی دوسروں پر قرض ہے اور جو کھایا خرچ کیا وہ اور نقد اس کے علاوہ ہے۔

درحقیقت یہ خیال کہ اگر بڑا سرمایہ نہ ہوگا تو ہمارا کام چل ہی نہ سکے گا تجارت کے اصول سے ناواقفی ہے، ہمسایہ قوم کو دیکھئے جو تجارت میں بہت ماہر ہے اور جس کا تجارت پیشہ ہو گیا ہے، ان میں اگر لاکھوں اور کروڑوں کے سرمایہ دار بھی ہیں تو ان میں وہ بھی ہیں جو زیادہ سے زیادہ آٹھ آنے کے چنے یا سگریٹ اور پان لے کر بیچتے پھرتے ہیں اور اس سے بھی کم حیثیت وہ ہیں جو آلو کی چاٹ کے خوانچے لگاتے ہیں، ان کے سرمایہ پر نظر کیجئے اور پھر یہ دیکھئے کہ چاٹ بیچ کر یہ اپنے تمام کنبے کی پرورش کرتے ہیں، مکان بناتے ہیں، شادی بیاہ کرتے ہیں، بیماری اور موت کے خرچ اٹھاتے ہیں، قومی اور مذہبی کاموں میں دیتے ہیں اور تھوڑے دنوں میں معقول رقم پیدا کر کے دوکان لے کر بیٹھتے ہیں، ہم کیوں خواب غفلت میں ہیں، ہم پر کیا ادبار ہے، نوکری کی تلاش میں پریشان حال مارے پھریں، عمر گزر جائے مگر تجارت نہ کریں۔ اگر سبزی یا میوے بھی بیچتے تو بسر اوقات کی شکل نکل آتی، پان، چھالیہ، سگریٹ، دیاسلائی لے کر بھی بیٹھ جاتے تو کچھ نہ کچھ تو ہاتھ آتا اور ذلت کے ساتھ دھکے کھانے سے بچ جاتے۔

برادران اسلام! تمہارے بزرگ تجارت کرتے تھے، تجارت عیب نہ سمجھی جاتی

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

تھی، تم تجارت کرو اور ضروریات زندگی کی تجارت کرو، کھانے پینے پہننے اور ضرورت کی چیزیں کبھی نہیں رکتیں، سرمایہ کم ہو تو خوف نہ کرو، اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے کام شروع کردو، اور دوسرے مسلمان اپنے مسلمان بھائیوں کی تجارت کو ترقی دینے میں مدد کریں۔

اس کی ہمت افزائی کا خیال رکھیں، اس کی تجارت کو فروغ دینے کی کوشش کریں، سرمایہ دار اصحاب کسی اطمینان کے بعد معمولی نفع تجارتی پر اس کو روپیہ دیں اگر وہ ضرورت سمجھتا ہو اور تجارت کو روپے کی ضرورت ہو، بہتر ہو کہ ہر مسلمان چند مسلمانوں کے مشورہ کے بعد اپنا کام شروع کرے اور مشیر اپنی بہتر رائے سے اس کی مدد کریں، بیکار لوگوں کو چھوٹی چھوٹی تجارتیں شروع کرائی جائیں اور ان کی حوصلہ افزائی کے لیے مسلمان ان سے خریداری کریں۔

سائل جو مختلف صورتوں میں شب و روز آتے رہتے ہیں انہیں کو رفق و محبت کے ساتھ تجارت یا حرفت پر آمادہ کیا جائے اور وہ تیار ہو جائیں تو ان کو سوال سے روکا جائے اور مسلمان خود ان کے لیے ایک معمولی چندہ کریں جو ایسی ادنیٰ رقموں سے جمع کیا جائے جو معمولاً سائلوں اور دریوزہ گروں کو دی جاتی ہیں، پھر انہیں اپنی نگرانی میں کوئی کام کرادیا جائے اور نگرانی رکھی جائے، اس میں ہر طرح کی صورتیں پیش آئیں گی اور ہر قسم کے آدمیوں سے واسطہ پڑے گا، مگر تحمل و برداشت سے کام کیے جائیں، انشاء اللہ تعالیٰ بہت سے لوگوں کی اصلاح ہو جائے گی۔

نکمے اور بیکار لوگوں کے لیے بھی شغل سوچے جائیں اور ان کے لیے کوئی نہ کوئی ایسا کام تلاش کرنا چاہیے جو ان کی معاش کا ذریعہ ہو سکے، خواہ وہ مسجد یا مدرسہ یا مسافر خانہ یا قبرستان کی خدمت یا نگرانی ہی ہو، ہر شخص کو لازم کر لینا چاہیے کہ وہ اپنے کسب سے کچھ نہ کچھ زمین خریدے اور اپنے مسکن حاصل کرنے کے لیے شاقہ محنت اٹھائے، بلکہ اگر نامناسب نہ ہو تو بجائے دولت و مال اور تعلیمی سند۔ کے شادی کے وقت یہ دریافت کیا جائے

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

کہ لڑکے نے اپنے کسب ومحنت سے کتنی زمین خریدی ہے، خواہ باپ نے کیسی کثیر جائداد چھوڑی ہو، مگر لڑکے کو اس وقت تک لائق نہ سمجھنا چاہیے جب تک وہ اپنے زور بازو سے کچھ پیدا نہ کرے، ماں باپ خواہ کیسے ہی غنی، دولت مند، جاگیر دار یا تاجر ہوں مگر یہ ضروری سمجھیں کہ پندرہ سال کے بعد لڑکے کو کوئی نہ کوئی معاش کا کام شروع کرادیں۔

اگر وہ تعلیم پاتا ہے، تب بھی اس کے لیے ایسا کام ٹھیکہ یا تجارت تجویز کریں جس میں وقت صرف ہو مگر آمدنی پیدا ہو سکے تا کہ بچے اس عمر سے تجارت یا حرفت اور کسب مال کے خوگر وعادی ہو جائیں، ہر بچے کے لیے روز پیدائش سے ایک روپیہ یومیہ جمع کیا جائے تو سالانہ روپے کے حساب سے پندرہ سال میں چوراسی روپے چھ آنے ہو سکتے ہیں، ابتدائی کام شروع کرنے کے لیے یہ رقم کچھ بری نہیں ہے۔

بہت سی تجارتیں ایسی ہیں جنہیں آدمی تعلیم کے دوران جاری رکھ سکتا ہے، ان میں وقت بہت کم صرف ہوتا ہے، بچوں کی تجارتوں کی نگرانی والدین رکھیں اور انہیں والدین مدددیں، مسلمانوں کو تجارت مسنون وموجب برکت ہے، مگر خدا جانے کیا مصیبت ہے کہ اس زمانہ میں مسلمان تجارت سے بالکل بیگانہ ہیں، اس کے علاوہ ترقی کا دارومدار تجارت پر ہے، یہ بھی قابل لحاظ ہے کہ تجارت ہماری بقا کے لیے بھی ضروری ہے، ہماری زندگی کی ضروریات اغیار کے ہاتھ میں ہیں، اس وجہ سے ہر وقت ان کی ناجائز خوشامد کرنی پڑتی ہے اور اندیشہ رہتا ہے کہ اگر وہ ہم سے خفا ہو گئے تو ہمارا کھانا پینا بند کر دیں گے، چنانچہ کئی جگہ ایسا بھی ہو چکا ہے کہ ہندوؤں نے مسلمانوں سے لین دین ترک کر دیا، غلہ ان کے ہاتھ میں تھا اب بجز بھوکے مرنے کے اور کیا صورت تھی، اگر ہمارا بھی اس تجارت میں دخل ہوتا تو وہ ہمیں اس طرح مجبور نہ کر سکتے۔

حیرت ہے کہ زمانہ کے انقلاب مسلمانوں کے لیے تازیانہ عبرت نہیں ثابت ہوتے اور کسی مصیبت سے ان کی آنکھ نہیں کھلتی، برادران ملت! نوکری اور ملازمت کے خیال چھوڑ کر تجارت پر ٹوٹ پڑو تو دیکھو تھوڑے عرصے میں تم کیا ہوئے جاتے ہو۔

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

مصارف

اس کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنے مصارف کم کرنے کی شب وروز فکر کرنی چاہیے،اس سے یہ مدعا تو نہیں ہے کہ امور خیر بند کیے جائیں،اس کا تو وہی مشورہ دے گا جسے خیر سے ضد ہو،مگر مقصد یہ ہے کہ فضول خرچ سے جو مسلمانوں کی امتیازی خصلت بن گیا ہے بچو اور جہاں تک ممکن ہو کم سے کم خرچ میں کام چلاؤ، بے اندازہ خرچ کے سامنے سلطنت بھی کوئی چیز نہیں ہے،خرچ کم کرنے کے لیے جماعتی اثر سے بھی کام لو،اگر یہ بات ثابت ہو جائے کہ کسی شخص نے اپنے اولاد کی شادی کے لیے سودی قرض لے کر دعوت کی ہے اس کے یہاں شرکت نہ کرو،دعوت نہ کھاؤ،تا کہ آئندہ پھر دوسرے کی جرأت نہ ہو، بلکہ بہتر یہ ہے کہ شادی اور بیاہ کے موقع پر برادری کے منتخب اشخاص یا اعزاء واہل محلّہ سے مشورہ کیا جائے کہ شادی کرنا ہے،اس میں کتنا خرچ کیا جائے،وہ اس شخص کی حیثیت اور اولاد اور خرچ کا حال معلوم کر کے اس کو اتنے خرچ کی اجازت دیں جس کا برداشت کرنا اس کی موجودہ حالت سے دشوار نہ ہو،اگر اس سے زیادہ خرچ کرے تو شرکت نہ کریں۔

روزمرہ کے خرچ فکر کر کے گھٹائے جائیں اس میں زیادہ نفع ہے گو بالفعل بہت تھوڑا نظر آئیں،کھیل تماشے دیکھنا بالکل موقوف کرو،ناٹک اور تھیٹر وغیرہ میں جہاں تک معلوم ہو سکا ہے مسلمانوں کی تعداد ہندوؤں سے زیادہ ہوتی ہے،باوجودیکہ ملک میں ہندو مسلمانوں سے سہ چند زیادہ ہیں،یہ خصلتیں ہمیں برباد کر رہی ہیں،انہیں چھوڑو اور غور کر کے ہر فضول اور بے فائدہ کام میں مال ضائع کرنے سے بچو،اسراف کی حالت میں آمدنی خرچ کے لیے کافی نہیں ہوتی تو قرض لینا پڑتا ہے،یوں قرض نہیں ملتا تو سود کی مصیبت اختیار کی جاتی ہے۔

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

سودی قرض

سودی قرض وہ بلا ہے جو لیتے وقت تو مال مفت معلوم ہوتا ہے اور اس روپیہ کو آدمی بے دردی سے خرچ کرتا ہے، لیکن وہ بہت جلد گھر بار نیلام کر کے محتاج بنا دیتا ہے، اس کی صد ہا نہیں بلکہ لاکھوں نظیریں موجود ہیں، مسلمانوں میں فیصد پانچ آدمی مشکل سے نکلیں گے جو قرض لینے سے احتیاط کرتے ہوں، امیر سے لے کر غریب تک ہر اسی مصیبت میں گرفتار ہے، روزانہ کچہریوں میں سودی ڈگریاں اور قرقیاں نکلتی رہتی ہیں اور مسلمانوں کے مال دشمنوں کے قبضے میں پہونچ کر اسلام کی مخالفت اور بیخ کنی میں صرف ہوتے رہتے ہیں، ہندو ہمارے خون چوس گئے اور ہم سوتے ہی رہے، ہر شخص قرض لیتے وقت یہ یقین رکھتا کہ وہ یہ قرض بہت جلد بآسانی اپنی موجودہ آمدنی سے ادا کر دے گا، یا یہ وہم بندھ جاتا ہے کہ کوئی غیر معمولی آمدنی عنقریب ہو جائے گی، بس فوراً یہ روپیہ ادا کر دیا جائے گا، بہت سے لوگ دست غیب کے عمل اور کیمیا کے بھروسے جائداد کھو بیٹھتے ہیں اور روزانہ کے بے شمار تجربوں سے یہ سبق حاصل نہیں کرتے کہ سودی قرض میں یہ نحوست ہے کہ وہ ادا ہی نہیں ہوتا، آمدنی کم ہو جاتی ہے اور پھر آدمی اپنا خرچ پورا کرنے کے لیے سودی قرض لینے پر مجبور ہو جاتا ہے، جو آمدنی پہلے ہی کافی نہ تھی قرض کے بعد کس طرح کافی ہو سکتی ہے۔

آہ ہماری عقل کیا ہوئی جو ہمیں یہ بتاتی کہ جو مصارف آج پورے نہیں ہوتے جن کی وجہ سے قرض لیا جاتا ہے وہ جائداد نیلام ہونے کے بعد کہاں سے پورے ہوا کریں گے، اس وقت جو تدبیر کی جائے گی وہ آج کر لی جائے تو جائداد بچ رہے اور ہم کل بھیک مانگنے سے تو محفوظ رہیں، افسوس ہماری حمیت کہاں جاتی رہی جو قرض خواہوں کے رسوا کن تقاضوں اور ڈگریوں اور گرفتاریوں اور نیلامیوں کی ذلتوں سے ہمیں بچاتی۔

سود خوار ہر خونی سفاک قاتل سے زیادہ ظالم و بے رحم ہوتا ہے، ہندوؤں نے

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

بھی عجیب مزاج پایا، جانوروں پر تو بڑا رحم ہے، ان کے پیچھے معزز انسانوں کے خون گوارا ہیں، چونٹیوں کے بلوں میں شکر ڈالتے پھرتے ہیں، مگر انسانوں کو سود کی کند چھری سے نہایت سخت دلی کے ساتھ ذبح کرتے ہیں، کہتے تو یہ ہیں کہ یہ سب اہنسا ہے، ہمیں کسی کا ستانا گوارا نہیں، مگر ان کی بے رحمی کے مقابل قتل کا ظلم کچھ وزن نہیں رکھتا، ایک قاتل ایک وار میں اپنے دشمن کو مار دیتا ہے وہ چند منٹ تکلیف اٹھا کر دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے، چند روز اس کے اعزاء غم اور سوگ کر کے خاموش ہو جاتے ہیں، قاتل کا غصہ بھی قتل کیساتھ ٹھنڈا ہو جاتا ہے اور پھر اپنے دل میں انصاف کر کے نادم ہوتا ہے، اپنے ظلم کے تصور سے خود بیقرار ہو جاتا ہے اور اپنے آپ کو ملامت کرتا ہے اور ڈھونڈتا ہے کہ کسی طرح اپنے ظلم کی تلافی کرتا مگر کوئی صورت ایسی اس کے اختیار میں نہیں ہوتی تو اپنی زندگی کے دن اسی رنج وتعب میں نہایت بدمزہ گزارتا ہے اور بعض تو اس تلخ زندگی کو برداشت نہ کر کے خودکشی کر لیتے ہیں، بعض خود حاضر ہو کر حکومت کے سامنے اپنے جرم کا اقبال کرتے ہیں، لیکن بے رحم سود خوار کسی کے آرام وراحت کو نہیں دیکھ سکتا، ہر دولت مند کی دولت کو تاکتا رہتا ہے اور جب تک اس کا خاتمہ نہیں کر دیتا اسے چین نہیں آتا ہے، اس کی تباہی و بربادی اس کے خاندان اور کنبے کی بدحالی ان کی نسلوں کی ذلت وخواری اسکی عین تمنا ہوتی ہے۔

کل تک جو عزت وثروت کی زندگی بسر کرتے تھے، صاحب خدم وحشم تھے ،انہیں آج بدن چھپانے کو کپڑا میسر نہیں، ان کے مرادوں مانگے ناز پروردہ نور نظر بھوک سے بے دم ہیں، جن کے غلام بھی پیادہ نہ چلتے تھے ان کو آج جھونپڑا میسر نہیں، مگر سود خوار حریص اس طرح کنبے کے کنبے تباہ کر کے گھرانے برباد کرتا ہے اور کبھی اس کو ان کی مصیبت پر رحم نہیں آتا، اسلام نے یہ بے رحمانہ خصلت گوارا نہ فرمائی اور سود خواری حرام کر دی جس کی وجہ سے آدمی حرص میں اندھا ہو کر اپنے معزز وموقر بنی نوع کی ذلت ورسوائی اور دائمی تکلیف ومصیبت کا آرزومند ہو جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

غرض سود ایک عام مصیبت ہے جس نے ہمیں برباد کر دیا، اب ہمیں یہ غور کرنا ہے کہ اس طوفان سے نجات حاصل کرنے کی کیا تدبیر ہے، بہت سے لیڈروں نے لیکچر دیئے چندے کئے مگر کبھی یہ فکر نہ کی کہ مسلمانوں کو سود کی بلا سے بچانے کی کوئی سبیل نکالی جائے، اب جلد سے جلد ہمیں اس طرف متوجہ ہو جانا چاہیے۔

سود سے کس طرح نجات حاصل کی جائے

شریعت طاہرہ کے دامنوں میں پناہ لو، اس کے احکام کی تعمیل کرو جس میں سود کھانا ظلم بے رحمی اور خون ناحق سے زیادہ سنگدلی ہے، شریعت نے اسے حرام قرار دیا ہے، اسی طرح سود دینا بھی اپنے نفس اور اپنے خاندان پر ظلم اور خودکشی کے مترادف ہے، اس کو بھی ایسا ہی حرام فرمایا ہے۔

اب تک اگر مسلمان اس حکم کی تعمیل نہ کر کے برباد ہوئے تو اب تو ہوش میں آئیں اور پہلی بربادیوں کا علاج یہ ہے کہ سودی قرض لینے سے بچیں اور سچی توبہ کریں کہ آئندہ خواہ کچھ بھی حال ہو مگر سودی قرض نہ لیں گے، ہر مصیبت برداشت کریں گے مگر سود کی مصیبت سے بچیں گے، تمام مسلمان چھوٹے بڑے امیر غریب سب اس کا عہد کریں اور اگر کوئی اس کے خلاف کرے اور سودی قرض لے اس سے لین دین میل جول ترک کر دیں۔

اس پر عمل کیا جائے تو تباہی کا سلسلہ تو ابھی منقطع ہو جائے اور آئندہ کے لیے اس مصیبت سے اطمینان ہو، اور یہ کچھ دشوار نہیں ہے، کیوں کہ سودی قرض اسی کو ملتا ہے جو اس سے زیادہ کی جائداد مکفول کرتا ہے، یا زیور برتن وغیرہ رہن رکھتا ہے، تو جو اتنا اثاثہ رکھتا ہو وہ سودی قرض نہ لے، کچھ چیز فروخت کر ڈالے، اگر ضرورت کے وقت ارزاں بھی فروخت کی تو وہ نقصان جب بھی نہ ہوگا، جو سودی طوفان سے ہوتا ہے۔

اب سوال یہ باقی رہتا ہے کہ نام نمود اور شان و شوکت عیش و عشرت کے لیے جو

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

قرض لیتے ہیں تو انہیں تو اس سے باز رہنا آسان ہے، لیکن جو آسمانی بلاؤں اور ناگہانی افتادوں سے مجبور ہو کر لیتے ہیں گو وہ بہت ہی کم ہیں، مگر وہ کیا کریں، جائداد فوراً فروخت نہیں ہو سکتی اور مصیبت فرصت نہیں دیتی بمجبوری قرض لینا پڑتا ہے، اس کا ایک جواب تو میں عرض کر چکا ہوں کہ زیور و جائداد نکل جانے کے بعد جو کچھ وہ جب کرتے ہیں آج کریں۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ وہ مسلمانوں سے قرض حسن لیں اور اپنا کام چلائیں، حاجت پوری ہونے کے بعد بتدریج یا جس طرح سہل ہو قرض کو ادا کر دیں، ان کے احباب اور محلّہ دار ان کی مصیبت رفع کرنے میں کافی امداد دیں اور ایک دوسرے کی دستگیری اپنے ذاتی نفع کے لیے اپنا مقصود سمجھیں، خودغرضی سے بچیں یہ نہایت بری خصلت ہے۔

ذخیرہ قرض حسن یا اسلامی بیت المال

اب ہم اپنی اصلاح کے لیے مجبور ہیں کہ وقتی اور فوری ضرورت کے لیے کوئی ایسا ذخیرہ تیار رکھیں جو مصیبت کے وقت ہمارے کام آئے اور ہمیں قدر ضرورت قرض حسن دے سکے تاکہ ہمیں پھر کسی کافر کے سامنے ہاتھ پھیلانے کی ذلت اٹھانی نہ پڑے، اس کی چند تدبیریں ہیں، ایک یہ کہ ہم ذخیرہ قرض حسن جمع کریں اور اس کا طریقہ یہ ہے:

(۱) ہر باکار اور خوش حال شخص جو کسی طرح اپنی بسر اوقات کر لیتا ہے اگر وہ صاحب اولاد ہے تو اپنی اولاد سے ایک لڑکا زیادہ فرض کرے، اور اگر صاحب اولاد نہیں ہے تو فرض کرے کہ اس کے ایک فرزند ہے اور روزانہ وہ اپنے اس فرضی فرزند کے نام سے حسب حیثیت دو آنے چار آنے پیسہ دو پیسہ جیسی گنجائش ہو ایک مقفل صندوقچہ میں ڈال دیا کرے، چاہے مقدار کم ہو مگر ترک نہ ہو، ناغہ نہ ہو، یہ عمل روزمرہ جاری رہے، مگر صاحب اولاد جس قدر اپنی اولاد کو دیتا ہے اس سے کم اس صندوقچہ میں نہ ڈالے، اس طرح اگر ایک قصبہ میں بیس ہزار مسلمان ہیں اور ان میں بوڑھے بچے بیکار نادار چھوڑ کر چھ ہزار مان لیے

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

پائیں اور فرض کیا جائے کہ ادنیٰ درجہ ایک پیسہ یومیہ اس ذخیرہ کے لیے جمع کرتے رہیں، تو قریب چورانوے روپے یومیہ جمع ہونے لگیں اور ایک ماہ میں دو ہزار آٹھ سوبیس اور چھ مہینے میں سولہ ہزار نوسوبیس روپے ایک معمولی قصبہ میں جمع ہو جائیں اور نہ کچھ دشواری ہو نہ بار، یہ تو اس صورت میں ہے جبکہ صرف ایک پیسہ یومیہ فرض کیا جائے اور حسب حیثیت جمع کیا گیا تو انشاء اللہ تعالیٰ بہت زیادہ ہوگا اور مقدار بھی اس قابل ہے کہ فوری اور وقتی مجبوریوں کے لیے مسلمان سودی قرض سے بچ سکیں، اگر اس تدبیر پر عمل کیجئے تو آپ چھ مہینے میں اس قابل ہو سکتے ہیں کہ آپ کا کوئی بھائی مہاجن کے سامنے ہاتھ پھیلانے کے لیے مجبور نہ ہو۔

(۲) شادی بیاہ، تقریبات، مہمانوں کے ورود، عیدین، شب برأت، محرم اعراس وغیرہ کے موقعوں پر جہاں آپ کو اپنی اولاد یا اعزا اور مہمانوں کے لیے وسیع خرچ کرنے پڑتے ہیں، حسب حیثیت اس ذخیرہ کو بھی ایک لڑکے یا مہمان کے برابر حصہ دیجئے اور اسی صندوق میں جمع رکھیے۔

(۳) سوداگر اپنی تجارتوں میں، مزدور اپنی مزدوریوں میں، اجیر اپنے کرایہ میں ایک پیسہ روپیہ کے اوسط سے قومی ذخیرہ کے لیے وصول کریں اور امانت داری سے اس کو ذخیرہ میں جمع کر دیں اور لیتے وقت ہی اس کو اپنے مال کی قیمت یا مزدوری اور کرایہ کے داموں سے علاحدہ علاحدہ رکھیں اور اس کو اپنے تصرف میں لانا سخت خیانت سمجھیں، اس طریقہ سے بھی بہت کافی رقم جمع ہوگی، جن لوگوں کو یہ روپیہ قرض دیا جائے پہلے تحقیق کر لیا جائے کہ انہیں مجبور کرنے والی ضرورت درپیش ہے اور اس کی اور کوئی سبیل ان کے پاس نہیں، پھر یہ روپیہ ایک پرامیسری رقعہ یا کوئی اور ایسی قانونی تحریر لکھا کر دے دیا جائے جس کی رجسٹری بھی ضروری نہ ہو اور وہ بے سود جائز بھی ٹھہرے، اس روپے کی ادا کے لیے وہ طریقہ تجویز کیا جائے جس سے مستقرض بآسانی وہ رقم ادا کر سکے، خواہ زیادہ مدت میں، وعدہ کے مطابق رقم کی وصولی کی کوشش کی جائے، اگر یہ ثابت ہو جائے کہ یہ شخص فی الحال

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

اس رقم کی ادا کے قابل نہیں ہے یا ادا سے سخت دشواری میں پڑ جائے گا تو اس کو مزید مہلت دی جائے، کیوں کہ درحقیقت یہ رقم اپنے بھائیوں کی اعانت ہی کے لیے ہے۔

ہر گاؤں اور محلّہ میں وہاں باشندوں کی ایک مجلس بنائی جائے جس کا نام انجمن قرض حسن ہو، اس مجلس کے اراکین ایک معتمد شخص کو انتخاب کر کے امین قرار دیں، وہ اس روپے کو اپنے پاس جمع رکھے اور اس کا مکمل حساب اس کے پاس ہو اور ہر ہفتہ آمد و خرچ سنایا کرے، اس کے لیے جمعہ کا دن مقرر کیا جائے تو بہت بہتر، جب رقم دو سو روپے تک پہونچ جائے تو اس کو کسی اطمینان کی جگہ جمع کر دیا جائے، اور اگر اہل محلّہ کی یہی رائے ہو تو ابتداء ہی سے رقم کسی اطمینان کی جگہ خواہ بینک میں امانت رکھ دی جائے، مگر اس طریق پر کہ اس کا وصول کرنا ہر وقت ممکن ہو۔

انجمن قرض حسن کے ممبران کا فرض ہے کہ وہ اس رقم کے جمع کرنے کی کوشش کریں اور ہر شخص سے روزانہ لے لیا کریں، خواہ وصول کا کام مسجد کے موذن یا امام صاحب کے سپرد کیا جائے، یہ قرض کا سیلاب روکنے کی تدبیریں تھیں کہ جو شخص قرض سے توبہ کریں اور مصارف کم اور ضروریات محدود کر کے بھی وہ کسی وجہ سے قرض لینے کے لیے مضطر ہوں ان کا کام نکال دیا جائے تا کہ آئندہ کے لیے سودی قرض کا سلسلہ بند ہو، لیکن جو لوگ مقروض ہیں اور رات دن سود کا بار ان پر بڑھتا چلا جاتا ہے وہ کیا کریں۔

ادائے قرض کی تدابیر

(ا) قرض معمولاً دیا ہی جب جاتا ہے جب اس سے کئی گنی زیادہ قیمت کی جائداد مکفول کر لی جاتی ہے، یا زیور گروی کیا جاتا ہے، یا اور کسی چیز سے اطمینان کر لیا جاتا ہے، اب ہمارا فرض ہونا چاہیے کہ ہم فوراً اس چیز کو فروخت کر کے قرض ادا کریں، سودی قرض کی یہ نحوست ہوتی ہے کہ وہ جب تک کل جائیداد فنا نہ ہو جائے ادا کرنا نہیں چاہتا اور

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

باطل امیدوں کے بھروسہ پر قرض کا بار بڑھتا رہتا ہے، اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم باہمی تعلقات کے دباؤ سے اپنے بھائیوں پر اثر ڈالیں اور انہیں فوراً قرض ادا کردینے پر مجبور کریں، اگر وہ ایسا نہ کریں تو ہم انہیں چھوڑ دیں، اوران کے کسی حال میں ان کے ساتھ شرکت نہ کریں، یہاں تک کہ وہ سودی قرض سے سبکدوشی حاصل کرنے پر مجبور ہو جائیں، اس طرح بہت سے قرضوں سے نجات ہو جائے گی۔

(۲) گورنمنٹ سے استدعا کرنا چاہیے اور جو ہمارے نمائندے گورنمنٹ کے ایوان میں رہیں وہ سوال اٹھائیں کہ کیا سبب ہے جو سود کے لیے کوئی حد مقرر نہیں کی گئی جس کے بعد وہ کبھی نہیں بڑھے اور دائرہ کو اس حد سے آگے ڈگری نہ دی جائے، ایک رقم کا سود اس سے کئی ہزار گناہ ہوسکتا ہے اور اس کو قانون نہیں روکتا، اسی وجہ سے ہزار ہا رئیس اپنی ریاستیں کھوکر ناداری کی ذلت میں گرفتار ہو رہے ہیں اوران کی دردناک حالتیں دیکھی نہیں جاتیں۔

شریف اور معزز انسانوں کی یہ تباہی قابل رحم ہے، اس لیے گورنمنٹ کو یہ طے کردینا چاہیے کہ کسی حال میں سود کی ڈگری پچیس فیصدی سے زیادہ نہ دی جائے گی اور جس جائداد پر قرض کی مقدار اس حد تک پہونچ جائے گی اس کے بعد وہ جائداد اس قرض میں نیلام کردی جائے گی، صاحب جائداد کہیں سے روپیہ ادا کرے خواہ اس کو یہ یا دوسری کوئی اور چیز فروخت کرنا پڑے، مگر اس کو پھر دوبارہ سال کے اندر اس جائداد کو دوبارہ مکفول کرنے کی اجازت نہ ہوگی، کیا غضب ہے بڑی بڑی شرح سے سود لیا جارہا ہے اور دلالی رشوتیں اور مقدمات ورجسٹری کے مصارف اس کے علاوہ، یہ تو ابتدائی منزل ہوتی ہے اور جب چھ ماہ کے بعد سود اصل میں شامل کرکے اس پر از سرنو سود چلایا جاتا ہے، اس کی رفتار کا کیا ٹھکانا ہے۔

سو روپے تین روپیہ سیکڑہ کے شرح سے دس سال میں ہزارہا ہو جاتے ہیں، مگر ایک شخص ہزاروں روپے کی جائداد رکھتا ہو اور کسی ضرورت سے فقط سو روپے تین

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

روپے کی شرح سے لے کر دس سال خاموش ہو جائے تو یہ سو روپے اس کی کل جائداد کو ختم کر دیں گے، کیا ستم ہے، کیوں اس کے لیے قانون بنانے کی استدعا نہ کی جائے۔

(۳) ایک بیت المال بنایا جائے جس سے مقروض مسلمانوں کا قرض ادا کر کے ان کی جائداد مکفول کر لی جائے اور اس جائداد سے ایک ایسی قسط مقرر کر کے وہ قرض وصول کر لیا جائے جس کی ادا نا قابل برداشت نہ ہو، جو مقروض بیت المال سے روپیہ لیں بیت المال کی جماعت ان کے مصارف معین کر دے اور جو تخفیف خرچ میں بآسانی نکل سکتی ہو نکال لی جائے۔

بیت المال

بیت المال نہایت ضروری ہے، اس بیت المال کے سرمایہ بہم پہونچانے کی چند صورتیں یہ ہیں:

(۱) ہر مسلمان اپنی سالانہ آمدنی کا اوسط لگا کر سال بھر میں ایک دن کی آمدنی بیت المال کو دیا کرے۔

(۲) ہر صاحب زکاۃ کم از کم اپنی زکاۃ کا آٹھواں حصہ ضرور بیت المال کو دے، اس میں یہ روپیہ علاحدہ رکھا جائے اور علماء سے اس کے مسائل دریافت کر کے شرعی طور پر صرف کیا جائے۔

(۳) باہمت مسلمانوں سے بیت المال کے لیے چندہ کیا جائے۔

(۴) جن اوقاف کی آمدنی مصارف سے زیادہ ہے، یا جہاں ہزار ہا روپیہ پس انداز ہو کر جمع رہتا ہے، یا بے محل خرچ کیا جاتا ہے، ان سے وہ روپیہ قرض لے لیا جائے، لیکن اوقاف کی حالتیں اور ان کے احکام مختلف ہیں، اس لیے مسئلہ ایک تفصیل چاہتا ہے، جو یہ تجاویز منظور ہونے اور ان کے عمل میں آنے کی امید ہو جانے پر ان شاء اللہ تعالیٰ

CS Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

شرح وبسط کے ساتھ تحریر کیا جا سکتا ہے، جو اوقاف گورنمنٹ کے انتظام میں ہیں ان کی آمدنی گورنمنٹ سے اس مقصد کے لیے حاصل کی جائے۔

(۵) والیان ریاست سے اس بیت المال کے لیے گراں قدر رقمیں مانگی جائیں، اللہ تعالی میسر کرے اور ایک ایسا بیت المال جمع ہو جائے تو اس سے مقروض مسلمانوں کے قرض ادا کرنے کے علاوہ نادار اور غریب مسلمانوں کو زراعتی یا تجارتی ضرورت کے لیے روپیہ قرض بھی دیا جا سکتا ہے تا کہ وہ ساہوکاروں کے دام حرص سے محفوظ رہیں۔

تمت بالخیر

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

امین شریعت ثالث حضرت مولانا مفتی الشاہ عبدالواجد صاحب قادری کی تصنیفات

۱۔ فتاویٰ یورپ
۲۔ قرآنی تعلیم ۔ اوّل، دوم
۳۔ قرآنی علوم
۴۔ ضیاء تصوف
۵۔ فتاویٰ نویسی کے رہنما اصول
۶۔ مکالمۂ حق و باطل
۷۔ مسائلِ حج و زیارت (اردو اور ڈچ میں)
۸۔ حج و زیارت کی دعائیں (اردو اور ڈچ بارسم الخط میں)
۹۔ نیت نامہ (اردو اور ڈچ زبانوں میں)
۱۰۔ قرآنی عملیات
۱۱۔ کتاب الدعوات
۱۲۔ قادیانی دھرم (اردو اور ڈچ میں)
۱۳۔ زیاراتِ مقدسہ
۱۴۔ سوانح غوث بنگالہ
۱۵۔ حیاتِ مفسرِ اعظم
۱۶۔ تعویذاتِ سیفی
۱۷۔ نقوشِ قادری
۱۸۔ جبینِ امامت کا آخری سجدہ
۱۹۔ تنویر نیر (ڈچ رسم الخط)
۲۰۔ تنویر نیر (اردو)
۲۱۔ تازیانہ (نظم)
۲۲۔ نقشِ دوام (غزلیات)
۲۳۔ پھلواری (نظم)
۲۴۔ تمہید ایمان (ڈچ ایڈیشن)
۲۵۔ علمِ غیب " "
۲۶۔ دری طلاق (تین طلاقیں) " "
۲۷۔ شیخ عبدالقادر جیلانی " "
۲۸۔ امام احمد رضا " "
۲۹۔ حج کے مسائل مع زیاراتِ حرمین (مع تصاویر، تخریج و تحقیق)

MAKTABA WAJIDIA

Quila Ghat Chowk, Post Lal Bagh, Dist.Darbhanga - 846 004 (Bihar)
Tel: +91-6272-222892, Cell: 09304514097, Email- lrsubhani@yahoo.com

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar